مسئلہ

حیات النبی ﷺ

اور نام نہاد

علامہ احمد سعید ملتانی (چتروڑی)

جس میں احمد سعید ملتانی کی کتاب قرآن مقدس اور بخاری محدث کا دندان شکن جواب دیا ہے اور دلائل واضحہ اور براھین قاطعہ سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ نام نہاد علامہ احمد سعید ملتانی گمراہ تھا اور اس کی تعلیمات اور تحریرات سے متاثر ہو کر بعض لوگ گمراہ ہوئے اس کتاب کو مطالعہ کر کے امت مسلمہ کو گمراہی سے بچا سکتے ہیں۔ جزاکم اللہ

طلباء، علماء، مناظرے، مباحثے میں دلچسپی لینے والوں کے لیے نایاب تحفہ

تالیف

حضرت مولانا عبدالسلام صاحب آف حضرو ضلع اٹک
تلمیذ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ

ناشران
اسلامی کتب خانہ
مکتبہ حنفیہ
قیمت -/200 روپے

Scanned by CamScanner

مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے متعلق نزاع کا خاتمہ

از

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۴۰۳ھ، ۱۹۸۳ء)

دستخط

(۱۔ شیخ الحدیث مولانا قاضی نور محمد رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۸۲ھ، ۱۹۶۲ء)

(۲۔ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ (المتوفی ۱۴۰۰ھ، ۱۹۸۰ء)

(۳۔ شیخ الحدیث والتفسیر قاضی شمس الدین رحمہ اللہ (المتوفی ۱۴۰۵ھ، ۱۹۸۵ء)

(۴۔ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۹۱ھ، ۱۹۷۱ء)

یہ فیصلہ ماہنامہ تعلیم القرآن، اگست ۱۹۶۲ء، ہفت روزہ خدام الدین، جولائی ۱۹۶۲ء اور خطبات حکیم الاسلام جلد نمبر ۷ (مکتبہ امدادیہ) سے نقل کیا گیا ہے۔

جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو کے اجلاس میں علماء کرام نے اس کی تائید کی

باہتمام خادم القرآن والحدیث حضرت مولانا عبد السلام مدظلہ

شائع کردہ

ادارہ تحریر جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو، ضلع اٹک، پاکستان

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مسئلہ حیات النبی ﷺ کے متعلق نزاع کا خاتمہ

جمع وترتیب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حضرت مولانا عبد السلام

ناشر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ادارہ تحریر جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

تعداد ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پانچ ہزار

سن اشاعت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 2010ء/۱۴۳۱ھ

ملنے کے پتے

۱) مکتبہ حمادیہ، جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو
057.2313181-03005365606
۲) مرکزی جامع مسجد لالہ رخ واہ کینٹ۔
۳) جامعہ تعلیم الاسلام کاملپور موسی، ضلع اٹک
۴) جامعہ اسلامیہ کشمیری روڈ، صدر، راولپنڈی
۵) جامعہ قاسمیہ انوار القرآن نرتوپہ، حضرو
۶) دار العلوم معارف القرآن حسن ابدال
۷) جامعہ صدیقیہ، واہ کینٹ
۸) مدرسہ تحفیظ القرآن، ملہو، ضلع اٹک
۹) جامعہ جواھر العلوم، برہ زئی، ضلع اٹک
۱۰) جامعہ اظہار العلوم، غور غشتی، اٹک
۱۱) اسلامی کتب خانہ، تھانہ روڈ حضرو
0301.5051762
۱۲) جامع مسجد الکوثر، F۳، واہ کینٹ
۱۳) مدرسہ عثمانیہ تعلیم القرآن خگوانی، اٹک
۱۴) مدرسہ عثمانیہ تعلیم القرآن، کامل پور موسی، اٹک
۱۵) مدرسہ خدام الدین، سلیم خان، اٹک
۱۶) مدرسہ تعلیم القرآن، لائق علی چوک، واہ کینٹ
۱۷) مدرسہ فاروقیہ احمد نگر، جی ٹی روڈ، واہ کینٹ
۱۸) مسجد فاروق اعظمؓ، چائنا روڈ، ٹیکسلا
۱۹) جامع مسجد، گڑھی افغاناں، تحصیل ٹیکسلا
۲۰) جامعہ مسجد حنفیہ جدید قبرستان، ڈھوک الٰہی بخش، راولپنڈی

تعاون مولانا قاری چمن محمد صاحب، مولانا محمد جان صاحب، مولانا محمد رضوان صاحب، مولانا محمد طاہر صاحب،

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم:اما بعد وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا (الانفال،پ۱۰،آیت نمبر۴۶)

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ میں اتحاد امت اور اعتدال کا جذبہ بہت زیادہ تھا، جب کہ وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک میں حیات کا اختلاف شروع ہوا، تو حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ نے مہتمم دار العلوم دیوبند حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ کا ۱۹۶۲ء اپنے دار العلوم تعلیم القرآن راولپنڈی میں بلایا اور اس مسئلہ کے متعلق ایک فیصلہ فرمایا۔ جس پر شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی شمس الدینؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی نور محمدؒ اور مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے دستخط موجود ہیں۔ اور یہ فیصلہ اگست ۱۹۶۲ء ماہنامہ تعلیم القرآن، اور ہفت روزہ خدام الدین میں شائع ہوا۔ اور خطبات حکیم الاسلام جلد نمبر۷ (مکتبہ امدادیہ ملتان) میں آج تک یہ فیصلہ چھپ رہا ہے۔

علاقہ چھچھ جو علماء کی اصطلاح میں ''**ھزارہ کالبُخارہ**'' اور ''**چھچھ کالبُخارہ**'' کے نام سے مشہور ہے، اکابر و اصاغر کا جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو ضلع اٹک میں اجلاس ہوا، اور اس اجلاس میں تمام علماء نے اس فیصلہ کی توثیق اور تصدیق کی، اور یہ فیصلہ کتابی شکل میں شائع ہوا تو اس وقت اس کی تائید میں شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ کے فاضل صاحبزادے مولانا عبد القدوس صاحب نے ایک کتابچہ شائع کیا، کہ یہ علماء چھچھ کا اس اختلاف کے دور میں اپنے اکابر پر اعتماد ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مارچ ۲۰۱۰ء میں ماہنامہ ''الشریعہ''

کوجرانولہ میں مولانا زاہدالراشدی صاحب نے ”اعتدالِ امت“ پر ایک جامع مضمون لکھا، جس میں انہوں اپنے والد گرامی شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کی طرف سے نقل کیا، کہ انہوں نے بھی اس فیصلہ کی تعریف فرمائی، اور فرمایا کہ اس فیصلہ کے بعد اشاعت التوحید والسنۃ کے علماء سے اختلاف ختم ہوگیا ہے۔ (مضمون کی عبارت درج ذیل ہے۔)

حیات النبی ﷺ کے سلسلہ میں ایک بات اور بھی عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ چند سال قبل علاقہ چھچھ کے علماء کرام نے حضرو کے حضرت مولانا عبدالسلام صاحب مدظلہ کی راہنمائی میں اس تنازع کے حل کیلئے کوشش کی اور اس کیلئے یہ راستہ اختیار کیا کہ ایک موقع پر حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ نے پاکستان تشریف لاکر راولپنڈی میں دونوں طرف کے بزرگوں کو جمع کر کے ایک متفقہ تحریر لکھوائی تھی جس پر دونوں طرف کے ذمہ دار حضرات نے دستخط کردیے تھے، لیکن بعد میں یہ اتفاق قائم نہ رہ سکا۔ مولانا عبدالسلام صاحب اور ان کے رفقاء نے اس تحریر پر دوبارہ دستخط کرانے کی مہم شروع کی۔ اس پر شیخ الحدیث حضرت مولانا قاری سعیدالرحمٰنؒ نے میری رائے دریافت کی ”کہ کیا اس تحریر پر دستخط سے مسئلہ حل ہوجائے گا؟“ میں نے عرض کیا کہ ذاتی طور پر میرے نزدیک مسئلہ حل ہوجانا چاہئے، لیکن حضرت والد محترم سے بات کرنے کے بعد ہی حتمی طور پر کچھ عرض کرسکوں گا۔ چنانچہ میں نے اس پر حضرت والد محترم سے بات کی تو انھوں نے کھلے دل سے فرمایا کہ جو حضرات، حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ والی تحریر پر دستخط کردیں گے، ان سے ہمارا کوئی اختلاف باقی نہ رہے گا۔ میں نے یہ بات مولانا قاری سعیدالرحمٰن کو بتائی تو وہ بہت خوش ہوئے اور اس کے بعد مولانا عبدالسلام کی قیادت میں علاقہ چھچھ

کے بہت سے علماء کرام نے اس تحریر پر دستخط کر کے اس کا باقاعدہ اعلان کردیا۔ (ماہنامہ الشریعہ مارچ ۲۰۱۰ء، ص ۷)

اپریل ۲۰۱۰ء جامعہ اشرفیہ لاہور میں ملک بھر کے ۱۳۱۱ اکابر واصاغر علماء کرام کا اجلاس ہوا، اور اس میں پاکستان کو درپیش خطرات امریکہ اور بھارت کی طرف سے پاکستان کے اندر اسلام کیخلاف قانون سازی کرنے اور علماء دیوبند کے خلاف عالمی سازشیں ختم کرنے پر غور وغوص ہوا، اور علماء دیوبند کو سیاسی، مذہبی اختلافات سے بچ کر ایک ہونے کا نظریہ دیا گیا۔ لیکن اس اہم ترین اجلاس کے بعد کچھ عناصر جو غالبا ایجنسیوں کی پیداوار ہیں علماء دیوبند کے اس مسئلہ میں اختلاف کو سٹیجوں پر ہوا دے رہے ہیں، اور مساجد ومدارس میں نوجوان علماء کرام کو بھڑکایا جارہا ہے۔ موجودہ حالات میں ایسا معلوم ہوتا ہے ”وسطی ایشیا میں جب روس آیا علماء کے درمیان ،، استنجاء بالماء اور استنجاء بالحجارۃ ،، پر مناظرے ہورہے تھے“ روس نے آکر مدارس شراب خانے میں اور مساجد اصطبل میں تبدیل کردیئے۔

اللہ تعالیٰ علماء دیوبند کو حالات کی نزاکت سمجھ کر اتفاق واتحاد کی توفیق دے۔ آمین

وائے ناکامی قسمت متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ ضیاں جاتا رہا

اِس رسالہ کی دوسری بار اشاعت کی جارہی ہے، اور اس سے مقصود فریقین میں سے متشددین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس فیصلہ پر اتفاق فرمالیں۔

عبدالسلام

خادم جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو ضلع اٹک

مسئلہ حیات النبی ﷺ سے متعلق نزاع کا خاتمہ

فخر الاماثل حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ
مہتمم دار العلوم دیوبند

الحمدلله و سلام علی عباده الذین ا صطفٰے ۔امابعد:

برزخ میں انبیاء علیہم السلام کی حیات کا مسئلہ مشہور ومعروف اور جمہور علماء کا اجماعی مسئلہ ہے۔علماء دیوبند حسب عقیدہ اہل السنّت والجماعت برزخ میں انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات کے اس تفصیل سے قائل ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام وفات کے بعد اپنی اپنی پاک قبروں میں حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اور ان کے اجسام کے ساتھ انکی ارواح مبارکہ کا ویسا ہی تعلق قائم ہے، جیسا کہ دنیوی زندگی میں قائم تھا وہ عبادت میں مشغول ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں، اُنہیں رزق دیا جاتا ہے اور وہ قبور مبارکہ پر حاضر ہونے والوں کا صلوٰۃ وسلام بھی سنتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

علماءِ دیوبند نے یہ عقیدہ کتاب وسنت سے پایا ہے۔اور اس بارے میں انکے سوچنے کا طرز بھی متوارث ہی رہا ہے۔حتّٰی کہ بریلوی حلقوں سے ان پر یہ الزام لگا کہ وہ برزخ میں حیات انبیاء علیہم السلام کے منکر ہیں اور اس افتراء سے علماء حرمین شریفین کو ان کی طرف سے بدظن بنا کر اور دھوکا دے کر انکے خلاف فتوٰی بھی حاصل کر لیا گیا۔ لیکن جب علماء حرمین پر اس دھوکا دہی کی حقیقت کھلی اور انھوں نے اس قسم کے تمام مسائل کے بارے میں ازخود ایک مفصل استفتاء مرتب کر کے علماء دیوبند سے جواب مانگا جس میں حیاۃ انبیاء علیہم السلام کا سوال بھی شامل تھا تو حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوریؒ نے ایک مفصل جوابی فتوی بنام "المہند علی المفند" مرتب فرما کر علماءِ حرمین

کے پاس ارسال فرمایا جس سے مسئلہ حیاۃ النبی ﷺ اور حیاۃِ انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں بھی علماءِ دیوبند کا نقطہ نظر غیر مشتبہ اور واضح الفاظ میں تحریر فرمایا، جس کا حاصل یہ تھا کہ نبی کریم ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور برزخ میں ان کی یہ حیات حیاۃ دنیوی ہے نیز اسی ذیل میں اس نقطہ نظر کو مزید واضح اور مضبوط تر کرنے کے لیے انھوں نے بانی دار العلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ کے رسالہ " آب حیات " کا بھی حوالہ دیا جو اس موضوع پر ایک مستقل اور پُر از حقائق و معارف کتاب ہے جس کا مقصد مسئلہ کی ایک مستحکم تائید کے علاوہ یہ بھی تھا کہ علماء دیوبند کا یہ عقیدہ (حیاۃ انبیاء علیہم السلام) انہیں ان کے اسلاف سے بطور توارث کے ملا ہے کوئی انفرادی رائے یا وقتی اور ہنگامی فتوی نہیں ہے جو حوادث کے پیش آنے سے اتفاقاً سامنے آ گیا ہو۔

پھر اس مسئلہ اور اس کے بارے میں حضرت نانوتویؒ کے رسالہ کے حوالہ کی تائید میں اس وقت کے تمام اکابر علماء دیوبند کے توثیقی دستخط بھی اس میں ثبت کرائے جس سے یہ واضح کرنا مقصود تھا کہ مسئلہ حیاۃِ انبیاء علیہم السلام کے بارے میں یہ مذکور عقیدہ صرف انکے سلف ہی کا نہیں بلکہ خلف بھی اس کے اسی طرح قائل ہیں جس طرح سلف قائل تھے اور اسی طرح یہ مسئلہ (اثبات حیاۃ انبیاء علیہم السلام) بطرز مذکورہ سلف سے لے کر خلف تک یکسانی کے ساتھ مسلمہ اور متفق علیہ رہا ہے اور تمام علماء دیوبند کا یہ اجماعی مسلک ہے جس سے کوئی فرد منحرف نہیں ہے۔

البتہ یہ ممکن ہے کہ بعض علمائے دیوبند یا متقدمین میں سے بعض حضرات کی عبارتیں اس بارے میں کچھ مبہم یا موہوم ہوں، سو اگر اس سلسلہ میں ان کی کچھ صاف اور

Scanned by CamScanner

واضح عبارتیں بھی پائی جاتی ہوں تو ان کے مبہمات یا مجملات کو واضح عبارتوں کے تابع کر کے مبہمات کی تفسیر کی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر صرف مجملات ہی ہوں جن سے مسئلہ کے دونوں پہلو نکل سکتے ہوں یا واضح ہوں مگر مخالف پہلو صاف اور نمایاں ہو جس میں تأویل کی گنجائش نہ ہو تو پھر اپنے مفہوم کو سامنے رکھ کر مخالف پہلو اختیار کرنے والوں پر ایسی نکیر کی گنجائش نہ ہوگی جو مخالف پہلو کے ناممکن ہونے کی صورت میں کی جاسکتی تھی، کیونکہ اس صورت میں یہ تفصیلاتی یا کیفیاتی اختلاف ایک علمی اور نظری اختلاف ہوگا جسے مسلکی اختلاف سے تعبیر نہیں کیا جاسکے گا، جس کے معنی یہ ہوں گے کہ مسئلہ کی تفصیلات میں ایسے اختلاف کی گنجائش ہے جو علماء میں ہر وقت ہوسکتا ہے۔

البتہ عوام سے ایسے اختلاف کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ وہ صرف نفسِ مسئلہ اور اس قدرِ مشترک کے مکلف ٹھہرائے جاتے ہیں جو مسلک کی بنیاد ہوتا ہے۔ اسی لئے مسئلہ حیات النبی ﷺ کے سلسلہ میں زیر نظر مصلحت اور مفاہمتِ باہمی کی بنیاد تفاصیل مسئلہ کے اختلافی پہلوؤں سے الگ رہ کر نفسِ مسئلہ کے قدرِ مشترک پر رکھی گئی جو فریقین کے نزدیک قابل قبول ہوگی، جیسا کہ آئندہ مفاہمت کی عبارت کے متن سے واضح ہوگا۔

بخت واتفاق سے وقت کے بعض فضلاء دیوبند نے اس مسئلہ کی تفصیلات میں کچھ اس قسم کا اختلاف فرمایا جس کا ظہور تین چار سال سے ہوا یہ اختلاف رائے معرضہ ہوتا لیکن سوئے اتفاق سے نیا اختلاف اسٹیج پر آگیا اور اس میں ردوقدح کی صورتیں پیدا ہونے لگیں۔ عوام کو بھی اس سے دلچسپی پیدا ہوگئی اور آخر کار اس مسئلہ کی بحث علماء سے گزر کر عوام میں انکے رنگ سے پھیل گئی جس سے قدرتاً اس اختلاف نے نزاع وجدال کی باہمی صورت اختیار کرلی، گروپ بندی شروع ہوگئی اور یہ بحث آخر کار ایک جماعتی

فتنہ کی صورت اختیار میں آگئی جس سے مسئلہ تو ایک طرف رہ گیا اور فساد آگے آگیا اور خود جماعت دیوبند میں تفریق وتفرق اور تخریب کے آثار نمایاں ہونے لگے، جانبین سے رسالے لکھے گئے، اخباری بحثیں چھڑ گئیں۔ جس سے جماعت کی اجتماعی قوت کو نقصان پہنچ گیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر اور اخبارات ورسائل سے ان مناقشات کی خبریں معلوم کر کے دل زخمی ہوتا رہا، اور جوں جوں یہ فتنہ بڑھتا گیا دل کا غم بھی ترقی کرتا گیا۔ دلی آرزو تھی کہ کسی طرح فتنہ نزاع وجدال کی یہ صورت ختم ہوجائے۔ حسن اتفاق سے ۲۶ اپریل ۱۹۶۲ کو احقر کو پاکستان حاضر ہونے کا اتفاق ہوا اور اسی ماہ میں بہ زمانہ قیام لاہور جناب محترم مولانا غلام اللہ خان صاحب اور محترم مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری احقر سے ملاقات کے لیے قیام گاہ پر تشریف لائے، دوران ملاقات احقر نے اس نزاع و جدال کا شکوہ کرتے ہوئے اس صورت حال کے مضر اثرات کی طرف توجہ دلائی اور عرض کیا کہ یہ صورت بہرنہج ختم ہونی چاہیے۔

جبکہ یہ مسئلہ کوئی اساسی مسئلہ نہیں ہے کہ اسے ایک مستقل موضوع کی حیثیت سے اسٹیج پر لایا جائے اور اس کی وجہ سے تفریق تفرق وتخریب کے ان مضر اثرات کو نظر انداز کیا جاتا رہا ہے، کیا ہی اچھا ہو کہ یہ مسئلہ یا تو سٹیج پر آئے ہی نہیں اور یا اگر اتفاقاً آ بھی جائے تو اس کا عنوان نزاعی نہ رہے۔

اس پر ان دونوں بزرگوں نے نہایت مخلصانہ اور دردانگیز لہجہ میں کہا کہ ہم خود بھی اس صورت حال سے دل گرفتہ ہیں اور دلی تنگی محسوس کرتے ہیں، کاش آپ (احقر) ہی درمیان میں پڑھ کر اس نزاع کو ختم کرادیں۔

ہم سمجھتے ہیں آپ کے سوا یہ قصہ کسی دوسرے کے بس کا ہے بھی نہیں۔

Scanned by CamScanner

اس بارہ میں آپکی اب تک کی تحریرات نہایت معقول انداز سے سامنے آئی ہیں جن کو دونوں فریق نے احترام کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اب بھی اس بارے میں آپ کی مساعی احترام وقبول کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی۔ احقر کو ان مخلصانہ جملوں سے نزاع کے ختم ہونے کی کافی توقع پیدا ہوگئی اور ارادہ کرلیا گیا کہ فریقین کے ذمہ دار حضرات سے مل کر کوئی مفاہمت کی صورت پیدا کی جائے۔ چنانچہ جواب میں یہی عرض کیا گیا کہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب دام مجدہ شیخ الحدیث مدرسہ خیر المدارس ملتان سے مل کر اس سلسلہ میں کوئی رائے قائم کروں گا۔

کراچی پہنچ کر احقر نے اس سلسلہ میں مولانا غلام اللہ خان صاحب سے مراسلت شروع کی تا کہ معاملہ کے ابتدائی مبادی طے ہوسکیں۔ ظاہر ہے کہ کسی دینی مسئلہ میں مفاہمت کے معنی خلاف دیانت رائے تبدیل کردینا یا مسئلہ کو کم وبیش کرکے کسی اجتماعی نقطہ پر آجانے کے تو ہو ہی نہیں سکتے، اس لیے طریق مفاہمت اور فریقین کے لیے نقطہ اجتماع ذہن میں یہ آیا کہ اولاً یہ مسئلہ عوام میں لایا ہی نہ جائے اور اگر بیان مسئلہ کی نوبت آئے تو اس کا قدر مشترک پیش کرکے اس کی تفصیلات اور اختلافی خصوصیات پر زور نہ دیا جائے۔ بلکہ عوام کو ان کی گہری خصوصیات میں پڑنے سے روکا جائے تو کم از کم عوام میں سے یہ نزاعی صورتیں ختم ہوجائیں گی، جو مضر ثابت ہورہی ہیں۔ پھر اگر علماء کی حد تک تفصیلات میں کچھ اختلاف باقی بھی رہ جائے جس کا عوام سے کوئی تعلق نہ ہو تو گروپ بندی کے مضر اثرات ختم ہوجائیں گے جو فتنہ کی اصل وجہ بنے ہوئے ہیں۔ اس لیے احقر نے اپنی محدود معلومات کی حد تک اس مسئلہ کے قدر مشترک کا ایک عنوان تجویز کرکے مولانا ممدوح کو لکھا کہ وہ اس بارے میں اپنی رائے ظاہر فرمائیں تاکہ دوسرے

حضرات کی رائے بھی حاصل کی جاسکے۔

اس عریضہ کا جواب مجھے ملتان پہنچ کر مدرسہ خیر المدارس میں ملا۔ جس میں مولانا غلام اللہ خان صاحب نے احقر کے عنوان کو رد کیے بغیر خود بھی ایک عنوان لکھ بھیجا، اس موقع پر حضرت مولانا خیر محمد صاحب، مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور دوسرے معتمد علماء جمع تھے، جن کے سامنے احقر نے اپنا منصوبہ اور یہ دو عنوان علیحدہ رکھ کر گفتگو کی، طے پایا کہ قیام ملتان کی قلیل مدت اس مسئلہ کے لیے کافی نہیں ہے اور بعض ضروری افراد بھی یہاں موجود نہیں، اس لیے اس مسئلہ پر گفتگو جہلم کے قیام میں رکھی جائے اور وہاں ایک مستقل دن اس کام کے لیے فارغ رکھا جائے اور ساتھ ہی احقر نے ملتان ہی سے اپنی تقریروں میں اس منصوبے کیلئے فضا ہموار کرنی شروع کردی۔

ملتان، جہلم، سرگودھا اور راولپنڈی میں خصوصیت کے ساتھ اس بارہ میں اصلاحی عنوانات اختیار کئے گئے۔ احقر نے اس سلسلے میں حضرت مولانا خیر محمد صاحب مدظلہ، حضرت مولانا محمد شفیع صاحب سرگودھوی اور مولانا محمد علی صاحب جالندھری سے جہلم تشریف لے چلنے کے لیے عرض کیا، جس کو ان حضرات نے بہ خوش دلی منظور فرمالیا، مقررہ تاریخ پر یہ سب حضرات جہلم میں جمع ہوگئے اور مسئلہ حیاۃ النبی ﷺ کا قدر مشترک زیر غور آیا، طے یہ پایا کہ قدر مشترک کم از کم اتنی تفصیل ضرور لیے ہوئے ہونا چاہیئے جس سے مسئلہ کے تمام بنیادی گوشوں پر روشنی پڑسکے اور عوام بطور عقیدہ کے اسے سمجھ سکیں۔

چنانچہ گفتگو کے بعد ایک جامع تعبیر احقر نے قلم بند کی، اور ارادہ کیا کہ راولپنڈی میں ان حضرات ممدوحین کی موجودگی میں دوسری جانب کے ذمہ دار حضرات مولانا غلام اللہ خان صاحب، مولانا قاضی نور محمد صاحب، مولانا قاضی شمس الدین صاحب اور

Scanned by CamScanner

مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری کو جمع کر کے اس منصوبہ اور مجوزہ عنوان پر گفتگو کی جائے۔

چنانچہ ۲۲ جون ۱۹۶۲ء یوم جمعہ دونوں جانب کے یہ سب بزرگ احقر کی قیام گاہ (مدرسہ حنفیہ عثمانیہ) میں جمع ہو گئے۔

اس مجلس میں آکر اس معاملے کی اول سے آخر تک ساری روداد بیان کر کے مسئلہ کا وہ منقح قدرِ مشترک دونوں جانب کے ان ذمہ دار حضرات کے سامنے رکھا۔ گفتگو نہایت مخلصانہ اور دوستانہ ماحول میں ہوئی اور ختم مجلس تک الحمدللہ یہی ماحول قائم رہا نہ اس میں ہار جیت کے جذبات تھے نہ غلبہ ومغلوبیت کے تصورات تھے بلکہ مسئلہ کو سلجھانے اور نمٹانے جذبات نمایاں تھے اور آخری نتیجہ یہ نکلا کہ دونوں حلقوں نے احقر کی پیش کردہ قدر مشترک کے عنوان کو قبول کر لیا

اس قدر مشترک تحریری یاداشت پر جو احقر نے اپنے دستخط سے پیش کی، فریقین نے دستخط فرما دیئے۔ اس یاداشت کا متن بلفظہٖ حسب ذیل ہے۔

"عامۃ المسلمین کو فتنہ نزاع وجدال سے بچانے کے لئے مناسب ہوگا کہ اگر مسئلہ حیات النبی ﷺ کے سلسلے میں ہر دو فریق کے ذمہ دار حضرات عبارت ذیل پر دستخط فرمائیں یہ (عنوان) مسئلہ کا قدرِ مشترک ہوگا۔

ضرورت پڑنے پر اسی کو عوام کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔ تفصیلات پر زور نہ دیا جائے۔ عبارت حسب ذیل ہے۔

"وفات کے بعد نبی کریم کے جسد اطہر کو برزخ میں یعنی (قبر شریف) بتعلق روح حیات حاصل ہے۔ اور اس حیات کی وجہ سے روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ

صلوۃ وسلام سنتے ہیں"

احقر محمد طیب وارد حال راولپنڈی ۲۲ جون ۱۹۶۲ء۔

(مولانا قاضی) نور محمد خطیب جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ۔ لاشیٔ (مولانا) غلام اللہ خان۔ (مولانا) محمد علی جالندھری

اس مختصر عبارت کی کافی تفصیل چونکہ قاضی شمس الدین صاحب (برادر مولانا قاضی نور محمد صاحب) اپنے مکتوب میں لکھ کر مولانا محمد علی جالندھری کے پاس بھیج چکے تھے۔ اس لئے یہ عبارت ان کی مسلمہ ہے، بناء بریں اس عبارت پر ان کے دستخط کرانے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی، عبارت بالا ان کا مسئلہ سمجھا جائے چونکہ اس موقع پر مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری بوجہ علالت راولپنڈی تشریف نہ لاسکے، اسلئے احقر کے عرض کرنے پر اور مسودہ پیش کرنے پر مولانا قاضی نور محمد صاحب اور مولانا غلام اللہ خان صاحب نے ان کے بارے میں حسبِ ذیل تحریر دستخط کر کے بندہ کو عنایت فرمائی جس کا متن بلفظہٖ حسب ذیل ہے۔

"ہم (مولانا قاضی نور محمد صاحب اور مولانا غلام اللہ خان صاحب) اس کی پوری کوشش کریں گے کہ سید عنایت اللہ شاہ صاحب سے بھی اس تحریر (مندرجہ بالا) پر دستخط کرائیں۔ جس پر ہم نے دستخط کئے ہیں، اگر ممدوح اس پر دستخط نہ کریں گے تو ہم مسئلہ حیاۃ النبی ﷺ میں اس تحریر کی حد تک ان سے براءت کا اعلان کریں گے، نیز اپنے جلسوں میں ان سے مسئلہ حیاۃ النبی ﷺ پر تقریر نہ کرائیں گے اور اگر اس مسئلہ میں وہ کوئی مناظرہ وغیرہ کریں گے تو ہم اس بارے میں انکو مدد نہ دیں گے"

اس تحریر پر ہر دو دستخط کنندہ بزرگوں کی حق پرستی اور حق گوئی ظاہر ہے۔ باوجودیہ

Scanned by CamScanner

کہ سید عنایت اللہ شاہ صاحب سے ان بزرگوں کے قوی ترین اور مخلصانہ روابط ہیں مگر اس بارے میں انہوں نے کسی رُو رعایت سے کام نہیں لیا جس سے ان کی انصاف پسندی اور دین کے بارے میں بے لوثی نمایاں ہے۔

تاہم سید ممدوح کے بارے میں مجھے اپنی معلومات کی حد تک یہ عرض کرنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی کہ وہ برزخ میں حیات جسمانی کے کلیۃً منکر نہیں ہیں، صرف اس کی کیفیت اور نوعیت میں کلام کرتے ہیں ایسے ہی وہ حاضرین قبر شریف کے درود وسلام حضور کے سمع مبارک تک پہنچنے اور آپ ﷺ کے سننے کا بھی علی الاطلاق انکار نہیں کرتے۔ بلکہ اس کے دوام اور ہمہ وقتی ہونے کے قائل نہیں ان کا یہ ناتمام انکار چونکہ ان کی مفہومہ حجت سے ہے اس لیے انہیں اس بارے میں منکر نہیں کہا جائے گا بلکہ مؤوّل سمجھا جائے گا۔ گو ان کی یہ تاویل بمقابلہ جمہور اس ناچیز اور ہر دو دستخط کنندہ بزرگانِ ممدوحین بالا کے نزدیک قابلِ تسلیم نہیں لیکن مذکورہ صورتِ حال کے ہوتے ہوئے جبکہ ان کا یہ اختلاف حجت سے ہے ان پر زبان طعن وملامت کھولنا یا تشنیع کرنا کسی طرح قرینِ انصاف وصواب نہیں بالخصوص جبکہ وہ دوسرے مسائل میں بحیثیت مجموعی اہلِ دیوبند اور اہل السنت والجماعت کے حامی اور خادم بھی ہیں، اس لیے انہی کو ان کے حال پر چھوڑ کر سکوت اختیار کر لینا ہی قریب مصلحت اور جانبین کے لیے مفید ثابت ہوگا۔ ساتھ ہی مجھے اپنے محترم سید صاحب ممدوح سے بھی پوری توقع ہے اور امید رکھنی چاہیے کہ مسئلہ حیات کی ان تفصیلات میں جمہور اہل سنت والجماعت کے مسلک کا احترام قائم رکھنے کے لیے اپنے کسی مخصوص مفہوم کو (خواہ وہ ان کی دانست میں مفہوم اہل السنت والجماعت ہی ہو مگر جمہور علماء کے نزدیک وہ ان کا خصوصی مفہوم شمار کیا جا رہا ہے

اور وہ خواہ کتنی ہی دیانت پر مبنی ہو) ضروری الاشاعت نہ سمجھتے ہوئے سکوت کو کلام پر ترجیح دیں گے۔

مسئلہ کوئی ایسا اساسی اور بنیادی عقائد کا نہیں ہے کہ اس میں سکوت روا نہ رکھا جائے۔

اس طرح عام مسلمانوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ مسائل ایمان میں علماء کے جزوی اختلافات کو مناقشات اور جدال ونزاع کا ذریعہ نہ بنائیں۔ اس قسم کے اختلافات امت کے لیے آسانیوں کا ذریعہ بنائے گئے ہیں نہ کہ نزاع اور مناقشات کا، اس لیے عملاً واعتقاداً جمہور سلف وخلف کا دامن تھام کر دوسری جانبوں سے مصالحت اختیار کریں اور لڑنے لڑانے کی خو پیدا نہ کریں۔

آج امت کے بہت سے اہم اور بنیادی مسائل ہیں جو ان کی ہیئت اجتماعی کے متقاضی ہیں اور یہ ہیئت جب ہی برقرار رہ سکتی ہے کہ اسے اس قسم کے فروعی اختلاف میں بصورتِ گروہ بندی میں ضائع نہ کیا جائے۔

آخر میں دونوں جانب کے بزرگوں اور بالخصوص فریقین کے نامور اکابرین کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس ناچیز کی گزارشات کو پوری توجہ اور التفات خاطر اور سمع قبول کے ساتھ سنا اور ملت کو بہت سے مفاسد اور مہالک سے بچالیا۔ فجزاھم اللہ عنی وعن جمیع المسلمین خیر الجزاء۔

اس نئی اصلاحی صورت کا سب سے زیادہ شاندار مظاہرہ راولپنڈی کے اس عظیم الشان جلسہ عام میں ہوا۔ جو حضرت کی تقریر کے سلسلہ میں مدرسہ حنفیہ عثمانیہ کے زیر اہتمام ایک میدان میں زیرِ صدارت حضرت مولانا خیر محمد صاحب شیخ الحدیث مدرسہ خیر المدارس ملتان میں منعقد کیا گیا تھا۔

Scanned by CamScanner

احقر کو منظوم سپاس نامہ دینے سے جلسہ کا آغاز ہوا اور احقر کی تقریر شروع ہوئی۔ جو تقریباً ڈھائی گھنٹہ جاری رہی۔ تقریر کے آخر میں احقر نے عوام کو مخاطب کرتے ہوئے اس نزاع کے ختم ہونے کی بشارت تفصیل سے سنائی۔ جس سے عوام میں خوشی کی ایک بے پناہ لہر دوڑ گئی اور ان ہزار ہا انسانوں کے ہجوم نے بے تحاشا تبریک وتہنیت کے نعرے لگانے شروع کر دیئے جس سے فضا گونج اٹھی۔

ختم تقریر پر ایک جانب مولانا غلام اللہ خان صاحب اور دوسری جانب سے مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے تقریروں سے اپنے بیان کی توثیق کی اور نہایت فراخدلانہ اور مخلصانہ لب ولہجہ سے فرمایا کہ ہم نے مہتمم دار العلوم کے درمیان میں پڑ جانے سے اس مسئلہ کی نزاعی صورتحال کو ختم کر دیا ہے۔ اور جو چیز ہمیں ناممکن نظر آ رہی تھی وہ اس شخصیت (احقر ناکارہ) کے درمیان میں آجانے سے نہ صرف ممکن ہی بن گئی بلکہ واقعہ ہو کر سامنے بھی آگئی۔ اور ہم کھلے دل سے اس کا اعتراف کرتے ہیں کہ اس مہم کو مہتمم دار العلوم ہی کی شخصیت انجام دے سکتی ہے جس میں ایک طرف دار العلوم دیوبند جیسے علمی ومذہبی مرکز کی سربراہی کی نسبت موجود ہے جو ہم سب کا مرکز قلوب ہے اور دوسری طرف بانی دار العلوم حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہ کی وہ قاسمی نسبت موجود ہے۔ جو پوری قاسمی برادری کو اس پر متحد کیے ہوئے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے سوا دوسرے سے یہ مہم انجام نہیں پاسکتی تھی۔

بہرحال ہم نے اس نزاع کو ختم کر دیا ہے اور ہم اس بارے میں عوام کو مطمئن کرنا چاہتے ہیں۔

ان دو تقریروں کے بعد یہ ہزاروں آدمیوں کا عظیم اجتماع جذبات مسرت

سے اُبل پڑا ہے اور اس نے مہتمم دار العلوم زندہ باد، دار العلوم دیوبند زندہ باد، علماء دیوبند زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگانے شروع کیے۔ کئی منٹ تک فضا نعروں سے گونجتی رہی۔ اور مجمع میں جذبات مسرت کی ایک عجیب حرکت تھی۔ جس سے مجمع متموج دریا کی طرح متحرک نظر آرہا تھا۔ اور نعروں میں تقریریں بند ہوگئیں۔ بالآخر جلسہ شاندار کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ اور جو تحریک احقر کے قلم سے کراچی سے شروع ہوئی تھی وہ ملتان، سرگودھا اور جہلم میں اپنے مراحل سے گزرتی ہوئی راولپنڈی میں حد اتمام کو پہنچ گئی۔

خدائے بزرگ وتوانا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ چار سال کی مکدر فضا صاف ہوئی۔ اور اس کے المناک آثار رُو بہ زوال نظر آنے لگے۔ الحمد للہ اوّلاً و آخراً

حق تعالیٰ اس یگانگت کو پائیدار اور برقرار رکھے اور مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ دین اور ملت کے کاموں کو جزئیات فرعیہ کے مقابلے میں اہم سمجھتے ہوئے اپنی جماعتی قوتوں کو ان پر لگائیں۔

(احقر محمد طیب غفرلہ (۲۴/۶/۱۹۶۲ء) خطبات حکیم الاسلام جلد نمبر ۸، ص ۲۴۵ تا ۲۵۱)

کاروائی اجلاس

بتاریخ ۱۱ ربیع الاول ۱۴۲۶ ھ مطابق ۲۱ اپریل ۲۰۰۵ء

زیر سرپرستی:۔ شیخ الحدیث مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب

زیر صدارت: شیخ الحدیث مولانا محمد امتیاز صاحب

زیر دستخطی:۔ شرکاء اجلاس علمائے کرام نے بعض نے بعد میں دستخط فرمائے۔

فیصلہ ہوا کہ حیات النبی ﷺ کے مسئلہ میں نزاع کا جو فیصلہ 1962ء میں حکیم الاسلام قاری حضرت مولانا محمد طیب صاحبؒ مہتمم دار العلوم دیوبند نے فرمایا اور اس پر شیخ الحدیث والتفسیر مولانا قاضی نور محمد صاحبؒ (المتوفی 1962) شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ (۱۴۰۰) شیخ الحدیث و التفسیر قاضی شمس الدینؒ (۱۴۰۵) مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ (۱۳۹۱) نے دستخط فرمائے۔ یہ فیصلہ ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی 1962 ہفت روزہ خدام الدین بابت جولائی 1962ء میں شائع ہوا اور خطبات حکیم الاسلام قاری محمد طیبؒ جلد نمبر ۷ میں چھپا ہوا ہے۔ اور تمام علمائے کرام نے فیصلہ کیا کہ ہم اس نزاع میں اس فیصلہ کی تائید کو اپنی سعادت سمجھتے ہیں اور یہی فیصلہ ہماری اشاعت التوحید والسنۃ کا ہے۔

شرکاء اجلاس

(جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو، ضلع اٹک)

برائے تائید فیصلہ حکیم الاسلام قاری محمد طیب رحمہ اللہ، مہتمم دار العلوم دیوبند (انڈیا)

۱۱ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ بمطابق ۲۱ اپریل ۲۰۰۵ء

۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الغنی صاحبؒ۔ جلالیہ، حضرو

۲۔ استاذ العلماء، استاذ المکرم حضرت مولانا عبد الرؤف صاحبؒ۔ شاہ ڈھیر، حضرو

۳۔ شیخ الحدیث مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحبؒ، جامعہ اسلامیہ کشمیری روڈ، صدر راولپنڈی

۴۔ مولانا حافظ غلام سرور صاحبؒ۔ مدرسہ تعلیم القرآن غور غشتی، حضرو

۵۔ شیخ الحدیث مولانا فضل واحد صاحبؒ۔ دار العلوم تعلیم القرآن ویسہ، حضرو

۶۔ حضرت مولانا ابو الکلام صاحبؒ۔ خطیب مسجد حنفیہ، ڈھوک الٰہی بخش، راولپنڈی

۷۔ مولانا عبد القیوم قریشی صاحبؒ۔ سابق خطیب جامع مسجد اٹک و مدیر ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی

۸۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ظہور الحق صاحب مدظلہ، دامان، حضرو، ضلع اٹک

۹۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا امتیاز خان صاحب مدظلہ، لالہ رخ واہ کینٹ

۱۰۔ استاذ العلماء حضرت مولانا اظہار الحق صاحب مدظلہ، جلالیہ، حضرو

۱۱۔ یادگار اسلاف حضرت مولانا غلام یحییٰ صاحب مدظلہ، نرتوپہ، حضرو

۱۲۔ استاذ العلماء مولانا سید محمد یوسف شاہ صاحب مدظلہ، مدرسہ فیض القرآن ہارون، حضرو

۱۳۔ مولانا محمود الحسن توحیدی صاحب مدظلہ، مہتمم جامعہ توحیدیہ نرتوپہ، حضرو، اٹک

۱۴۔ حضرت مولانا صاحبزادہ محمد ابراہیم صاحب مدظلہ، مہتمم مدرسہ نصیریہ غور غشتی، اٹک

۱۵۔ سفیر اسلام علامہ سید عبد المجید ندیم شاہ صاحب مدظلہ

نے درج ذیل تائیدی کلمات ثبت فرماتے ہوئے دستخط کئے۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ،امابعد:ہمارے اسلاف رحمہم اللہ کا فکر ہمارا بہترین رہنما ہے اور ان مخلصین پر اعتماد ہماری خوش بختی کی اساس ہے، زیر نظر مسئلہ میں مادر علمی دار العلوم دیوبند کے مسئول (مہتمم) ان کے ساتھ پاکستان کے معتمد اکابرین کے فیصلہ کے سامنے کسی قسم کی لب کشائی نہیں ہونی چاہئے ۔حالات کا جبر ہمیں ان سنگین حالات کی طرف متوجہ کرتا ہے جو اس وقت امت مسلمہ کو درپیش ہیں۔اللہ ہمیں عصر حاضر کے فتنوں سے محفوظ رکھے۔(آمین)

جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو،ضلع اٹک

حضرت مولانا قاری چن محمد صاحب مدظلہ،استاذ حدیث جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

حضرت مولانا محمد جان صاحب مدظلہ،استاذ حدیث اشاعت القرآن حضرو،خطیب مسجد صدیقی کامرہ کینٹ

حضرت مولانا محمد نعیم صاحب،استاذ حدیث اشاعت القرآن حضرو،خطیب مسجد ڈاکٹر والی حضرو

حضرت مولانا فضل داد صاحب،مدرس جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

مولانا حفیظ احمد صاحب،مدرس جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

مولانا عمر فاروق خٹک صاحب،مدرس جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

مولانا محمد بنیامین صاحب،مدرس جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

مولانا محمد رضوان صاحب،مدرس جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

مولانا قمر الاسلام صاحب،مدرس جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

مولانا قاری نصیر احمد صاحب،مدرس جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

مولانا محمد عزیر صاحب،مدرس جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

مولانا ضیاء الحق صاحب،مدرس اشاعت القرآن حضرو،خطیب مکی مسجد ۱۲۲ اریا واہ کینٹ

مولانا محمد اسماعیل صاحب،مدرس اشاعت القرآن حضرو،خطیب مسجد امیر معاویہؓ پیرداد

مولانا محمد زبیر صاحب،مدرس اشاعت القرآن حضرو،خطیب مسجد امیر حمزہؓ حضرو

جامعہ تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ حضرو،اٹک

شیخ الحدیث حضرت مولانا رشید احمد صاحب مدظلہ،مہتمم جامعہ تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ

شیخ الحدیث حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ،جامعہ تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ

حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب،استاذ حدیث جامعہ تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ

حضرت مولانا عبداللہ صاحب،استاذ حدیث جامعہ تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ

مولانا محمد انعام صاحب،مدرس جامعہ تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ

مولانا محمد ابرار صاحب،مدرس جامعہ تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ

مدرسہ جابر بن عبد اللہؓ نرتوپہ ،حضرو،ضلع اٹک

استاذ العلماء،شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد المتین صاحب مدظلہ،مہتمم مدرسہ جابر بن عبد اللہؓ نرتوپہ

مولانا قاری محمد اکرم صاحب،مدرس مدرسہ جابر بن عبد اللہؓ نرتوپہ

جامعہ قاسمیہ انوار القرآن نرتوپہ ،حضرو،ضلع اٹک

حضرت مولانا عبد الخالق صاحب مدظلہ،مہتمم جامعہ قاسمیہ انوار القرآن نرتوپہ

مولانا قاری محمد الیاس صاحب،مدرس جامعہ قاسمیہ انوار القرآن نرتوپہ

مولانا محمد زبیر صاحب،مدرس جامعہ قاسمیہ انوار القرآن نرتوپہ

مولانا سلطان احمد صاحب،مدرس جامعہ قاسمیہ انوار القرآن نرتوپہ

مولانا قاری نظام الدین صاحب،مدرس جامعہ قاسمیہ انوار القرآن نرتوپہ

مولانا محمد صدیق صاحب،مدرس جامعہ قاسمیہ انوار القرآن نرتوپہ

مولانا محمد نعیم معاویہ صاحب،مدرس جامعہ قاسمیہ انوار القرآن نرتوپہ

مولانا محمد طاہر صاحب،مدرس جامعہ قاسمیہ انوار القرآن نرتوپہ

دار العلوم معارف القرآن حسن ابدال ،ضلع اٹک

مولانا ظہور الحق صاحب،مہتمم دار العلوم معارف القرآن حسن ابدال

Scanned by CamScanner

مولانا محمد نثار صاحب، مدرس دار العلوم معارف القرآن حسن ابدال

مدرسہ تحفیظ القرآن ملھو، حضرو، ضلع اٹک

مولانا حافظ غلام مرتضیٰ صاحب، مدرس مدرسہ تحفیظ القرآن ملھو

مولانا حافظ اظہار الحق صاحب، مدرس مدرسہ تحفیظ القرآن ملھو

جامعہ جواھر القرآن برہ زئی، حضرو، ضلع اٹک

مولانا قاری ساجد محمود صاحب، مدرس جامعہ جواہر القرآن برہ زئی

مولانا قاری عمر فاروق صاحب، مدرس جامعہ جواہر القرآن برہ زئی

مدرسہ رشیدیہ تعلیم القرآن ملک مالا، حضرو، ضلع اٹک

مولانا غلام مرتضیٰ صاحب، مہتمم مدرسہ رشیدیہ تعلیم القرآن ملک مالا

مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب، مدرس مدرسہ رشیدیہ تعلیم القرآن ملک مالا

مولانا حاجی داؤد خان صاحب، مدرس مدرسہ رشیدیہ تعلیم القرآن ملک مالا

مولانا محمد ادریس صاحب، مدرس مدرسہ رشیدیہ تعلیم القرآن ملک مالا

حضرت مولانا شمس العارفین صاحب، تلمیذ شیخ القرآنؒ، غور غشتی، حال برطانیہ

استاذ القراء قاری عبد الرحیم صاحب، مہتمم تعلیم القرآن فتح جھنگ، ضلع اٹک

مولانا مفتی محمود الحسن صاحب، مہتمم مدرسہ اظہار العلوم جلالیہ، حضرو، ضلع اٹک

مولانا عبید الرحمٰن صاحب، مہتمم مدرسہ امام ابو حنیفہؒ بہادر خان، حضرو، ضلع اٹک

مولانا فتح محمد صاحب، صدر مدرس جامعہ صدیقیہ واہ کینٹ

مولانا فتح محمد صاحب، مہتمم مدرسۃ البنات، اٹک

مولانا عبد الرؤف صدیقی صاحب، مہتمم مدرسۃ البنات الکوثر مسجد 3,F واہ کینٹ

مولانا محمد شعیب صاحب، خطیب غازی، ہزارہ

مولانا علی اکبر صاحب، مدرس مدرسہ اشاعت القرآن ساماں

مولانا شوکت ساحب، مدرس وخطیب جامع مسجد کالوکلاں، حضرو، اٹک

مولانا محمد جمیل الرحمٰن صاحب، خطیب مسجد شیر بہادر ڈاکٹر والی حضرو

مولانا محمد یعقوب صاحب، مدرس جامعہ عثمانیہ خکوانی، حضرو، ضلع اٹک

مولانا حامد علی رحمانی صاحب، خطیب بلال مسجد پٹھان کالونی، حضرو، ضلع اٹک

قاری محمد ریاض صاحب، مہتمم جامعہ عثمانیہ حفظ القرآن کاملپو رموسیٰ، حضرو، ضلع اٹک

مولانا حافظ عبد الرحمٰن صاحب، خطیب مسجد عثمان غنیؓ ترتوپہ، حضرو، ضلع اٹک

قاری محمد اسماعیل رشیدی کاملپوری صاحب، خطیب مرکزی جامع مسجد برمنگھم انسپکٹر مدارس برطانیہ

مولانا حافظ محمد زاہد صاحب، خطیب جامع مسجد بہبودی، حضرو، ضلع اٹک

حافظ محمد عبد اللہ صاحب، خطیب جامع مسجد حمید، حضرو، ضلع اٹک

مولانا دوست محمد صاحب، مدرس مدرسہ اسلامیہ رحمانیہ بہبودی، حضرو، ضلع اٹک

قاری محمد عثمان صاحب، خطیب جامع مسجد بہبودی، حضرو، ضلع اٹک

مولانا قاری محمد ابراہیم صاحب، خطیب واہ کینٹ

قاری محمد فریدون صاحب، خطیب جامع مسجد امیر معاویہؓ حمید، حضرو، ضلع اٹک

مولانا عبد الغفور صاحب، خطیب جامع مسجد قلندر آباد، ایبٹ آباد

مولانا عبد الصبور صاحب، خطیب مرکزی جامع مسجد قلندر آباد، ایبٹ آباد

مولانا عبد القدوس صاحب، مہتمم مدرسہ عزیزیہ شہباز گڑھ، حضرو، ضلع اٹک

حافظ محمد صدیق صاحب، مہتمم جامعہ تعلیم القرآن مدنی مسجد واہ کینٹ، وناظم اعلیٰ جامعہ اشاعت الاسلام اٹک

قاری محمد ریاض شاہ صاحب، مدرسہ صدیقیہ عدل زئی، حضرو، اٹک

حافظ محمد نعمان صاحب، محلہ عظیم خان، حضرو، اٹک

مولوی محمد زمان صاحب، فاضل وفاق المدارس واشاعت القرآن حضرو "غور غشتی" حال برطانیہ

مولانا ڈاکٹر قاری عتیق الرحمٰن صاحب، جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام پنجاب

Scanned by CamScanner

﴿حیات فی قبر النبی ﷺ﴾

کامطلقاانکار کرنے والوں کی خدمت میں اکابر کی چند عبارات وبطور متوڈبانہ گزارش ہم نے قاری محمد طیب ؒ صاحب کے فیصلہ کو تسلیم کیا ہے، لیکن جو حضرات حیات فی قبر النبی ﷺ کا مطلقاانکار فرماتے ہیں ان سے گزارش ہے کہ:

﴿مسئلہ کی شرعی حیثیت﴾

(۱) شیخ المحدثین حضرت مولانا **عبدالرحمن** کیملپوری ؒ فرماتے ہیں۔

اس لیے جزوی اور فروعی مسائل میں جو مدار نجات نہیں ہیں اس میں آپ تشدد اسلام کیلئے نقصان دہ سمجھتے۔

مسئلہ حیات النبی ﷺ پر ایک صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ نبوت اور حیات لازم وملزوم ہیں جسطرح حکومت اور حیات میں ملزوم ہے جب تک بادشاہ زندہ ہے بادشاہ ہے مرنے کے بعد اسکی بادشاہی ختم۔ گویا حضور ﷺ کی نبوت کو تسلیم کرنے کے لئے آپ کی حیات ماننی پڑے گی اور منکر حیات منکرِ نبوت ہوگا اور منکر نبوت منکر توحید ہے، الخ۔ حضرت مولانا نے اس قسم کے غلو اور غلط طرزِ استدلال پر افسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ نہ معلوم ان مسائل میں جو مدارِ نجات نہیں ہیں کیوں اتنا غلو اور تشدد کیا جاتا ہے خواہ مخواہ اختلافات کی خلیج وسیع کی جارہی ہے۔ (تجلیات رحمانی، ص ۴۸۲)

(۲)۔ مفتی **رشید احمد لدھیانوی** ؒ فرماتے ہیں۔

بندہ کے خیال میں اس مسئلہ کو جانبین نے اہمیت دے کر اتنا غلو کیا ہے کہ حدود سے بہت تجاوز کر گئے ہیں مسئلہ کی ایسی اہمیت نہ تھی کہ اس پر اختلاف اور افتراق تک نوبت آئے اور اگر کچھ اختلاف کرنا ہی تھا تو صرف علماء تک محدود رکھنا ضروری تھا ہزاروں مسائل میں علماء کا اختلاف انتظار رہے مگر ایسے مسائل کو عام سطح پر لاکر عامۃ المؤمنین کے اذہان کو مشوش کرنا مناظروں کے چیلنج دینا ایک دوسرے کے خلاف اشتہار بازی اور پمفلٹ شائع کرنا اور اس موضوع پر جلسے قائم کر کے امت کے شیرازہ کو اس طرح منتشر کرنا کوئی جواز نہیں رکھتا۔ علماء کا افتراق لازمی طور پر اس پر منتج ہوتا ہے کہ عوام علماء دین سے متنفر ہو کر دین کی رہی سہی رغبت اور محبت سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر اس مسئلہ پر قلم اٹھانے پر نہ عقل آمادہ ہے نہ طبیعت، مطلق حیات بنصِ قرآن ثابت ہے بس اس اجمال پر ایمان رکھنا فرض ہے اس کی تفصیل نہ منصوص ہے نہ اس پر ایمان رکھنا ضروری اور نہ ہی اس کی تحقیق وتدقیق کے ہم مکلف ہیں۔ مجھے تو خطرہ ہے کہ اس کی تحقیق میں پڑنا گستاخی نہ ہو ورنہ کم از کم غیر ضروری امر میں اوقات وقُوٰی کی تضیع کے وبال سے تو خالی نہیں۔ (مفتی رشید احمد صاحب ؒ۔ احسن الفتاوی، ص ۱۹۳،۱۹۲، جلد ۴)

(۳) شیخ الاسلام مفتی **محمد تقی عثمانی** صاحب مدظلہ تحریر فرماتے ہیں۔

آپ کے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں، لیکن ان مسائل پر تدقیقات میں پڑنا درست نہیں، ان سوالوں کے جواب پر دین کا کوئی عملی حکم موقوف نہیں ہے، نہ ان کی تحقیق کا ہمیں مکلف بنایا گیا ہے، لہٰذا اپنے اوقات کو ان مسائل کو معلوم کرنے میں صرف کرنا چاہیئے جن کا براہِ راست تعلق عملی زندگی سے ہے، حدیث میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ”من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ“

(فتاوی عثمانی، جلد اول، ص ۶۰، ۶۱)

﴿انبیاء کرام علیہم السلام کی حیات اپنی قبور میں برزخی ہے نہ کہ دنیوی﴾

(۱)۔ حضرت مولانا مفتی **عزیز الرحمٰن عثمانیؒ**

مفتی اول دار العلوم دیوبند ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

و باللہ التوفیق۔ سب ہی مرنے والے ہیں اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ جو کہ مسلّم ہے پھر اسی حیات روحانی میں درجات انبیاء علیہم السلام کی حیات قوی تر ہے اس کے بعد شہداء پھر جملہ مؤمنین و مؤمنات کی درجہ بدرجہ اور نصوص صرف انبیاء علیہم السلام اور شہداء کی حیات میں وارد ہیں۔ (فتاوی دار العلوم دیوبند، ص ۲۷۶، جلد ۵)

اور مزید لکھتے ہیں۔

ایک اور سوال کے جواب ہیں۔ انبیاءِ کرام علیہم السلام کی حیات شہداء کی حیات سے بھی اقوی اور اتم ہے اور مراد اس حیات سے حیات دنیوی ظاہری نہیں ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ لہٰذا احکام اموات ظاہریہ سب پر جاری ہوتے ہیں۔ (فتاوی دار العلوم، ص ۳۹۷، جلد ۵)

(۲) مفتی اعظم ہند، حضرت مولانا مفتی **محمد کفایت اللہ** دہلویؒ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

انبیاء کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین اپنی قبور میں زندہ ہیں مگر ان کی زندگی دنیاوی زندگی نہیں ہے۔ بلکہ برزخی اور تمام دوسرے لوگوں کی زندگی سے ممتاز ہے۔ اس طرح شہداء کی زندگی بھی برزخی ہے اور انبیاء کی زندگی سے نیچے درجے کی ہے دنیا کے اعتبار سے تو وہ سب اموات میں داخل ہیں۔ اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ اس کی صریح دلیل ہے۔ (محمد کفایت اللہ کان اللہ (کفایت المفتی، ص ۶۸، ج ۱۔ کتاب العقائد)

ایک اور سوال کے جواب میں مزید یہ لکھتے ہیں:

حضور ﷺ نے اپنی عمر پوری کر کے وفات پائی اور آپ کی وفات کو موت سے تعبیر کرنا صحیح ہے۔ قرآن مجید میں ہے اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ اور اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ (الآیۃ) اللہ کے نور سے پیدا ہونے کا مطلب تو کسی کے نزدیک بھی صحیح نہیں کہ آپ کی بشریت مع اپنے لوازمِ جسمانیت وغیرہ کے نور سے پیدا ہوئی تھی اور نہ آپ کی حیات کا یہ مطلب ہے کہ آپ پر موت طبعی وارد نہیں ہوئی۔ اور جیسے آپ زندہ تھے اسی طرح اب بھی زندہ ہیں، کہ یہ بات صریح البطلان ہے۔ (واللہ اعلم) (کفایت المفتی، ص ۴۰۵، ۷ ؟۔ تصحیح کرنی ہے۔)

اور آگے ایک اور سوال کے جواب میں مزید لکھتے ہیں:

ہاں انبیاء علیہم السلام کو حضرت حق تعالیٰ نے ایک مخصوص اور ممتاز حیات عطا فرمائی ہے شہداء کی حیات سے ممتاز ہے مگر یہ زندگیاں دنیا کی زندگی سے علیحدہ ہیں کیونکہ دنیا کی زندگی کے لوازم ان میں پائے نہیں جاتے۔ (کفایت المفتی، ص ۷۷، ج ۱)

(۳) حکیم الامت مولانا **محمد اشرف علی** تھانویؒ لکھتے ہیں۔

حضور ﷺ کی قبر مبارک کیلئے بہت کچھ شرف حاصل ہے کیونکہ جسم اطہر اس کے اندر موجود ہے بلکہ حضور ﷺ خود یعنی مع تلبّس الروح اس کے اندر تشریف رکھتے ہیں کیونکہ آپ ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔ (اشرف الجواب، ص ۲۳۸)

اور آگے لکھتے ہیں۔

مگر یہ یاد رہے کہ اس حیات سے مراد ناسوتی نہیں ہے وہ دوسری قسم کی حیات ہے جس کو حیات برزخیہ کہتے ہیں۔ تیسرا درجہ جو سب سے قوی ہے وہ انبیاء علیہم السلام کی

Scanned by CamScanner

حیات برزخیہ کا ہے کہ وہ شہید کی حیات سے بھی زیادہ قوی ہوتی ہے۔

اور آگے اسی صفحہ پر لکھتے ہیں۔

بہرحال یہ بات اتفاق امت سے ثابت ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام قبر میں زندہ رہتے ہیں اور خاص ہمارے حضور ﷺ کے بارے میں تو مخالفین بھی حیات کے معتقد ہیں۔ ان کو بھی حضور ﷺ کی حیات کا اقرار ہے۔ چنانچہ ایک واقعہ سے ان کا اقرار معلوم ہوتا ہے۔ (آگے واقعہ لکھا اور آخر میں لکھا) کہ مخالفین کو بھی جسم اطہر کے صحیح وسالم ہونے کا ایسا پختہ اعتقاد ہے کہ کئی سو برس کے بعد بھی اس کے نکالنے کی کوشش کی اگر ان کو جسم اطہر کے محفوظ ہونے کا یقین نہ ہوتا تو وہ سرنگ کیوں لگاتے۔ محض وہم وشبہ پر اتنا بڑا خطرہ کا کام کوئی نہیں کرتا وہ لوگ اہل کتاب ہیں وہ خوب سمجھتے ہیں کہ نبی کے جسم کو زمین نہیں کھا سکتی وہ خوب جانتے ہیں کہ حضور ﷺ نبی برحق تھے۔۔۔ مگر بوجہ عناد کے اقرار نہیں کرتے غرض کہ حضور ﷺ کا جسم اطہر موافقین ومخالفین سب کے نزدیک بالاتفاق محفوظ ہے۔ (الحبور ص ۱۴۔ اشرف الجواب ص ۲۳۸ تا ۲۵۱)

(۴) محدث کبیر، حضرت مولانا **ظفر احمد** عثمانیؒ لکھتے ہیں۔

باب التضحية عن الميت کے عنوان کے تحت و معنى التضحية عن الميت اهداء الثواب له الخ۔

ترجمہ:۔ اور معنی میت کی طرف سے قربانی کا یہ ہے کہ اس کو ثواب کا ہدیہ کرنا۔ پس اگر تو کہے کہ بیشک نبی ﷺ زندہ ہیں اپنی قبر میں پس یہ قربانی زندہ کی طرف سے ہوئی نہ کہ میت کی طرف سے ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں پس یہ حیات دوسری ہے نہ کہ حیات دنیوی کی جنس سے پس وہ میت ہیں باعتبار اس دنیوی حیات کے، زندہ ہیں باعتبار

حیات برزخیہ کے جو کہ مغائر ہے اس حیات کے۔ اور امام ابوداؤدؒ نے باب قائم کیا "قربانی عن المیت" کے عنوان سے اور دلیل پکڑی اس حدیث سے۔

(اعلاء السنن، ج ۱۷، ص ۲۶۸)

(۵) حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا **عبد اللہ** درخواستیؒ نے فرمایا۔

اسی طرح ایک شخص نے میری موجودگی میں حضرت درخواستیؒ سے دریافت کیا۔ مسجد الحرام کو سعودی انتظامیہ ساری رات کھلا رکھتی ہے لیکن مسجد نبوی ﷺ نصف شب کے بعد بند کر دی جاتی ہے یہ تفاوت کیوں ہے؟ حضرت حافظ الحدیث مولانا درخواستیؒ نے جواب میں فرمایا کہ مکہ معظمہ کی مسجد الحرام میں اللہ تعالیٰ کا علامتی گھر بیت اللہ شریف ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کو لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ الخ اسے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند، اس لیے مسجد الحرام ساری رات کھلی رکھی جاتی ہے اور مدینہ منورہ کی مسجد نبوی ﷺ حجرہ نبوی ﷺ سے ملحق ہے چونکہ حضور سید المرسلین وخاتم الانبیاء ﷺ کی آخری آرام گاہ اور آپ کا مسکن ہے آپ کو آرام واستراحت کی بھی ضرورت ہے اس لیے مسجد نبوی ﷺ رات کے کچھ حصے میں تہجد تک کیلئے بند کر دی جاتی ہے حضرت درخواستیؒ کے اس مدلل جواب سے سائل کی بھی تسلی ہوگئی اور آپ نے حضور ﷺ کی برزخی حیات النبی ﷺ کا مسئلہ بھی حل فرما دیا۔ (حافظ الحدیث نمبر، ص ۲۱۸)

(۶) مولانا **عبد الرحمن** صاحب استاذ حدیث وتفسیر ناظم مجلس علمیہ حیدرآباد دکن قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ الخ (سورۃ یٰسٓ) کے تحت لکھتے ہیں۔ یہ آیت بھی ان آیات میں سے ایک ہے جن سے حیات برزخیہ کا واضح ثبوت ملتا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد سے قیامت تک کا زمانہ خالص عدم یا کامل نیستی کا زمانہ نہیں

Scanned by CamScanner

ہے۔(تسکین الصدور، ص ۵۷)

آگے (ص ۱۳۸پر) لکھتے ہیں:

اور ہم باحوالہ پہلے علامہ سبکیؒ کی معہود عبارت نقل کر چکے ہیں جس میں اس کا بھی ذکر ہے کہ اگرچہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی قبر میں زندگی دنیوی ہے لیکن دنیوی زندگی کے لوازمات اسلئے ضروری نہیں ہیں کہ زندگی کھانے پینے اور ایسے ہی دیگر حاجات کو مستلزم ہو بلکہ ان امور میں وہ الگ اور جدا حکم رکھتی ہے ہاں ادراک وشعور اور علم وغیرہ میں وہ دنیوی زندگی کی طرح بالفاظ دیگر ان کے ارواح طیبہ کا تعلق ان کے ابدان دنیویہ سے ہے اور دنیا کی زندگی کی طرح ادراک وشعور اور علم ان کو حاصل ہے لیکن اگر کوئی دوسرا شخص اس زندگی کو دیکھنا چاہئے تو اس کے لیے وہ بالکل محسوس نہیں ہو سکتی اور اس کو حضرات انبیاءؑ کے اجسام مبارکہ ساکن ہی نظر آئیں گے کیونکہ دوسروں کے حق میں وہ غیر محسوس ہے اور اس لحاظ سے وہ دنیوی نہیں اور نہ دنیوی زندگی سے مشابہ ہے بلکہ اس معنی میں وہ برزخی اور اخروی ہے چنانچہ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ **لانه بعد موته وان كان حيا فهى حيلة اخروية لاتشبه حيوة الدنيا** الخ (فتح الباری، ص ۳۶، ج ۴) کیونکہ آپ وفات کے بعد اگرچہ زندہ ہیں لیکن یہ دوسری قسم کی حیات ہے وہ دنیا کی حیات کی طرح نہیں ہے اور دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ **وهذه الحيلة ليست دنيوية انماهى اخروية** الخ (فتح الباری، ص ۲، ج ۷) اور یہ زندگی دنیوی نہیں بلکہ اخروی ہے۔

آگے (ص ۱۴۰) پر لکھا۔

پس اگر فرض کیا جائے کہ حضرات انبیاءؑ میں سے کسی نبی کی قبر کھل گئی تو لوگ

ہے بلکہ اس محدود زمانہ میں جسم کے بغیر روح زندہ رہتی ہے کلام کرتی ہے اور کلام سنتی ہے۔(ہدایت کے چراغ یعنی سیرت انبیاء کرامؑ، ص ۱۷۳، ۱۷۴، ج ۲)

﴿حیات تعلقِ روح کے ساتھ ہے، نہ کہ کامل حیات﴾

(۱) شیخ الحدیث حضرت مولانا **محمد زکریا** کاندھلویؒ صاحب، ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

(۱) اجساد انبیاء علیہم السلام میں ایک خاص نوع کی حیات ہے، (۲) ظاہر ہے کہ حیاۃ تو روح کے تعلق سے ہوتی ہے بغیر تعلق روح کے حیات کا کیا مطلب؟

(معارف شیخ ص ۳۹ ج ۱)

(۲) شیخ الحدیث حضرت مولانا **محمد سرفراز** خان صفدرؒ لکھتے ہیں۔

اس سے بھی معلوم ہوا کہ قبر میں مردہ کو مطلق اور کامل حیات حاصل نہیں ہوتی جیسی حیات موت سے پہلے اس کو حاصل ہوتی ہے جس سے عذاب وکلفت کا احساس ہو سکے یہی وجہ ہے کہ ہم نہ تو اس حیات کا احساس کر سکتے ہیں اور نہ اس کی پوری حقیقت کا ادراک کر سکتے ہیں مفتی بغداد علامہ سید محمود آلوسی الحنفیؒ (المتوفی ۱۲۷۰ھ) اپنی بے نظیر تفسیر میں شہداء کی حیات پر بحث کرتے ہوئے یہ بھی ارقام فرماتے ہیں کہ۔۔(ترجمہ اور اس حیات کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے اور بلاشبہ بہت سے سلف صالحین اس طرف گئے ہیں کہ حیات حقیقیہ ہے جو روح اور جسم دونوں کے ساتھ ہوتی ہے لیکن ہم اس جہاں اور حالت میں اس کا ادراک نہیں کر سکتے)۔۔مطلب واضح ہے کہ قبر کی زندگی اگر مطلق اور کامل زندگی ہوتی جس طرح دنیا میں ہوتی ہے تو اس کا ادراک تو ہر شخص کر سکتا ہے مگر چونکہ وہ حیات اس معہود حیات سے متفاوت ہے اور ایک گونہ اور نوع من الحیوۃ

اس کو اس طرح (بے حس وحرکت) دیکھیں گے جس طرح کہ عام دوسرے مردوں کو دیکھتے ہیں جن کو زمین نہیں کھا جاتی۔ (روح المعانی، ص ۳۸، ج ۲۲)۔ یعنی اجسام مبارکہ کے صحیح وسالم ہونے اور باوجود قبر میں ان کی حیات کے لوگ اس حیات کو محسوس نہیں کر سکتے اور نہ ظاہری طور پر ان کو اس کے کچھ اثرات نظر آسکتے ہیں اور امام سیوطیؒ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ وہ حضرات انبیاءؑ کے قبروں سے باہر نکل کر دنیا میں بھی پھرنے اور تصرف کے قائل ہیں۔ (اگرچہ امام سیوطیؒ نے اجسام کے ساتھ چلنے پھرنے کا ذکر نہیں کیا ممکن ہے کہ ان کے نزدیک مثالی اجسام یا ارواح کے ساتھ اس کی سیر ہوتی ہو بشرطیکہ کسی معقول اور قطعی دلیل سے ثابت ہو جائے لیکن اس سے ہر جگہ حاضر وناظر کا شبہ نہ کیا جائے کیونکہ اگر کسی ایک جگہ روح یا جسم مثالی حاضر ہو تو دیگر مقامات میں تو وہ نہیں ہوگا اور کسی ایک جگہ میں حاضر ہونے سے ہر جگہ حاضر ہونا لازم نہیں آتا۔

اس کتاب کے "ص ۱۵۰" پر مزید لکھتے ہیں۔

حضرت نانوتویؒ اور حضرت تھانویؒ کی اس تصریح کے پیش نظر حضرات علمائے دیوبند جہاں آنحضرت ﷺ کی حیات جسمانی یا حیات دنیوی کا لفظ بولیں گے تو اس سے بھی مراد ہوگی کہ آپ کی روح کا بدنِ دنیا سے تعلق ہے نہ یہ کہ تمام احکامات میں حیات دنیوی ہے اور اسی طرح علامہ سمہودیؒ اور امام سبکیؒ کی عبارت میں یہ بھی گزر چکا ہے کہ کھانے اور پینے وغیرہ تمام امور میں وہ حیات دنیوی نہیں بلکہ علم وشعور اور ادراک وسماع میں وہ دنیوی ہے (کما مر) حالانکہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کہ آسمانوں میں فرشتے اور ارواح انبیاءؑ وغیرہ بھی موجود ہیں (خزائن السنن، ص ۳۷۳، ج ۱، ص ۱۲۳، حصہ ۲)

اجماع سے ثابت ہے کہ آسمانوں میں فرشتے اور ارواح حضرات انبیاءؑ اور

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسدِ عنصری کے ساتھ بلکہ دیگر تمام مؤمنوں کی روحیں آسمانوں پر موجود ہیں۔ (احسن الکلام، ص ۱۸، ۱۹، ج ۲)

﴿سماع صلوۃ وسلام عند قبر النبی ﷺ روحانی ہے۔﴾

(۱) شیخ التفسیر والحدیث حضرت قاضی **شمس الدین**ؒ لکھتے ہیں۔

کہ ہم سماع عند قبر النبی ﷺ کے جواز کے قائل نہیں ہیں بلکہ اسے اقرب الی اجابت سمجھتے ہیں جیسا حضرت گنگوہیؒ نے لکھا ہے۔ لیکن یہ سماع روحانی ہے۔ جیسا حضرت مدنیؒ نے لکھا ہے۔ (مسالک العلماء، صفحہ ۲۴۷)

حضرت شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنیؒ نے روحانی سماع لکھا ہے جیسا کہ۔۔۔۔۔ (مکتوبات شیخ الاسلام، ص ۲۵۴)

(۲) مولانا **سجاد بخاریؒ** لکھتے ہیں۔

(جو شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ کے خصوصی معاون تھے تفسیر جواہر القرآن میں)

کہ "اور اگر بالفرض اس حدیث کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو قبر کے نزدیک صلاۃ وسلام کے سماع سے وہی سماع مراد ہے جسے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ روحانی سماع سے تعبیر فرماتے ہیں۔ اور علامہ ابن قیمؒ جس کی اس طرح توجیہ کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی روح طیبہ کو اعلیٰ علیین میں رہتے ہوئے قبر مبارک پر اشراف اور اس سے تعلق ہوتا ہے جسکی وجہ سے وہ زائر کا سلام سنتی اور اسکا جواب دیتی ہے۔ ترمذی صاحب نے اپنی کتاب کے (صفحہ ۱۳۲، ۱۳۳) پر امام ابن تیمیہؒ، علامہ ملا علی قاریؒ، شیخ عبدالحق دہلویؒ، علامہ قطب الدینؒ دہلوی اور علامہ طحاویؒ کی جو عبارتیں نقل کی ہیں ان کا بھی یہی محمل ہو سکتا ہے کہ قبر پر صلوۃ وسلام پیش کرنے والوں کا سلام آپ بلا واسطہ ملائکہ

Scanned by CamScanner

روحانی طور پر سماعت فرماتے ہیں اور دور سے سلام بھیجنے والوں کا سلام فرشتوں کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے۔(ص ۲۴۲،۲۳۵،۱۹۲،۲۱۳) پر موجود ہے۔(اقامۃ البرہان)

(۳) شیخ القرآن حضرت مولانا **غلام اللہ** خانؒ تفسیر جواہر القرآن میں تعلق کے بارے میں فرماتے ہیں۔

کہ اگر کوئی شخص غیر معلوم الکیفیت تعلق کا اثبات کرتا ہے تو وہ قابل ملامت نہیں کیونکہ متقدمین میں ایک کثیر تعداد اس کی قائل ہے لیکن اس تعلق کے باوجود انکے مدفون فی القبور ابدان میں کسی قسم کی حرکت یا جنبش پیدا نہیں ہوتی۔

(تفسیر جواہر القرآن، جلد اول، ص ۱۹۴)

(۴) حافظ القرآن والحدیث مولانا **عبداللہ** درخواستیؒ فرماتے ہیں۔

صلوۃ وسلام اونچی آواز سے نہ پڑھے بلکہ نہایت ہی دھیمی آواز میں پڑھے اور دل میں یہ دھیان رکھے کہ میرے آقا میرا سلام سن رہے ہیں اور مجھے جواب مرحمت فرمارہے ہیں اور خوب جی بھر کر اپنے لئے اور اپنے اہل خانہ اور پورے عالم اسلام کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگے۔یقیناً ایسی پاکیزہ جگہوں پر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

(حافظ الحدیث نمبر، ص ۵۰)

سماع موتی کے متعلق

اکابر کی چند عبارات بطور نمونہ

(۱) مولانا رشید احمد گنگوہیؒ ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

یہ (سماع موتی کا) مسئلہ عہد صحابہؓ سے مختلف فیہا ہے۔اس کا فیصلہ کوئی نہیں کر سکتا۔

مزید تحریر فرماتے ہیں۔

اموات کے سننے میں علماء کا اختلاف ہے۔بعض کے نزدیک سنتی ہیں بعض کے نزدیک نہیں سنتیں۔(فتاوی رشیدیہ، ص ۲۲۲)

(۲) شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ فرماتے ہیں۔

چونکہ مشائخ دیوبند وسہارنپور جسطرح محدثین اور فقہاء ہیں اسی طرح صوفیاء بھی ہیں اس لیے انہیں ہر طرح کی نباہنی ہے لہذا ان کی رائے یہ ہے کہ ہر وقت تو نہیں سنتے ہاں جب اللہ تعالیٰ سنانا چاہے تو سن لیتے ہیں اور دلیل یہ کہ آیت شریفہ اِنَّکَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی میں اسماع کی نفی ہے سماع کی نہیں۔(تقریر بخاری شریف ص ۳۷ ج ۴)

(۳) حکیم الامت حضرت مولانا **محمد اشرف علی** تھانویؒ (التکشف) میں سماع موتی کے مسئلہ پر کلام فرمانے کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

کہ البتہ عوام کا سا اعتقاد اثبات کہ اس کو حاضر ناظر، متصرف مستقل فی الامور سمجھتے ہیں یہ صریح ضلالت ہے اگر اس کی اصلاح بدون انکار سماع کے نہ ہو سکے تو انکار سماع واجب ہے۔(اشرف التوضیح تقریر اردو مشکوۃ المصابیح، ص ۲۷۰، ج ۱۔از افادات شیخ الحدیث مولانا نذیر احمد صاحبؒ) جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد)

(۴) شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ، ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔(اس فتویٰ پر مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیعؒ کے بھی دستخط ہیں،)

ج ۵: اصل یہ ہے کہ مردوں میں موت کے بعد سننے کی طاقت نہیں ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں تصریح ہے، لیکن جس وقت اللہ تعالیٰ کسی مصلحت کی وجہ سے انہیں کوئی آواز سنانا چاہے تو سنا دیتا ہے، حدیث میں جو جوتیوں کی آواز سننے کا ذکر ہے وہ اسی پر محمول ہے کہ اللہ تعالیٰ عبرت کیلئے اس کو آواز سنا دیتا ہے۔ (فتاویٰ عثمانی، جلد اوّل، ص ۶۲)

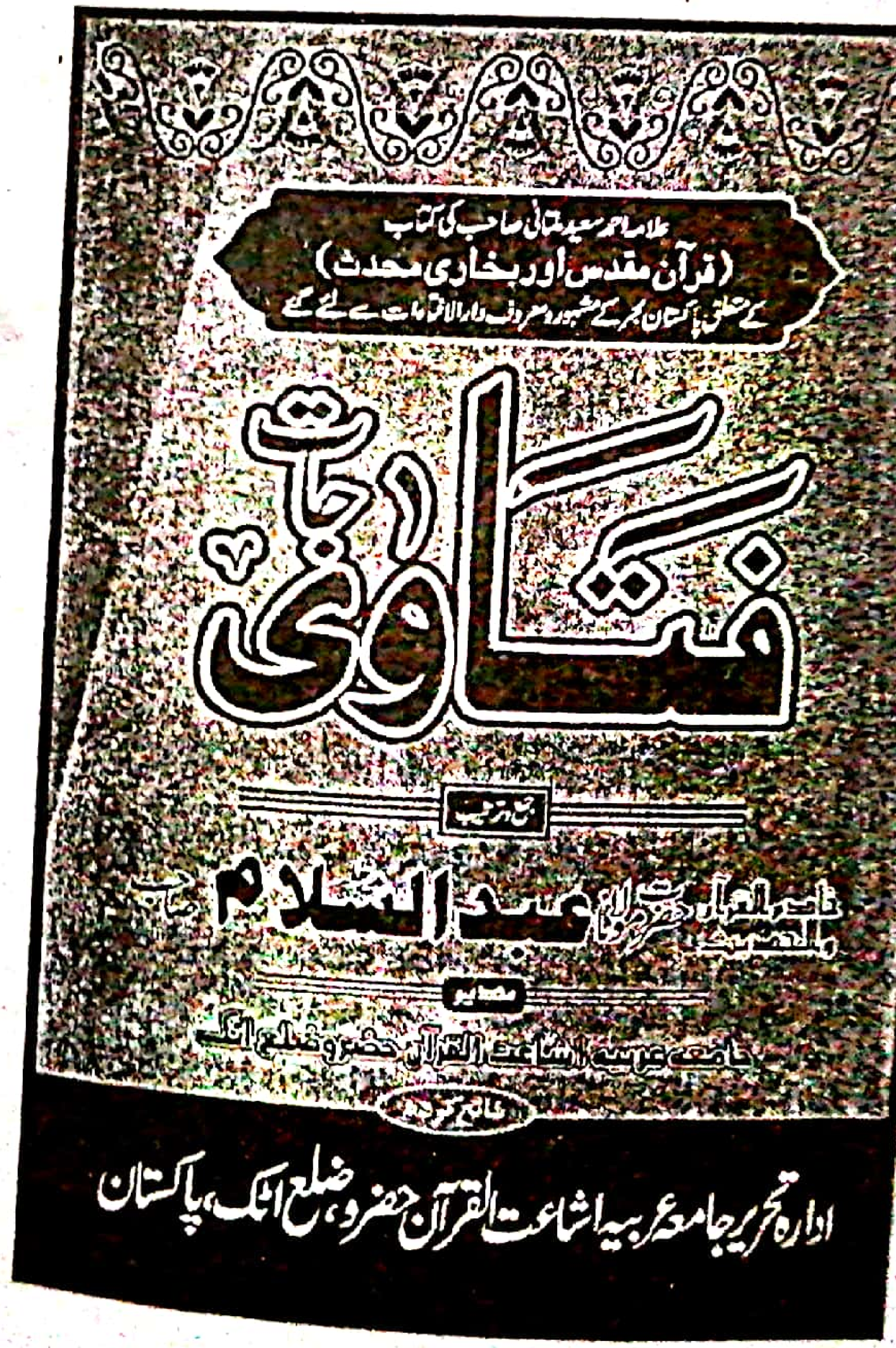

حضرات اساتذہ کرام، تا، موقوف علیہ

بانیان: جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو☆ضلع اٹک

(۱) شیخ الحدیث مولانا عبدالقدیرؒ، مومن پور (التوفی: ۱۴۱۰ھ) تلمیذ امام المحدثین حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیریؒ۔ ھدایہ جلد اول، دوم، سوم، بیضاوی، مشکوٰۃ نخبۃ الفکر

(۲) حضرت مولانا عبدالرؤفؒ، شاہ ڈھیر (التوفی: ۲۲ محرم ۱۴۲۷ھ، ۲۰۰۶ء) تفسیر جلالین، حسّی

(۳) حضرت مولانا غلام ربانیؒ ہزاروی (التوفی ۱۴۱۰ھ) تلمیذ حدیث شیخ المحدثین مولانا عبدالرحمن کیملپوریؒ۔ فصول اکبری، کافیہ، شرح جامی، عبدالغفور، متن متین، تقریر صغرٰی، ایساغوجی، مرقات، شرح تہذیب، قطبی، میر قطبی، سلم العلوم، ملاحسن، میر زاہد، ملاجلال، ھدایہ جلد رابع، سبعہ معلقات، توضیح تلویح، مسلم الثبوت، شرح عقائد، خیالی، میبذی، رسالہ قطبیہ، صدرا، حماسہ

(۴) حضرت مولانا عبدالغنیؒ سواتی (التوفی ۱۴۰۲ھ)۔ قانونچہ صرف، دستور المبتدی، نظم مائۃ عامل، شرح مائۃ عامل، عبدالرسول، ھدایۃ النحو، الفیہ، خلاصہ، نور الایضاح، مختصر القدوری، کنز الدقائق، ضابطہ میراث، سراجی

(۵) حضرت مولانا محمد طیب صاحبؒ سے ایک سال۔ کافیہ و جامی مدرسہ احمد المدارس ہری پور میں پڑھا۔

(۶) حضرت مولانا محمد دینؒ صاحب (التوفی ۱۳۸۶ھ) المعروف بدھو والے بابا سے قاضی حمد اللہ، شمس بازغہ۔

شیخ الحدیث مولانا محمد صابرؒ نے ایک "نصرۃ العلوم گوجرانولہ" میں

(۷) شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم صاحب مدظلہ سے قطبی، میر قطبی، مختصر المعانی،

(۸) حضرت مولانا صوفی عبدالحمیدؒ (التوفی:) سواتی سے، مقامات

(۹) شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدرؒ (التوفی: ۹ جمادی الاولی ۱۴۳۰ھ، ۲۰۰۹ء) سے دس پارے ترجمہ

سند تفسیر القرآن الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قائم شدہ ۱۳۹۱ھ | ۱۹۷۱ء

بانیان: جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو ☆ ضلع اٹک

امام الہند شاہ ولی اللہؒ (المتوفی:۱۱۷۶ھ)

الشاہ عبدالعزیزؒ (المتوفی:۱۲۳۹ھ)

الشیخ الشاہ محمد اسحاقؒ (المتوفی:۱۲۶۲ھ)

الشیخ الشاہ عبدالغنیؒ (المتوفی:۱۲۹۶ھ)

الشیخ مولانا محمد مظہر نانوتویؒ (المتوفی:۱۳۰۲ھ)

الشیخ مولانا رشید احمد گنگوہی (المتوفی:۱۳۲۳ھ)

شیخ المفسرین مولانا حسین علیؒ (المتوفی:۱۳۶۳ھ)

شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ (المتوفی:۱۳۳۹ھ)

شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوریؒ (المتوفی:۱۳۸۱ھ)

حافظ القرآن والحدیث مولانا عبداللہ درخواستیؒ (المتوفی:۱۴۱۵ھ)

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ (المتوفی:۱۴۰۰ھ)

مولانا حکیم محمد جانؒ سموں والے (المتوفی:۱۳۹۹ھ)

حاجی محمد افسر خانؒ
ناظرہ، حامل القرآن

الشیخ عبدالغنی سواتیؒ (المتوفی:۱۳۹۹ھ)

شیخ الحدیث مولانا محمد صابرؒ
بانی: جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو
(المتوفی:۱۴۳۲ھ)

شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام
مہتمم: جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

شیخ الحدیث مولانا محمد امتیاز

سند حدیث نبوی ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قائم شدہ ۱۳۹۱ھ | ۱۹۷۱ء

بانیان: جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو ☆ ضلع اٹک

امام الہند شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ (المتوفی:۱۱۷۶ھ)

الشاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ (المتوفی:۱۲۳۹ھ)

مولانا رشید الدین دہلوی رحمہ اللہ — الشاہ محمد اسحاق رحمہ اللہ (المتوفی:۱۲۶۲ھ) — الشاہ ابو سعید رحمہ اللہ

مولانا عبدالقیوم بڈھانوی رحمہ اللہ — الشاہ عبدالغنی رحمہ اللہ (المتوفی:۱۲۹۶ھ) — مولانا احمد علی سہارنپوری رحمہ اللہ

مولانا مملوک علی رحمہ اللہ

شاہ احمد سعید مجددی رحمہ اللہ

الشیخ مولانا محمد مظہر نانوتوی رحمہ اللہ (المتوفی:۱۳۰۲ھ)

مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمہ اللہ (المتوفی:۱۳۰۲ھ)

مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ

مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ (المتوفی:۱۲۹۷ھ)

شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ (المتوفی:۱۳۳۹ھ)

مولانا عبدالعلی رحمہ اللہ

مولانا خلیل احمد انبہٹوی رحمہ اللہ (المتوفی:۱۳۴۶ھ)

الشیخ مولانا محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ

الشیخ مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ (المتوفی:۱۳۷۷ھ)

مولانا عبداللطیف رحمہ اللہ

الحافظ محمد اسماعیل رحمہ اللہ

شیخ المحدثین مولانا رسول خان رحمہ اللہ (المتوفی:۱۳۹۵ھ)

مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ (المتوفی:۱۴۱۵ھ)

شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ (المتوفی:۱۳۹۴ھ)

الشیخ مولانا عبدالقدیر رحمہ اللہ (المتوفی:۱۴۱۰ھ)

الشیخ مولانا عبیداللہ اشرفی

شیخ الحدیث مولانا محمد صابرؒ
بانی: جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو
(المتوفی:۱۴۳۲ھ)

شیخ الحدیث مولانا عبدالسلام
مہتمم: جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

شیخ الحدیث مولانا محمد امتیاز

Scanned by CamScanner

ادارہ تحریر جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو کی تصنیفی خدمات

شیخ الحدیث مولانا محمد صابرؒ، شیخ الحدیث مولانا عبد السلام صاحب مدظلہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد امتیاز خان صاحب مدظلہ کی تصنیفات

۱) انصاف ۲) تحریک آزادی پاکستان اور مولوی احمد رضا خان

۳) اسلام اور بعض جدید مذاہب باطلہ کا مختصر تعارف

۴) دیوبندی بریلوی اختلاف اور اس کا حل

۵) فاتحہ خلف الامام، از مناظر اسلام حضرت مولانا قاری چن محمد صاحب

۶) صوت الضمیر شرح نحو میر، استاذ الصرف والنحو مولانا فضل داد صاحب

۷) ائمہ ثلاثہ احنافؒ کا دفاع مع آئینہ غیر مقلدیت، مولوی محمد طاہر

۱) دعا بعد الجنازہ کے متعلق تحقیقی چارٹ ۲) نماز کا مسنون طریقہ ۳) تعداد تراویح کے متعلق ایک تحقیقی چارٹ، از مناظر اسلام حضرت مولانا قاری چن محمد صاحب

مکمل علم النحو صرف ایک صفحہ پر نقشہ کی صورت میں

☆ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبد السلام صاحب مدظلہ کا

مکمل دورہ تفسیر

☆ مناظر اسلام حضرت مولانا قاری چن محمد صاحب مدظلہ کے مناظرے اور اکابر علماء دیوبند پر اعتراضات کے جوابات کیسٹ اور سی ڈیز میں دستیاب ہیں۔

علامہ احمد سعید ملتانی صاحب کی کتاب

(قرآن مقدس اور بخاری محدث)

کے متعلق پاکستان بھر کے مشہور و معروف دار الافتاءات سے لئے گئے

فتاویٰ جات

جمع و ترتیب

خادم القرآن والحدیث حضرت مولانا **عبد السلام** مدظلہ صاحب

مدیر

جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو ضلع اٹک

شائع کردہ

ادارہ تحریر جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو، ضلع اٹک، پاکستان

Scanned by CamScanner

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔۔۔فتاویٰ

جمع وترتیب۔۔۔۔۔۔۔۔ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبد السلام

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ادارہ تحریر جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دس ہزار

سن اشاعت۔۔۔۔۔۔۔۔۔2010ء/۱۴۳۱ھ

ملنے کے پتے

۱) مکتبہ حمادیہ، جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو 057.2313181-03005365606
۲) مرکزی جامع مسجد لالہ رخ واہ کینٹ۔
۳) جامعہ تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ، ضلع اٹک
۴) جامعہ اسلامیہ کشمیری روڈ، صدر، راولپنڈی
۵) جامعہ قاسمیہ انوار القرآن نرتوپہ، حضرو
۶) دار العلوم معارف القرآن حسن ابدال
۷) جامعہ صدیقیہ، واہ کینٹ
۸) مدرسہ تحفیظ القرآن، ملہو، ضلع اٹک
۹) جامعہ جواہر العلوم، بروزئی، ضلع اٹک
۱۰) جامعہ اظہار العلوم، غورغشتی، اٹک
۱۱) اسلامی کتب خانہ، تھانہ روڈ حضرو 0301.5051762
۱۲) جامع مسجد الکوثر، F۳، واہ کینٹ
۱۳) مدرسہ عثمانیہ تعلیم القرآن خلگوانی، اٹک
۱۴) مدرسہ عثمانیہ تعلیم القرآن، کامل پور موسیٰ، اٹک
۱۵) مدرسہ خدام الدین، سلیم خان، اٹک
۱۶) مدرسہ تعلیم القرآن، لائق علی چوک، واہ کینٹ
۱۷) مدرسہ فاروقیہ احمد نگر، جی ٹی روڈ، واہ کینٹ
۱۸) مسجد فاروق اعظمؓ، چائنا روڈ، ٹیکسلا
۱۹) جامع مسجد، گڑھی افغاناں، تحصیل ٹیکسلا
۲۰) جامعہ مسجد حنفیہ جدید قبرستان، ڈھوک الٰہی بخش، راولپنڈی

بتعاون مولوی محمد طاہر مدرس جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو
مسجد سید الشہداء امیر حمزہؓ حضرو

علامہ احمد سعید ملتانی صاحب کی کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث''
کیخلاف گوجرانوالہ کے غیر مقلد کی F,I,R کا عکس

ابتدائی اطلاعی رپورٹ نسبت جرم قابل دست اندازی پولیس رپورٹ شدہ زیر دفعہ 154 مجموعہ ضابطہ فوجداری

تھانہ صدر گوجرانوالہ — ضلع گوجرانوالہ — تاریخ ووقت وقوعہ

تاریخ ووقت رپورٹ	بوقت 8:15 بجے رات 11-11-07
نام وسکونت اطلاع دہندہ / مستغیث	محمد عمر صدیق ... 0300-6133578
مختصر کیفیت جرم (معہ دفعہ)	295-A / 298-A
جائے وقوعہ	بجانب ...
کارروائی	... DSP صاحب ...

1840/HC/DO

[illegible]

11-11-2007 — 11:00-12:00

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم: اما بعد

پیش خدمت کتاب "فتاوی جات" بجواب "قرآن مقدس و بخاری محدث" جو تصنیف ہے علامہ احمد سعید خان ملتانی کی جو مرکزی اشاعت التوحید والسنۃ پاکستان کے امیر ہیں۔

(۱) علامہ ملتانی صاحب کی یہ کتاب "بخاری شریف جسے امت اصح الکتب بعد کتاب اللہ البخاری" تسلیم کیا کرتی ہے۔ اسے مشکوک اور بدنام کرنے کی ایک سازش ہے۔ کیونکہ جب صحیح بخاری جیسی کتاب سے اعتماد اٹھ جائے گا تو باقی کتب حدیث کا انکار بھی آسان ہو جائیگا۔

(۲) علامہ ملتانی صاحب نے اپنے نام کے ساتھ اس بدنامی میں شریک کرنے کیلئے برصغیر کی جامع علمی شخصیت مجاہد اسلام، شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان نور اللہ مرقدہٗ کے شاگرد ہونے کا دعویٰ کیا ہے جبکہ واقعہ یہ ہے کہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ جو ایک عالی مرتبت شخصیت تھے اس شاگرد کو کبھی بھی نہ اپنے پروگراموں میں بلایا نہ اشاعت التوحید کے اجلاسوں میں، بلکہ عمر بھر اسے دیکھا تک نہیں۔

(۳) 1980ء میں شیخ القرآنؒ کی وفات ہوئی اسکے بعد مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ نے رضاخانیوں کے خلاف جو علماء دیوبند کی تحریر و تقریر میں تکفیر کرتے ہیں اور گندی زبان استعمال کرتے ہیں۔ شاہ صاحبؒ نے ان کے علاج بالمثل کیلئے اشاعت التوحید میں شامل کیا لیکن جلد ہی اس کی گستاخانہ زبان کی وجہ سے اسے نکال دیا اور علامہ صاحب نے بجائے اصلاح کے چند افراد پر مشتمل "مرکزی اشاعت التوحید والسنۃ" بنالی۔

(۴) انکار حدیث کا فتنہ انگریزوں نے برصغیر میں پیدا کیا اور اس کیلئے جدید تعلیم یافتہ، صاحب قلم ملحدین کی خدمات حاصل کیں۔ کیونکہ عیسائیوں کے پاس نہ تو انجیل ہے نہ عیسیٰ علیہ السلام کے ارشادات۔ ان تمام منکرین حدیث نے علم حدیث جو قرآن کی شرح ہے کو مشکوک بنانے کیلئے درج ذیل اعتراضات کیے۔

۱)۔ یہ احادیث قرآن کے خلاف ہیں۔ ۲)۔ بعض احادیث عقل کے خلاف ہیں۔ ۳)۔ یہ دو سو سال بعد لکھی گئی ہیں۔ ۴)۔ اس کے لکھنے والے عجمی ہیں، لہذا یہ عجمی سازش ہے۔ ۵)۔ حدیث کی وجہ سے امت میں اختلاف ہوا ہے، کوئی رفع یدین کرتا ہے کوئی نہیں وغیرہ۔ ۶)۔ بعض منکرین نے محدثین کے شیوخ پر شیعہ وغیرہ ہونے کے الزامات لگائے،

علامہ احمد سعید خان صاحب ملتانی نے منکرین حدیث کا پہلا اعتراض اپنی کتاب "قرآن مقدس اور بخاری محدث" میں دہرایا، اور بزعم خویش اپنی کجروی سے قرآن کریم اور بخاری کی روایات میں تعارض قائم کیا۔

علامہ ملتانی صاحب نے ،،٥٤ ,اعتراضات بلکہ بہتان امام بخاریؒ کے ذمہ لگائے اور اس طرح انکار حدیث کرنے والوں کی مدد کی ---------۔ علامہ کی یہ کتاب یہودیوں، عیسائیوں، رافضیوں اور پرویزیوں بلکہ تمام غیر مسلموں کیلئے ایک مواد ہے۔

(۵) منکرینِ حدیث نے اور بالخصوص غلام احمد پرویز جوان کا سرغنہ ہے جس نے عمر بھر انکار حدیث اور بہت سی اصولی باتوں کا انکار کیا بہت سی کتابیں اس موضوع پر لکھیں اس کا ماہنامہ "طلوع اسلام" آج بھی جاری ہے۔ لیکن اسکی زبان اور قلم میں یہ بیہودگی اور بازاری زبان نہیں ہے جو علامہ ملتانی صاحب نے اپنی اس کتاب میں اختیار کی ہے۔ بلکہ علامہ ملتانی نے امام بخاریؒ اور انکے شیوخ کو گالیاں دی ہیں، تقریباً ۲۷ بار لعنتی راوی کہا ہے۔

(۶) علامہ ملتانی کی اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد "جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو" میں علماء چھچھ کا ایک خصوصی اجلاس ہوا، جس میں شیخ الحدیث مولانا قاری سعید الرحمٰنؒ، شیخ الحدیث مولانا ظہور الحق مدظلہ، شیخ الحدیث مولانا رشید احمد مدظلہ، شیخ الحدیث مولانا سیف الرحمٰن مدظلہ، استاذ العلماء مولانا اظہار الحق مدظلہ، مولانا قاری چمن محمد صاحب، مولانا عبدالخالق صاحب اور جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو کے اساتذہ نے شرکت کی۔ اجلاس

Scanned by CamScanner

میں طے پایا کہ علامہ ملتانی پر توہین باری تعالیٰ، توہین رسالت، توہین صحابہؓ، توہین محدثین کا مقدمہ کیا جائے۔ چنانچہ راقم التحریر اور مولانا محمود الحسن توحیدی صاحب s-s-p اٹک کو ملے اور انہیں کتاب بھی دی اور خط کشیدہ اقتباسات بھی دیئے انہوں نے پرچہ درج کرنے کا وعدہ بھی کیا لیکن اس سے پہلے گوجرانوالہ کے ایک صاحب نے مولانا ملتانی صاحب کیخلاف F-I-R درج کروائی اور انہیں جیل بھجوادیا۔ اس F-I-R کی نقل ہماری اس کتاب میں شامل ہے۔

علامہ صاحب ایک سال گوجرانوالہ جیل رہے لیکن قانون کی کمزوری کی وجہ سے وہ رہا ہوگئے۔ ان کی رہائی سے بعض ان کے معتقدین ان کو بری سمجھ رہے ہیں ہمیں امید ہے جو صاحب بھی علامہ ملتانی کی کتاب مطالعہ کریں گے وہ کبھی بھی اس کی صفائی نہ دیں گے۔

(۷) عدالتی مقدمہ نہ بننے کے بعد فیصلہ ہوا کہ علامہ صاحب کی کتاب پاکستان بھر کے بڑے بڑے دارالافتاء میں بھیجی جائے اور مفتیان کی آراء لی جائیں۔ الحمدللہ! ملک کے بڑے بڑے مفتی صاحبان کی آراء علامہ ملتانی صاحب کی اس کتاب کے بارے میں آپ اس کتاب میں ملاحظہ فرمالیں گے۔

(۸) علامہ کی کتاب شائع ہونے کے بعد علماء کرام نے دفاع دین کی خاطر ان کے اعتراضات کا جواب دیا۔ ان میں مناظر اہلسنت علامہ دوست محمد قریشیؒ کے صاحبزادے مولانا محمد عمر قریشی مدظلہ کی کتاب ''عادلانہ دفاع'' اور شیخ الحدیث والتفسیر مولانا محمد سرفراز صفدرؒ کے صاحبزادے مولانا عبدالقدوس قارن صاحب نے ''عادلانہ دفاع'' کتاب لکھی، لیکن وہ دونوں کتابیں جامع اور مختصر ہیں، اور تیسری کتاب مولانا مفتی ظفر اقبال صاحب نے ''عادلانہ دفاع'' لکھی، جو جامع مدلّل اور مفصل ہے۔ اس کے مصنف نے علامہ صاحب کی رد دلیل سے کی ہے زبان مہذب اور شریفانہ استعمال کی ہے۔ لیکن اس کتاب میں حضرو کے ایک مصنف صاحب جو خلیفہ مجاز بھی ہیں کا ۳۲ صفحات کا مقدمہ شامل کیا ہے، اور انکے قلم سے

علامہ ملتانی کے اس جرم عظیم میں پوری ''اشاعت التوحید والسنۃ'' کو شریک کیا ہے۔ کاش اس عادلانہ دفاع میں ان خلیفہ صاحب کا بغض و بے انصافی سے بھرا ہوا یہ مقدمہ نہ ہوتا۔

(۹) اشاعت التوحید والسنۃ جماعت امام المفسرین حضرت مولانا حسین علی نور اللہ مرقدہ کے ارشد تلامذہ نے قائم کی، جس کا بنیادی مقصد توحید باری تعالیٰ، سنت رسول اللہ ﷺ کی اشاعت ہے۔ عقیدہ میں شرک اور اعمال میں بدعات کی رد کرنا ہے۔ اور شرک کی ایک بڑی صورت قبر پرستی جو یہود و نصاریٰ سے مسلمانوں میں آئی ہے اسکی رد کرنا ہے۔ اس جماعت کے اکابر نے ان کارناموں کے ساتھ ساتھ اپنے شیخ کا امتیازی کام قرآن عزیز کا درس دینا ہے۔ حضرت مولانا حسین علیؒ کے تلامذہ میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ، شیخ القرآن مولانا محمد طاہر پنج پیریؒ، حافظ القرآن والحدیث مولانا عبداللہ درخواستیؒ، شیخ القرآن مولانا عبدالغنیؒ رحیم یار خان اور انکے تلامذہ نے لاکھوں علماء کو قرآن پاک کی تفسیر پڑھائی۔ علماء دیوبند میں حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے علمی اور اصلاحی کام کیا، حضرت مولانا محمد الیاسؒ نے دعوت وتبلیغ کے ذریعے لاکھوں لوگوں کی زندگیاں اسلام کے مطابق بنائیں، مفتی کفایت اللہ دہلویؒ نے فقہی خدمت کے علاوہ مسلمانوں کو برصغیر میں سیاسی قیادت بھی فراہم کی، شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے انگریز کے خلاف جہاد کیا، مولانا منظور احمد نعمانیؒ نے شیعیت اور رضاخانیت کیخلاف کتابیں لکھیں، اللہ سب اکابر کی خدمات کو قبول فرمائے۔

اشاعت التوحید والسنۃ کے علماء نے قرآن کی تفسیر پڑھائی، قرآن کا موضوع ''مسئلہ الہ'' سمجھایا اور رضاخانیت جسکی بنیاد ہی علماء دیوبند کو گستاخ کہنا اور انکی تکفیر کرنا ہے ان کا ہر محاذ پر مقابلہ کیا اور علماء دیوبند پر انکی طرف سے لگائے گئے بہتانوں کی صفائی دی۔ اشاعت التوحید والسنۃ کے اکابر میں علمی اور اصلاحی کام شیخ الحدیث والتفسیر مولانا قاضی شمس الدینؒ، شیخ الحدیث والتفسیر مولانا قاضی نور محمدؒ جو والد گرامی ہیں شیخ الحدیث مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب مدظلہ کے انہوں نے تدریسی اور تصنیفی خدمات سرانجام دیں اور شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانؒ نے

Scanned by CamScanner

ہزاروں علماء کو قرآن پڑھایا اور مسئلہ الٰہ سمجھایا اور ہر باطل کیخلاف بڑی جرأت اور دلیری سے کام کیا۔ قادیانیت کیخلاف، پرویزیت کیخلاف، مودودیت کیخلاف، غیر مقلدیت اور رضاخانیت کیخلاف شیخ القرآنؒ کے کارنامے کسی بھی انصاف پسند سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ حکومت وقت کے ہر بُرے کام کے خلاف شیخ القرآنؒ نے آواز اٹھائی۔ ایک وقت میں ایک شخص بہترین مدرس، بہترین مفسر قرآن اور امت میں پہلے "شیخ القرآن" کا لقب پانے والا، ہر باطل کے خلاف للکار اتنی جامع صفات بہت کم علماءِ کرام میں پائی جاتی ہیں۔

عبدالسلام

خادم جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

۱۱ رجب المرجب ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۳ جون ۲۰۱۰ء

بسم الله الرحمن الرحيم

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

علامہ احمد سعید خان ملتانی کی کتاب ،، قرآن مقدس اور بخاری محدث ،، کے چند اقتباسات ارسال خدمت ہیں، اصل کتاب بھی ارسال ہے، آپ سے درخواست ہے کہ اس مصنف کا اور اسکے نظریات رکھنے والے کا اسلام میں کیا حکم ہے؟

قرآن وسنت کی روشنی میں جواب ارشاد فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

فقط، والسلام

المستفتی

عبدالسلام

(خادم جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو ضلع اٹک)

۲۸ شوال ۱۴۲۸ھ بمطابق ۱۰ نومبر ۲۰۰۷ء

توھین رسول اکرم ﷺ

۱) آپ ﷺ پر شیطانی کلام کا اتنا اثر ہوا کہ آپ ﷺ خیال کے مریض بن گئے۔ الخ (ص:۱۷)

(۲) اللہ کریم سے باغیانہ سفارش، (ص:۲۶)

(۳) خواہ وہ (پیشاب) نبی اللہ کا کیوں نہ ہو پلید ہی رہے گا، (ص:۳۵)

(۴) آپ ﷺ کا جنسی کھیل کھیلنا نابالغ لڑکیوں کے ساتھ (ص:۵۷)

(۵) امام بخاریؒ بار بار رسول اللہ ﷺ سے کفر کی تیاری کرواتے رہے، (ص:۱۴)

(۶) آپ ﷺ نے اپنے اصحابؓ کو شہوت رانی اور چھپی یاری کیلئے زنا کی اجازت دے دی، (ص:۳۰)

توھین صحابہ کرامؓ

خالی چبکارے مارتے رہے، (ص:۱۰۴)

توھین امام بخاریؒ

(۱) امام بخاریؒ کا ابراہیمؑ اور حضور ﷺ پر جھوٹ، (ص:۴۹)

(۲) امام بخاری کا کفریہ نظریہ صحابیؓ کے ذمہ لگانا، (ص:۵۲،۵۳)

(۳) امام بخاری نے خلیلؑ کو جھوٹ بولنے والا بنایا، (ص:۶۲)

(۴) صحابہ کرامؓ کو بدنام کرنیکی سعی نامراد کی، (ص:۶۶)

۵) امام بخاری کا بذریعہ ابوحازم آپ ﷺ پر عیاش عورت سے نکاح کی کوشش ثابت کرنا، (ص:۶۹)

(۶) پرزور تعصب کا انگ، (ص:۹۳)

(۷) امام بخاریؒ کی خیانت، (ص:۹۶)

(۸) سوال جواب کا اُڑانا، (ص:۹۸)

(۹) امام بخاریؒ پر تحریف قرآن پاک کا الزام، (ص:۹۹،۱۱۳)

(۱۰) اخباری آدمی، (ص:۱۰۱)

(۱۱) قرآن پاک کی عبارت سے سخت بے اعتنائی، (ص:۱۰۶)

(۱۲) امام بخاری پر ,,عقیدہ بدا,, کا الزام، (ص:۱۰۷)

(۱۳) قرآن مقدس کی نصوص کی کوئی پرواہ نہیں کی، (ص:۱۰۸)

توھین محدثین

(۱) اس کو اصح الکتب کہنا سینہ زوری ہے، (ص:۴)

(۲) کتاب میں لعنتی راویوں کی بھرمار ہے، (ص:۵،۹،۱۰،۱۰۲)

(۳) زہری جیسے کینہ ور، (ص:۶،۱۵،۱۷،۲۳)

(۴) وہ اپنی منافقانہ روش کے ساتھ آپ کو ساتھ نظر آئے (یعنی محدثین) (ص:۷)

(۵) امام زہری کو بکواسی لکھا، (ص:۱۴) پھکڑ باز، (ص:۳۴)

(۶) دونوں (زہری اور بخاری) نے ملکر آپ ﷺ سے کئی بار کفر کی تیاری کروائی، (ص:۱۴)

(۷) قرآن فہمی سے کورے اور بدباطن، (ص:۱۱۴)

(۸) نہ سیرت نبویہ ﷺ کا پاس نہ صحابہ کرامؓ کی پاک طینت کا، (ص:۲۷)

(۹) بے حیاء راوی، (ص:۳۱)

(۱۰) بے حیاء ابوحازم راوی کی بکواس (ص:۳۳،۶۹) افسانہ گو (ص:۱۰۳)

(۱۱) صحابہ کرامؓ کی حیثیت عرضیہ داغ دار کرنے والے (ص:۳۸)

(۱۲) محدثین نے صحابہ کرامؓ کو بدعتی کہا (ص:۵۱)

(۱۳) قرآن پاک کو ثانوی حیثیت بھی نہیں دیتے (ص:۶۲)

(۱۴) (انکے ہاں) صحابہ کرامؓ کی جماعت (معاذ اللہ) مرتد ہوکر پیش ہونا (ص:۷۵)

(۱۵) پھکڑ باز رفض نواز راوی (ص:۷۵)

(۱۶) زہری شیعوں میں شیعہ اور سنیوں میں اہلسنت (ص:۷۹)

(۱۷) کسی یہودی النسل کا بتلایا (ص:۸۱)

(۱۸) امام بخاری کا متعصب لکھا (ص:۲)

(۱۹) امام بخاری کے بارے میں کہا کہ حضور ﷺ کیلئے اہانت کے فقرے کہے اور صحابہ کرام پر بہتان لگائے (ص:۳)

(۲۰) اسکی کتاب کو اصح الکتب کہنا سینہ زوری ہے (اس میں تمام محدثین کی توہین ہے) (ص:۴)

(۲۱) امام بخاری نے قرآن پاک کی نص قطعی کے خلاف روایت کی ہے (ص:۱۱)

(۲۲) امام بخاری قرآنی بصیرت سے خالی تھے (ص:۱۲،۱۸)

(۲۳) امام بخاری کو خدا کی توہین کرنے کا الزام دیا اور انکے ذمہ عقیدہ حلول لگایا (ص:۱۹)

(۲۴) قرآن مقدس کے خلاف کتنے ریماکس ہیں (ص:۳)

(۲۵) امام بخاری پر شرک وکفر وجھوٹ کا الزام (ص:۲۱)

(۲۶) اپنی ماں حواء کو خائن اور بدنام کہہ گئے (ص:۲۳)

Scanned by CamScanner

(۲۷) رسول اللہ ﷺ کے ذمے قرآن پاک کی صریح مخالفت (ص:۳۰)

(۲۸) امام زہری پر امام بخاری عاشق (ص:۳۴)

(۲۹) بخاری کی شیعہ نوازی (ص:۳۸) (۳۰) صحابہ کے متھے جھوٹ لگایا (ص:۳۹)

(۳۱) امام بخاری پر الزام کی وہ جنبی کیلئے قرأت قرآن کے قائل (ص:۴۲)

(۳۲) نہ قرآن کا پاس نہ اللہ تعالی کے معصوم کی سیرت کا پاس نہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کی سیرت کا پاس (ص:۴۴)

،،علامہ احمد سعید خان ملتانی،، نے لکھا ہے کہ

یا یہ عقیدہ کہ انبیاء یا خصوصا نبی کریم ﷺ ہر وقت ہر پڑھنے والے کا درود وسلام سنتے ہیں خواہ دور سے ہو یا عند القبر تو ایسا عقیدہ رکھنے والے نے شرک فی السمع کا ارتکاب کیا ہے اور قرآن کریم کی نصوص قطعیہ کا انکار کیا ہے لہذا ایسا شخص کافر اور مشرک ہے۔ (ص:۱۱۸)

اس کتاب میں علامہ احمد سعید خان نے اپنے نام کے ساتھ شاگرد شیخ القرآن لکھا ہے جبکہ پوری زندگی شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان ؒ نے شاگردی کے اس دعوے دار کو کسی جلسہ، اجلاس، کبھی کسی غمی وشادی میں نہیں بلایا اور نہ ہی یہ شاگرد کبھی ملا، جبکہ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان ؒ سماع موتی کے مسئلہ میں تکفیر نہیں کی اور صاف لکھا کہ یہ مسئلہ اعتقاد ضروریہ میں سے نہیں جس کی نفی یا اثبات پر کفر واسلام کا مدار ہے، دونوں جماعتوں کے پاس دلائل ہیں جو علماء سماع موتی کی نفی کرتے ہیں ان کا استدلال ظواہر قرآن اور احادیث پر ہے جبکہ قائلین سماع موتی بھی صحیح احادیث سے استدلال کرتے ہیں (تفسیر جواہر القرآن: ج دوم، ص۹۰۲، سورۃ الروم)

ایسے نظریات رکھنے والے اور ایسی کتاب لکھنے والے کا شرعی طور پر کیا حکم ہے؟ جواب ارشاد فرمائیں،

السائل

عبدالسلام

خادم جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو ضلع اٹک

۲۸ شوال المکرم ۱۴۲۸ھ بمطابق 10 نومبر 2007ء

شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد زرولی خان صاحب کراچی

محترم ومکرم حضرت مولانا عبدالسلام صاحب دامت برکاتہم وزیدت عنایتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دشمن دین کی کتاب جناب والا کے توسط سے ملی مطالعہ جاری ہے اللہ تعالی ان اعداء دین اور عناصر خبیثہ کے شر اور مفاسد سے دین اسلام اور مسلمانوں کو محفوظ فرمائے یہ فتنہ انکار حدیث ہی کے لوگ ہیں جو مختلف شکلوں میں نظر آتے ہیں۔

؎ بہر رنگ کہ خواہی جامہ پوشی   من انداز قدت را می شناسم

اللہ تعالی حضرت والا کی عمر، علم، صحت وعافیت بمع ادارہ توحید وسنت کے سرچشمے ابدالآباد تک سلامت اور جاری وساری رکھیں۔ حضرت اقدس الشیخ مولانا عبدالغنی ؒ کے مرقد مبارک پر اوائل شوال میں دو تین مرتبہ آنا جانا ہوا لیکن وقت غیر موزوں ہونے کی وجہ سے آپ سے ملنے کی سعادت سے محروم رہا۔ اب تو علاقہ چھچھ کے بچے کھچے خیر و رشد اور سمرقند وبخارا کے اطوار علم کے مناسب آنجناب ہی ہیں، اللہ تعالی تادیر سلامت رکھے اور منہج اعتدال اہل حق مسلک دیوبند جو حقیقی توحید وسنت کا ترجمان ہے پر حیات وممات مداوم رکھیں، آمین

؎ اپنوں کے نقش قدم پر ہو میرا جینا مرنا   ویرحم اللہ عبد اقال آمینا

اب کی حاضری پر پہلے سے اطلاع عرض کروں گا، آپ کے جود وکرم سے بھی توقع ہے کہ بآسانی ملاقات کا موقع عطا فرمائیں گے۔ جامعہ کے جملہ اساتذہ اور طلباء اور حضرت والا کی آل واولاد، اور خدام مخلصین کو سلام مسنون ارشاد فرمادیں۔

والسلام

خادم علم الفقیر: محمد زرولی خان عفا اللہ عنہ

۱۲ ذوالقعدہ ۱۴۲۸ھ بمطابق 22-11-2007

Scanned by CamScanner

شیخ الحدیث مفتی **غلام الرحمن صاحب** ، جامعہ عثمانیہ پشاور

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

،،قرآن مقدس اور بخاری محدث،، نامی کتابچہ دیکھنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف کسی ایسے خودساختہ نظریہ کا داعی ہے جو امام بخاریؒ کی کسی روایت کی وجہ ناکامی کا شکار ہو رہا ہے جس کی وجہ سے وہ بخاری کے بارے میں جمہور امت کی متفقہ رائے سے انحراف کرکے انفرادیت کے میدان میں حیران وپریشان ہو کر امام بخاریؒ پر سب وشتم کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں۔ موصوف جن خرافات کا سہارا لے رہے ہیں یہ کوئی نئی باتیں نہیں بلکہ منکرینِ حدیث کے دجل وتلبیس کی وہ کہانی ہے جس پر فتنہ انکار حدیث کی خودساختہ عمارت کھڑی ہے۔ منکرینِ حدیث کبار محدثین اور صحابہ کرامؓ کی عظمت سے انکار کرکے ان پر سب وشتم کراکے لوگوں کو احادیث سے بدظن کرانے کی مذموم کوشش کررہے ہیں۔

زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے اگر آج وہ امام بخاریؒ اور امام زہریؒ پر سب وشتم کرکے لوگوں کو ،،اصح الکتب بعد کتاب اللہ،، سے بدظن کرارہے ہیں تو وہ وقت دور نہیں کہ موصوف حدیث سے انکار کرکے صرف قرآن پر اکتفاء کی دعوت کا علمبردار بن کر منکرینِ حدیث کا نمک حلال وکیل بن سکتا ہے۔ ایسے خودساختہ نظریات سے امت کی وحدت کا شیرازہ بکھر سکتا ہے اسلئے ایسے لوگوں سے اجتناب کیا جائے۔ **واللہ اعلم**

غلام الرحمن

رئیس دارالافتاء جامعہ عثمانیہ

16-1-2008

جامعہ اسلامیہ صدر راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب: صورت مسئولہ میں کتاب ،،قرآن مقدس اور بخاری محدث،، تصنیف علامہ احمد سعید خان ملتانی صاحب کی بیشتر عبارات انتہائی غلط، گستاخانہ، فاسقانہ، اور غیر محتاط ہیں۔ مثلا بطور نمونہ کچھ عبارات مندرجہ ذیل ہیں۔

۔ امام بخاری کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ قرآن کا لفظ ،،یشنون،، ہے نہ کہ ،،یشنونی،، ہے۔ اور امام بخاری کے ہاتھ کیا آیا سوائے اسکے کہ قرآن فہمی کی راہ میں رکاوٹ کا دروازہ کھول دیا۔ صفحہ ۱۱۳

۔ امام بخاری روایت کے پرستار تھے قرآنی بصیرت سے خالی آدمی۔ صفحہ ۱۲

۔ لیکن داد دیجئے امام بخاری کی قرآن دانی کی کہ وہ اپنی صحیح میں ابوحازم اشجعی اور اس جیسے افسانہ گو راویوں پر اعتماد کرکے بےلگان ایک قصہ کو آیت کے ایک ٹکڑے ،،**ویؤثرون علی انفسھم**،، کا شان نزول قرار دیتے ہیں قرآن کا پس وپیش دیکھے سوچے بغیر روایت پذیری کا وطیرہ ہی پورا کرتے ہیں۔ صفحہ ۱۰۴

۔ لیکن اخباری آدمی کا مطمح نظر چونکہ روایات جمع کرنا ہوتا ہے قرآن پاک کی بصیرت حاصل کرنا انکا شغل نہیں ہوتا اس لئے امام بخاری نے بڑے وثوق کے ساتھ ایک روایت درج کتاب کرکے قرآن کے صریح خلاف عدی بن ثابت کٹر رافضی پر اعتماد کرلیا۔ صفحہ ۱۰۱ ، ۱۰۲

۔ امام بخاری کی ذہانت یا بھول چوک۔ صفحہ ۹۶

۔ کافروں کا قدیم زمانہ سے پیشہ چلا آرہا ہے پڑھنے والا اپنا فریضہ ادا کررہا ہو اور پڑھ رہا ہو خواہ تبلیغ کیلئے خواہ عبادت کیلئے تو کافر چونکہ قرآن کی آواز سننا نہیں چاہتا لہذا اس کے عین مقابلہ میں نعت خوانی، دوہڑا بازی شروع کردیگا یا قال قال رسول اللہ کی مچ مچا دیگا یا کسی گویے کو تلاوت قرآن شروع کروادیگا۔ صفحہ ۸۷

۔ زہری راوی نے بخاری کو اتنے اعتماد میں لے رکھا تھا کہ بخاری صاحب کو صحابہؓ کی

Scanned by CamScanner

حیثیت عرفی قرآن سے معلوم کرنے کا موقعہ ہی نہ مل سکا۔ صفحہ ٦٧

۔ بخاری صاحب اپنی روایت کے ذریعے آپ ﷺ کا نابالغ لڑکیوں سے جنسی کھیل کھیلنا ثابت کرتے ہیں۔ صفحہ ۵٧

۔ کیا اتنا بڑا مغالطہ بخاری کو کسی شئ کے نشہ کی وجہ سے ہوا؟ کیا ایسے فعل بد کو ذکر کرنیوالے رواۃ لعنتی نہ ہونگے۔ صفحہ ۵۳

مذکورہ بالا عبارت کہنے، لکھنے اور صحیح سمجھنے والے پر دائرہ ایمان سے خارج ہونے کا اندیشہ ہے اوران کا نکاح ٹوٹ جانے کا بھی خطرہ ہے۔ دوبارہ تجدید ایمان ونکاح کرنا پڑیگا۔ اور ایسے آدمی کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے۔ اسلئے کہ کسی عالم دین کی اس کے علم کی وجہ سے تحقیر کرنا مقصود ہو تو فقہاء کرام نے ایسے شخص پر کفر وارتداد کا فتوی دیا ہے۔ (حقانیہ، ص ۱۴۳، ج ۱)

اور کتاب ،، قرآن مقدس اور بخاری محدث ,, میں شدید تنقید وتنقیص اور تحقیر کی گئی ہے اور بخاری شریف اہل السنّت والجماعت کے ہاں ،، اصح الکتب بعد کتاب اللہ ,, ہے اور حدیث کا ایک مستند ذخیرہ ہونے کی وجہ سے دین اور شریعت کیلئے ایک اہم بنیاد ہے اس لئے اسکی ایسی تحقیر وتنقیص فسق وگمراہی کہلائے گی اور کفر کا بھی خوف ہے۔ لقوله عليه السلام سباب المسلم فسوق وقتاله كفر (ترمذی، ص ۱۹، ج ۲)

قال العلامة طاهر بن عبدالرشيد البخاری :من ابغض عالما من غير سبب ظاهر خيف عليه الكفر (خلاصة الفتاوی، ص ۳۸۸، ج ۴)

قال العلامة ملا علی قاریؒ : ومن قال يا كافر فسكت المخاطب كان الفقيه ابوبكر البلخیؒ يقول يكفر هذا القاذف ای الشاتم (شرح الفقه الاكبر، ص ۱۸۱)

قال العلامة ابن عابدين: قلت ويظهر من هذا ان ماكان دليل الاستخفاف يكفر به وان لم يقصد الاستخفاف (رد المختار، باب المرتد، ص ۲۲۲، ج ۲)

عن ابن عمرؓ قال قال رسول الله ﷺ ايما رجل قال لاخيه كافر فقد باء بها

احدهما (متفق عليه) عن ابی ذرؓ قال قال رسول الله ﷺ لايرمی رجل رجلا بالفسوق ولايرميه بالكفر الاارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذا. (متفق عليه)

لہذا مذکورہ کتاب کے مصنف ان حوالہ جات کی رو سے کم از کم ضال ومضل تو ہیں ہی اور کفر کا بھی خوف ہے۔ ان پر ایمان اور نکاح کی تجدید لازم ہے اور توبہ بھی ضروری ہے۔ اور ایسے شخص کی امامت بھی جائز نہیں ہے۔

فقط والله تعالى اعلم

حررہ: محمد آفتاب عاصم
(رفیق دارالافتاء جامعہ اسلامیہ صدر راولپنڈی)
۲۸-۱۱-۱۴۲۸ھ۔ اتوار

الجواب الصحیح
محمد اسماعیل طورو

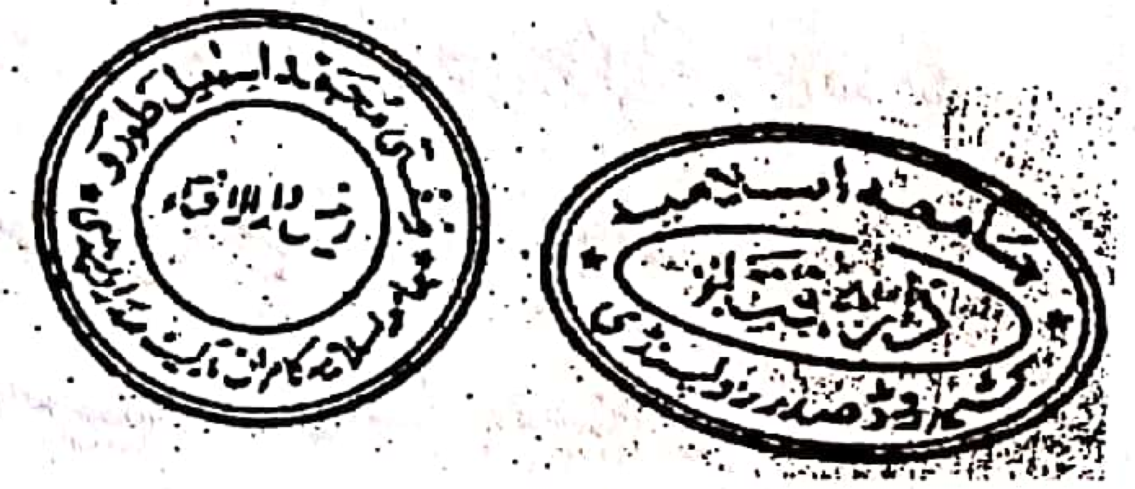

دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی

الجواب حامدًا ومصلیاً

استفتاء اور اس کے ساتھ ارسال کردہ رسالہ "قرآن مقدس اور بخاری محدث" کا بغور مطالعہ کیا اور متعلقہ حوالہ جات اور خط کشیدہ عبارات بھی ملاحظ کیں۔ استفتاء میں درج اقتباسات و حوالہ جات کی رو سے اس رسالہ میں صاحبِ رسالہ نے چار قسم کی توہینوں کا ارتکاب کیا ہے۔

(1) توہین رسول ﷺ (2) توہین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین (3) توہین امام بخاری

Scanned by CamScanner

رحمۃ اللہ علیہ (4) توھین محدثین عظام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

ان چار باتوں میں سے آخری دو قسم کی باتیں یعنی "توہین امام بخاریؒ اور توہین محدثین" اس رسالہ میں بلاشبہ موجود ہیں۔

صاحب رسالہ نے امام بخاری، امام زہری، ابو حاتم وغیرہ رواۃ اور محدثین رحمہم اللہ پر بڑے الزامات لگائے ہیں، ان کی توہین وتذلیل اور گستاخی کی ہے، ان کو لعنتی، کذاب، خائن، بے حیاء اور بدباطن تک کہا ہے۔

اس کے علاوہ صاحب رسالہ نے صحیح بخاری سے جو قابل اعتراض روایات نقل کی ہیں وہ مجموعی طور پر تمام دوسری کتب حدیث میں بھی موجود ہیں اس لئے گویا کہ جو الزامات امام بخاری رحمہ اللہ پر لگائے ہیں وہ دوسرے محدثین رحمہم اللہ، مؤلفین صحاح ستہ سب پر لگتے ہیں اور صاحب رسالہ نے وہی اعتراضات دہرائے ہیں جو کہ منکرین حدیث کافی عرصہ سے دہراتے پھرتے ہیں بلکہ صاحب رسالہ اس اعتبار سے منکرین حدیث سے بھی آگے بڑھ گئے کہ منکرین حدیث امام بخاری اور دوسرے محدثین کے بارے ایسے گستاخانہ اور توہین آمیز الفاظ اختیار نہیں کرتے جو کہ صاحب رسالہ نے اختیار کئے ہیں۔

لہٰذا مذکورہ الزامات اور امام بخاریؒ سمیت تمام محدثین کو مجروح اور راویوں کو ملعون کہنے کی وجہ سے صاحب رسالہ فاسق و فاجر ہے، ضال ومضل ہے۔ اس کا علماء دیوبند اور اہل السنّت و الجماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے، تمام مسلمانوں پر بالعموم اور علماء کرام پر بالخصوص ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ صاحب رسالہ کے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کر کے قانونی کاروائی کرائیں، مذکورہ رسالہ پر پابندی لگوا کر ضبط کروائیں اور اس کی طباعت واشاعت ممنوع قرار دیں، عوام الناس کیلئے اس رسالہ کا مطالعہ کرنا صحیح نہیں ہے، موجب ضلالت ہے، عوام کو اس سے احتراز کرنا ہے۔

البتہ جہاں تک پہلی دو باتوں کا تعلق ہے یعنی توہین رسول اکرم ﷺ اور توہین صحابہ کرامؓ تو

مذکورہ رسالہ میں ایسی باتیں موجود ہیں اور استفتاء میں درج حوالے بھی درست ہیں لیکن صاحب رسالہ نے خود ان کا ارتکاب نہیں کیا بلکہ یہ کہا ہے کہ صحیح بخاری کی روایات سے یہ یہ باتیں ثابت ہوتی ہیں، گویا کہ امام بخاری وغیرہ حضرات کے خلاف ان باتوں کا دعوی کیا ہے۔

اگرچہ صحیح بخاری کی روایات سے یہ مفہوم نکالنا بالکل غلط ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ پر بہتان و الزام ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ صاحب رسالہ نے نبی علیہ السلام اور صحابہ کرامؓ کی توہین کی ہے، ہاں صاحب رسالہ نے ان روایات کے مفاہیم اور نتائج کی ہولناکی ظاہر کرنے کیلئے جن الفاظ کا انتخاب کیا ہے اور جو جملے لکھے ہیں وہ بلاشبہ غیر مہذب اور سوقیانہ زبان کے الفاظ ہیں، انتہائی بدسلیقی اور بے ادبی پر مبنی ہیں۔

اس رسالہ کے آخر میں نبی علیہ السلام کے دور یا نزدیک سے سماع کے قائلین کو جو مشرک اور کافر لکھا ہے، یہ بھی انتہائی درجہ کی جسارت اور غلط اقدام ہے، حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ کا اس بارے میں وہی موقف ہے جو استفتاء میں تفسیر جواہر القرآن (902/2) سورۃ الروم، کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے، کہ مسئلہ سماع موتی ضروریاتِ دین میں سے نہیں ہے، اور سماع کے قائلین کی تکفیر جائز نہیں ہے۔ تکفیر کا معاملہ انتہائی سنگین ہے، اس کے بارے میں معتدل اور محتاط طرزِ عمل اپنانا ضروری ہے۔

فی مشکوۃ المصابیح باب حفظ اللسان و الغیبه و الشتم ،عن ابن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله ﷺ ایما رجل قال لا خیه کافر فقد باء بها احد هما (متفق علیه) وفیها ایضا عن ابی ذر قال قال رسول الله ﷺ لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الاارتدت الیه ان لم یکن صاحبه کذلک (رواه البخاری) وفیها ایضا و عنه قال قال رسول الله ﷺ من دعارجلا بالکفر اوقال عدو الله ولیس کذلک الا حار علیه (متفق علیه)

وفی المرقاۃ (۱۳۷/۹) قال النووی: هذا الحدیث مماعده بعض العلماء

من المشكلات من حيث ان ظاهره غير مراد و ذلك ان مذهب اهل الحق انه لايكفر المسلم بالمعاصى. كالقتل والزنا و قوله لا خيه كافر من غير اعتقاد بطلان دين الاسلام و اذ تقررماذ كرناه فقيل فى تاويل الحديث اوجه..... وقال الطيبى: وفى اكثر الوجوه احد هما محمول على القائل الخ

فى شرح الفقه الاكبر للقارى رحمه الله (ص ١٦٥) من انكر الاخبار المتواترة فى الشريعة كفر، مثل حرمة لبس الحرير على الرجال..... ثم اعلم انه اراد بالتواتر ههنا التواتر المعنوى لا اللفظى لعدم ثبوت تحريم لبس الحرير.... ... اومشهور فمن انكره كفر عند الكل الاعيسٰى بن ابان فان عنده يضلل ولايكفر وهو الصحيح او خبر الواحد وهو ان يرويه واحد عن واحد فلا يكفر جاحده غير انه يأثم بترك القبول اذا كان صحيحا او حسنا الخ

وفيه ايضاً(ص: ١٧٣) من ابغض عالما من غير سبب ظاهر خيف عليه الكفر، قلت: الظاهر انه يكفر لانه اذا ابغض العالم من غير سبب دنيوى او اخروى فيكون بغضه لعلم الشريعة ولا شك فى كفر من انكره، فضلا عمن ابغضه.

و مثله فى الهندية (٢/٢٨٦) كتاب البر،و (٢/٢٩١) فى الدر المختار (٢٢٣/۴) والكفر لغة: الستر و شرعاً تكذيبه ﷺ فى شيىء مما جاء به من الدين ضرورة و الفاظه تعرف فى الفتاوىٰ ، بل افردت بالتاليف مع انه لا يفتى بالكفر بشىء منها الا فيما اتفق المشائخ عليه كما سيجئ، قال فى البحر: وقد الزمت نفسى ان لا افتى بشئى منها.

وفى الشامية تحته: (قوله قال فى البحر الخ) سبب ذماهے ماذكره قبله بقوله : وفى جامع الفصولين، روى الطحاوى عن اصحابنا لا يخرج الرجل من الايمان الاجحودما ادخله فيه ثم ما تيقن انه ردة بحكم بها ومايشك انه

ردة لا يحكم بها اذالا سلام الثابت لا يزول بالشك مع ان الاسلام يعلو و ينبغى للعالم اذارفع اليه هذا ان لا يبادر بتكفيراهل الا سلام مع انه يقضى بصحة اسلام المكره.

اقول: قدمت هذا ليصير ميزانا فيما نقلته فى هذا الفصل من المسائل ، فانه قد ذكر فى بعضها انه كفر مع انه لايكفر على قياس هذه المقدمة فليتأمل اه مافى جامع الفصولين، وفى الفتاوى الصغرى : الكفر شيئ عظيم فلا اجعل المؤمن كافرامتى وجدت رواية انه لايكفر اه وفى الخلاصة وغيرها: اذا كان فى المسئلة وجوه توجب التكفير ووجه و احد يمنعه فعلى المفتى ان يميل الى الوجه الذى يمنع التكفير تحسينا للظن بالمسلم،زاد. فى البزازية الااذاصرح بارادة موجب الكفر فلاينفعه التأويل وفى التتارخانية: لايكفر بالمحتمل، لان الكفر نهاية فى العقوبة فيستدعى نهاية فى الجناية و مع الاحتمال لا نهاية اه

والذى تحرر انه لا يفتى بكفر مسلم امكن حمل كلامه على محمل حسن اوكان فى كفره اختلاف ولو رواية ضعيفة فعلى هذا فاكثر الفاظ التكفير المذكور، لا يفتى بالتكفير فيها و لقد الزمت نفسى ان لا افتى بشئ منها اه كلام البحر باختصارله

فقط۔ واللہ اعلم

بندہ ضیاء الرحمٰن عفی عنہ
دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی
١٤٢٩/١/٢٧ھ

الجواب صحيح

رياض محمد
دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی
١٤٢٨/١١/١۵ھ

الجواب صحیح
بندہ ضیاء الرحمٰن عفی عنہ
دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی
٢٧/١/١٤٢٩ھ

بریاض محمد
دارالافتاء تعلیم القرآن راولپنڈی
١۵/١١/١٤٢٨ھ

جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک

والجواب وباللہ التوفیق

اہل السنۃ والجماعت کے عقیدے کے مطابق تمام انبیاء کرامؑ اور خصوصاً امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی توہین کفر ہے۔

لما قال العلامة ابن البزاز و لوعاب نبيا كفر....... وقيل قال ان آدم عليه السلام نسج الكرباس فقال نحن اذن اولاد الحائك يكفر (الفتاوى البزازيه على هامش الهنديه، ص ۳۶۷، ج ۶) بشرطیکہ کے الفاظ واضح اور اس میں تاویل کا احتمال نہ ہو اور اگر ان الفاظ میں توہین کے احتمال کے ساتھ دوسرے احتمالات بھی موجود ہوں اور قائل توہین والے احتمال کو واضح نہ کرے تو پھر کفر کا فتوی نہیں لگایا جائے گا۔ فقہاء کرام نے کفر کے فتوی میں احتیاط سے کام لینے کی تصریح کی ہے وفى الفتاوى الصغرىٰ وفى الخلاصة وغيرها، اذا كان فى المسئلة وجوه توجب التكفير ووجه واحد يمنعه فعلى المفتى ان حيل الى الوجه الذى يمنع التكفير تحسينا للظن بالمسلم زاد فى البزازية الااذاصرح بالارادة موجب الكفرفلا ينفعه التاويل و فى التتارخانية لايكفر بالمحتمل لان الكفرنهاية العقوبة فيستدعى نهاية فى الجناية، مع الاحتمال لانهاية والذى انه لايفتى بكفرمسلم امكن حمل كلامه على محمل حسن اوكان فى كفره اختلاف ولورواية ضعيفة الخ (شامى، ص ۲۲۴)

البتہ احتیاطاً اس شخص کو تجدید ایمان اور تجدید نکاح کرنا چاہیئے جیسا کہ علامہ محمد آمین بن عابدین نے اپنے مشہور، ،فتاوی شامی،، میں لکھا ہے۔

وفى شرح الوهبانيه مايكون كفراً اتفاقاً يبطل العمل والنكاح واولادهٔ اولاد زنا ومافيه خلاف يؤمر بالاستغفار والتوبه و تجديد النكاح قال والتوبه اى تجديد الاسلام قوله وتجديد النكاح اى احتياطاً وقوله احتياطاً اى يامره

المفتى بالتجديد ليكون وطؤه حلالا باتفاق (شامى و درمختار) (حواله فتاوى رحيميه، ص ۱۵۹، ج ۱)

اسی طرح صحابہ کرام محدثین عظام اور امام المحدثین امیر المؤمنین فی الحدیث امام محمد بن اسماعیلؒ کی توہین ضلالت وگمراہی ہے۔ لما قال العلامة ملا على القارى وفى الخلاصة من ابغض عالماً من غير سبب ظاهر خيف عليه الكفر قلت الظاهر انه يكفر لا نه اذا ابغض العالم من غير سبب دنيوى او اُخروى فيكون بغضه لعلم الشريعة و لاشك فى كفر من انكر فضلاً عمن ابغضه (شرح الفقه الاكبر، ص ۲۶۰، فصل فى العلم والعلماء)

لہٰذا مذکورہ بالا تفصیل کی رو سے علامہ احمد سعید خان ملتانی کی کتاب سے جو اقتباسات نقل کئے گئے ہیں۔ یہ ارسال کردہ کتاب میں موجود ہے۔ یہ شخص محدثین عظامؒ اور امام بخاریؒ اور بظاہر امام الانبیاء ﷺ کی شان اقدس میں توہین کا مرتکب ہو چکا ہے۔------ مگر کتاب کی تصنیف سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بذات خود آنحضرت ﷺ کی توہین نہیں کر رہا بلکہ امام بخاری کے ذمہ لگا رہا ہے۔ اس لئے یہ شخص صریح کافر تو نہیں مگر اس کے ساتھ متعلقہ احادیث سے ضمناً انکار بھی معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے یہ شخص ضال مضل ہے اس کو اپنے کئے پر علانیہ توبہ اور استغفار کرنا چاہیے اور احتیاطاً تجدید ایمان اور تجدید نکاح بھی کر لینا چاہیے۔

هذا ماظهر لى والله اعلم بالصواب

مختار اللہ حقانی
مفتی و مدرس جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
۲۶ نومبر ۲۰۰۷ء

مختار اللہ حقانی
مفتی و مدرس

دارالافتاء والارشاد کراچی

الجواب باسم ملهم الصواب

سوال کے ساتھ منسلک کتاب ''قرآن مقدس و بخاری محدث'' میں جو مطالب مذکور ہیں۔ ان غلیظ نظریات کی نسبت امام بخاری رحمہ اللہ یا ان کی کتاب ''صحیح بخاری'' کی طرف کرنا بالکل غلط اور مؤلفِ کتاب کے سوءِ فہم کا نتیجہ ہے۔ یہ خود ساختہ مفروضات اور غلیظ مطالب جو مؤلف مذکور نے کھینچ تان کر بعض احادیثِ بخاری سے کشید کیے ہیں بخاری شریف کی احادیث سے کسی طرح مفہوم نہیں ہوتے۔ چنانچہ مؤلف مذکور سے پہلے آج تک امت کے کسی امام، فقیہ یا مجتہد نے صحیح بخاری کی ان احادیث کے یہ مطالب نہیں سمجھے۔ اسلئے ان مَن گھڑت مفروضات کی بناء پر صحیح بخاری اور امام بخاری رحمہ اللہ کے غیر معتبر اور مجروح ہونے کی جو رائے مؤلف مذکور نے اس کتاب میں قائم کی ہے، یہ رائے بالکل مردود اور ناقابل التفات ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ حدیث کے جلیل القدر امام اور ان کی کتاب ''صحیح بخاری'' حدیث کی اصح ترین کتاب ہے، چنانچہ ہزار، بارہ سو سال سے آج تک امت کے جمہور محدثین و فقہاء اور مفسرین و علماء کا اس پر اتفاق چلا آرہا ہے کہ ''کتاب بخاری'' بحیثیت مجموعی ''اصح الکتب بعد کتاب الله'' ہے۔ لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ کتاب مذکور اور اس کے بیہودہ مندرجات کو قابل التفات نہ سمجھیں اور بخاری شریف کے بارے میں اساطین و اکابرین امت کی جو رائے صدیوں سے متوارث چلی آرہی ہے، اسی پر قائم رہیں۔

رہے مؤلف مذکور تو یہ چونکہ ان نظریات کو اپنے غلط زعم کے مطابق امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ کی ذکر کردہ احادیث کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور ان کو اپنے نظریات نہیں تسلیم کرتے، اس لئے ان کو مسلمان ہی کہا جائے گا۔ تاہم یہ واضح ہو کہ اس کتاب میں مؤلف مذکور نے قراءات متواترہ بلکہ نفس تعدد قراءات کا انکار کیا ہے اور یہ انتہائی خطرناک ہے حتیٰ کہ بعض علماء نے تو منکرِ قراءات سبعہ کی تکفیر بھی کی ہے، اگرچہ راجح اس بناء پر عدم تکفیر ہے کہ قراءات سبعہ

کا تواتر رسول اللہ ﷺ سے مختلف فیہ ہے۔ نیز جمہور امت کے علی الرغم ان کی یہ خود رائی اور امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ جیسے عظیم محدِّث کے حق میں ان کی یہ یاوہ گوئی اس لئے بھی انتہائی خطرناک ہے کہ یہ اگر انکارِ حدیث نہیں تو حدیث کے ایک بہت بڑے ذخیرے کے انکار تک پہنچانے والا ضرور ہے۔ اس لئے کہ اس کتاب میں مؤلف مذکور نے بخاری شریف کی بعض ایسی احادیث کا بھی انتہائی دریدہ دہنی کے ساتھ انکار کیا ہے، جن کو صرف امام بخاری رحمہ اللہ ہی نے روایت نہیں کیا، بلکہ بخاری شریف اور صحاحِ ستہ سمیت حدیث کی قریب قریب تمام مشہور کتابوں میں روایات موجود ہیں۔

مثال کے طور پر ابتدائے اسلام میں نکاحِ متعہ کی حِلّت سے متعلق جو روایت صحیح بخاری میں مروی ہے، اس پر مؤلف مذکور نے یہ تبصرہ کیا ہے کہ اس میں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ امام بخاری آپ ﷺ کے ذمہ قرآن کی صریح مخالفت لگاتے ہیں کہ آپ نے اپنے اصحاب کو شہوت رانی اور چھپی یاری کے لیے زنا کی یعنی متعہ کی اجازت عام دی تھی، پھر بعد میں منسوخ کردی''۔

(دیکھئے کتاب مذکور صفحہ 30)

حالانکہ اس معنی کی روایات صحاح ستہ سمیت، ہمارے پاس موجود ذخیرہ حدیث کی تقریباً تمام مشہور کتابوں میں موجود ہیں، چنانچہ سرسری تلاش کے نتیجہ میں یہ روایت جن کتب حدیث میں ملی ان کے نام ملاحظہ ہوں۔

(١. صحیح بخاری (٢. صحیح مسلم (٣. جامع ترمذی
(٤. سنن ابی داؤد (٥. سنن نسائی (٦. سنن ابن ماجه
(٧. سنن کبری للبیهقی (٨. سنن دارمی (٩ سنن دار قطنی
(١٠. مصنف عبدالرزاق (١١. مصنف ابن ابی شیبه (١٢. مسند احمد
(١٣. مسند حمیدی (١٤. مسند شافعی (١٥. مسند ابو یعلی
(١٦. صحیح ابن حبان (١٧. مستخرج ابی عوانه (١٨. معجم کبیر

للطبرانی (۱۹۔دلائل النبوۃ للبیہقی (۲۰۔اخبار اصفھان

اب اگر مؤلف مذکور کا مذکورہ بالا جاہلانہ استدلال تسلیم کرلیا جائے تو اس کی روشنی میں کیا مذکورہ بالا کتابوں کی صورت میں جو ذخیرہ احادیث ہمارے پاس موجود ہے اس سارے ذخیرے کا انکار لازم نہیں آئے گا۔؟؟؟

اسی طرح آنحضرت ﷺ کے ساتھ نکاح اور پھر رخصتی کے وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی عمر سے متعلق بخاری شریف میں جو روایت مذکور ہے:" **تزوج بھا وھی بنت ست سنین ، وبنی بھا و ھی بنت تسع**".

اس سے مؤلف مذکور نے یہ غلیظ مضمون کشید کیا ہے کہ معاذ اللہ اس سے "امام بخاری آنحضرت ﷺ کا چھوٹی لڑکیوں کے ساتھ جنسی کھیل کھیلنا ثابت کرتے ہیں۔(دیکھئے کتاب مذکور: صفحہ ۵۷)

حالانکہ یہ روایت اکثر مقامات پر انہی الفاظ اور بعض مقامات پر اسی معنی کے ساتھ سوائے ترمذی کے صحاحِ ستہ کی سب کتابوں میں موجود ہے اور صحاحِ ستہ کے علاوہ دسیوں محدثین نے اپنی کتب حدیث میں اس کو روایت کیا ہے۔اس تناظر میں اگر مؤلف مذکور کی مذکورہ بالا انتہائی بیہودہ اور گستاخانہ منطق تسلیم کر لی جائے تو کیا اس طریقہ سے صحاحِ خمسہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ سمیت ان سب کتب احادیث کا انکار لازم نہیں آئے گا جن میں یہ روایت موجود ہے؟ اور کیا ان سب کتب حدیث کے مؤلفین کے بارہ میں مؤلف مذکور یہی یاوہ گوئی فرمائیں گے؟ **نعوذ باللہ منه**

ان دو مثالوں سے واضح ہوگیا کہ مؤلف مذکور اپنے اس اقدام میں انتہائی ضال، مضل ہے۔

لہٰذا اس پر لازم ہے کہ فوراً اپنی اس ضد اور گمراہی سے رجوع کرے اور امام بخاری رحمہ اللہ جیسے عظیم امام حدیث اور ولی اللہ کے بارہ میں جو یاوہ گوئی اور بہتان تراشی اس کتاب میں کی ہے اس پر صدقِ دل سے اللہ تعالی کے حضور توبہ واستغفار کرے۔ورنہ "**من عادی لی ولیا فقد اذنته بالحرب**" اور "**من شذّ شذّ فی النار**" کے بموجب سخت خطرہ ہے کہ اس کا

خاتمہ بالخیر نہ ہو۔

اگر مؤلف مذکور اپنے گمراہ کن نظریات سے توبہ نہیں کرتا تو حکومت اسلامیہ پر لازم ہے کہ اسے اور اس جیسے دوسرے فتنہ پرور لوگوں کو جو امت مسلمہ کے مسلّمہ عقائد ونظریات کے خلاف عقائد پھیلا کر یا مسلّمہ قابل اعتماد وقابل احترام شخصیات کے خلاف زبان طعن دراز کر کے عامُ الناس کو ان سے بدظن کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کے بیان کردہ علوم قرآن وحدیث سے ان کا اعتماد اٹھانا چاہتے ہیں اور اس طرح امت مسلمہ میں افتراق وانتشار اور گمراہی پھیلانا چاہتے ہیں، گرفتار کر کے ایسی سخت سزا دے کہ رہتی دنیا تک نشانِ عبرت بن جائیں۔

اور جو شخص مؤلف مذکور یا اس جیسے عقائد رکھنے والے لوگوں کے ساتھ تعلق رکھے، اُن کے اِن نظریات کو درست سمجھے یا مؤلف کی اس کتاب کی نشر واشاعت میں کسی طرح حصہ لے اس کا بھی یہی حکم ہے۔**واللہ ولی الامر وھو الموفق**

الجواب صحیح

بندہ سید عابد شاہ	محمد عفا اللہ عنہ
دار الافتاء والارشاد، کراچی	دار الافتاء والارشاد، کراچی
۲۹/۱/۱۸ھ	۱۸صفر۱۴۲۹ھ

بندہ سید عابد شاہ
دار الافتاء والارشاد، کراچی
۱۸/۰۱/۲۹ھ

دار الافتاء والارشاد کراچی

الجواب صحیح
محمد عفا اللہ عنہ
دار الافتاء والارشاد کراچی
۱۸ صفر ۱۴۲۹ھ

الجواب صحیح

جامعہ اشرفیہ لاہور

الجواب مهلا وحامدا ومصليا ومسلما

روافض نے نبی کریم ﷺ اور دین کو بدنام کرنے کیلئے حضرات صحابہ کرامؓ پر الزامات لگائے اور ان کی قرآنی عظمتوں کا انکار کیا کہ اگر یہ حضرات نا قابل اعتماد ہو گئے تو دین اور نبی کریم ﷺ از خود ہی نا قابل اعتماد ہو جائیں گے کیونکہ نزولِ وحی اور حضور ﷺ کی نبوت کے عین گواہ یہی حضرات ہیں۔ بعینہٖ اس طرح کا معاملہ اس کتاب کے مؤلف احمد سعید خان نے کیا ہے کہ حدیث کا انکار کرنا تو کچھ مشکل عمل تھا کہ لوگ فوراً پرویزیت اور منکرِ حدیث کا فتویٰ لگا دیں گے اور بدنامی ہوگی لہذا احادیث کا سب سے بڑا ماخذ امام بخاری قدس سرہٗ کی کتاب صحیح بخاری شریف کو نا قابل اعتبار ثابت کرو، جب یہ محدِّث اعظم بدنام ہو گئے تو احادیث کا ذخیرہ خود بخود نا قابل اعتبار ہو جائے گا۔

۲۔ اس بدنصیب نے جو انداز اختیار کیا ہے وہ تو منکرینِ حدیث پرویزیوں کو بھی نہیں سوجھا۔

۳۔ اس کی تحریر سے بہت سی احادیث کا انکار لازم آتا ہے جو کہ کفر ہے۔

۴۔ اس کی نئی تحقیق سے امت کے تمام اکابر محدثین اور فقہاء کرام کی تضلیل، تفسیق لازم آتی ہے، جنہوں نے امام بخاری رحمہ اللہ اور ان کی کتاب پر اعتماد فرمایا۔

لہذا بجائے اس کے کہ پوری امت اور اکابرین امت کو گمراہ ثابت کیا جائے اس کتاب "قرآن مقدس اور بخاری محدث" کے مؤلف احمد سعید خان کو گمراہ اعظم کہا جائے۔

یہ شخص منکرِ حدیث بدعتی اور گمراہِ اعظم ہے۔ اس کی تقریر و تحریر سننا پڑھنا جائز نہیں اور اس کی اقتداء میں نماز بھی جائز نہیں ہے۔ اور جن لوگوں نے اسکی کتاب کی اشاعت کی ہے ان کا بھی یہی حکم ہے کہ ان کی اقتداء میں نمازیں ناجائز اور ان کے اداروں کو چندہ دینا بھی ناجائز ہے، کہ اس گمراہی کی اشاعت کا ذریعہ بننا لازم آئیگا۔

اہل حق علماء کرام کے ذمہ لازم ہے تحریر و تقریر کے ذریعہ ان لوگوں کی گمراہی سے لوگوں کو آگاہ

کریں تا کہ امت ان کی گمراہی اور ان کے جال سے بچ سکے۔ والله الموفق والمعين

فقط والله اعلم

کتبہ: شیر محمد
خادم دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور
۲۱ ذیقعدہ ۱۴۲۸ھ

الجواب صحیح

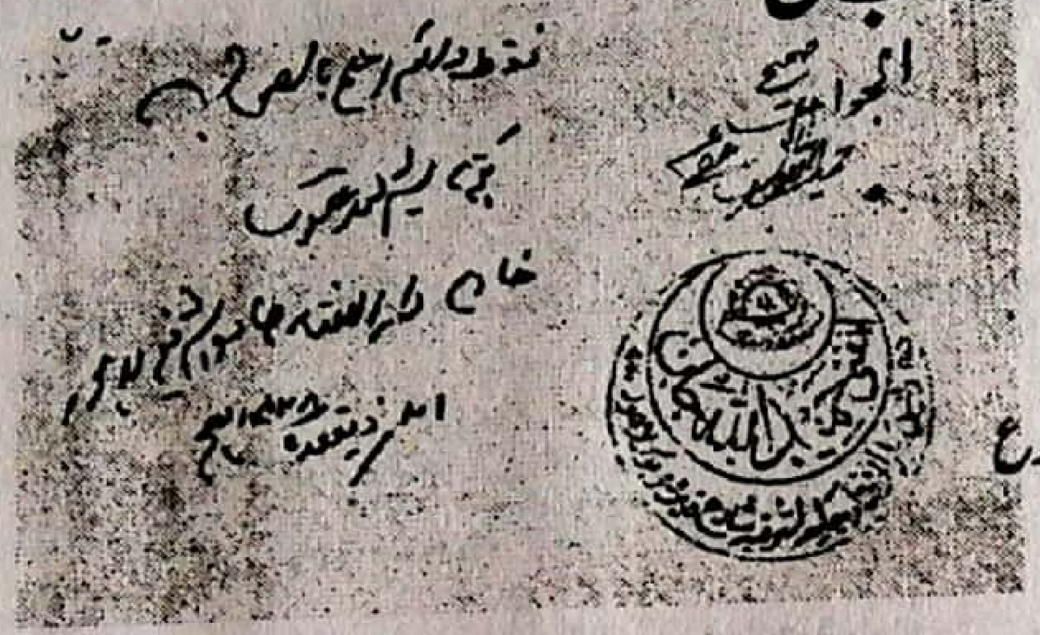

مفتی حمید اللہ جان
رئیس دار الافتاء جامعہ اشرفیہ شارع فیروز پور لاہور

جامعہ دار العلوم کراچی

الجواب حامداً و مصلیاً

سوال میں مذکور حوالہ جات اور مرسلہ کتاب دونوں کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ سوال میں جو نظریات ذکر کئے گئے ہیں، یہ مصنف مذکور کے اپنے نہیں بلکہ اس کے بزعم (معاذ اللہ) امام بخاری رحمہ اللہ کی جمع کردہ احادیث سے یہ مطالب مفہوم ہوتے ہیں جس سے مصنف مذکور امام بخاری رحمہ اللہ کی شانِ محدثین مجروح کرنا چاہتے ہیں اور غالباً یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ بخاری شریف حدیث کی معتبر کتاب نہیں۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ اوّلاً تو بخاری شریف کا حدیث کی مستند کتاب ہونا ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر جماہیر محدثین کرام کا اتفاق ہے لھذا اعلیٰ پائے کے محدثین کی اتنی بڑی تعداد کی رائے کو پسِ پشت ڈال کر کسی ایک عالم کی رائے کو قبول کرنا کسی طرح درست نہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ مصنف مذکور نے امام بخاری رحمہ اللہ سے اختلاف ظاہر کرنے کیلئے جو

Scanned by CamScanner

اسلوبِ تحریر اختیار کیا ہے، وہ انتہائی گھٹیا اور نامناسب ہے۔ نہ کسی عالمِ دین کیلئے ایسی زبان اختیار کرنا مناسب ہے اور نہ امام بخاری رحمہ اللہ جیسے عظیم المرتبت محدث کی شان میں ایسی یاوہ گوئی کسی طرح درست ہے۔ مصنف مذکور کو اپنے اِس طرزِ عمل سے مکمل طور پر اجتناب کر کے سنجیدہ علمی انداز میں گفتگو کرنا چاہیے اور اپنے اِس گذشتہ فعل پر توبہ واستغفار کرنی چاہیے۔

عام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اِس کتاب کے مطالعہ سے اجتناب کریں اور اُسی رائے پر قائم رہیں جو جمہور محدثین کرام کی قائم کردہ ہے کہ بخاری شریف اصحّ الکتب بعد کتاب اللہ (قرآن مجید کے بعد سب سے زیادہ معتبر کتاب) ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اعجاز احمد غفر اللہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۱۴۲۸/۱۲/۲۷ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۲۸/۱۲/۲۸ھ

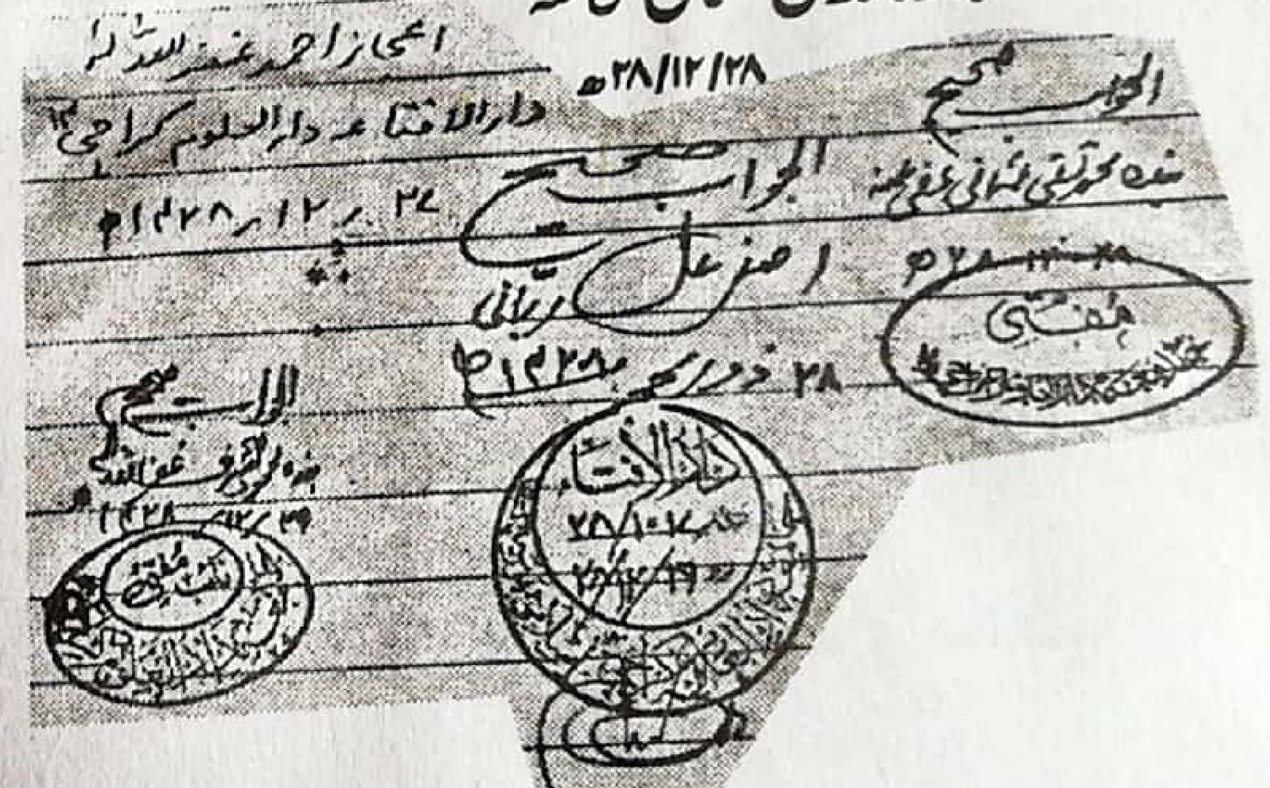

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ
۱۴۲۸/۱۲/۲۹ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
۲۸ ذوالحجہ ۱۴۲۸ھ

جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن

الجواب بعون الوہاب

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے، اور تاریخ کے اَوراق بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ اہلِ حق کو بدنام کرنے کی ناپاک کوشش اور ان کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کر کے عوام الناس کو اور خاص کر اہل حق حضرات کے متبعین کو گمراہ کرنا اہلِ باطل اور نفس پرستوں کا پسندیدہ مشغلہ رہا ہے۔ اور ان حضرات کے نشانوں سے تو انبیاء کرام علیہم السلام تک محفوظ نہ رہے تو دوسرے ائمہ عظام اور

محدثین کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں کہ اصل انبیاء کرام علیہم السلام کے وارثین تو یہی لوگ تھے۔

چنانچہ اسی سلسلہ میں حضرت نوح علیہ السلام کو گمراہ کہا گیا اور سنگسار کرنے کو کہا۔ حضرت ہود علیہ السلام کو احمق اور جھوٹا کہا گیا، حضرت صالح علیہ السلام اور ان کے رفقاء کو منحوس کہا گیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی گئی۔ اور حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھے جتنی ایذائیں دی گئیں۔ اتنی کسی نبی کو بھی نہیں دی گئیں۔

علماءِ ربانی چونکہ انبیاء کرام علیہم السلام کے حقیقی وارث ہیں۔ لہذا ضروری تھا کہ ان کو بھی ان باقیاتِ صالحات میں سے کچھ حصہ ملتا۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ سب سے زیادہ ابتلاء اور آزمائشیں انبیاء علیہم السلام پر آئیں۔ پھر درجہ بدرجہ جو اِن کے قریب تھے اُن پر پھر اُن کے جو زیادہ قریب تھے اُن پر آئیں۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا پہلے تینوں خلفاء کو روافض نے اہل بیت کا دشمن بتا کر کافر ٹھہرایا، حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خوارج نے کافر ٹھہرایا۔ حضرت ابنِ عباسؓ پر نفس پرستوں نے غلط تفسیر کرنے کا بہتان لگایا۔ اور آگے چل کر حضرت امام زین العابدینؒ کے متعلق کہا گیا کہ وہ بت پرستوں کی سی باتیں کرتے تھے۔ حضرت زبیرؓ کو مکار، منافق۔ حضرت حسن بصریؒ کو تقدیر کا منکر، اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کو گمراہ، امت کا دشمن اور امت کا شیطان کہا گیا۔ (معاذ اللہ) (حقیقتِ فقہ) اور اس سے آگے چل کر حضرت تاج الدین سبکیؒ، حضرت امام بخاریؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ پر کفر کے فتوے لگائے گئے۔

اسی سلسلہ کی ایک کڑی احمد سعید خان ملتانی کی تحریر کردہ کتاب ''قرآن مقدس اور بخاری محدث'' ہے۔ جسمیں انہوں نے امام بخاریؒ کی شان میں ایسی باتیں منسوب کیں ہیں۔ جن کا امام بخاریؒ کے کبھی حاشیہ خیال میں تصور بھی نہیں گزرا ہوگا۔ نیز اس سے امام بخاریؒ کے بارے میں بغض و عداوت اور اپنے خبثِ باطن کا اس طرح اظہار کیا کہ منکرینِ حدیث کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ اور تو اور اس کتاب میں اس نے انبیاء کرام علیہم السلام اور صحابہ کرامؓ کے بارے

Scanned by CamScanner

میں ایسی توہین آمیز زبان استعمال کی ہے کہ جو کسی ادنیٰ ایمان والے مسلمان کے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتی۔ چہ جائیکہ اپنے آپ کو علامہ کہلوانے والے سے صادر ہوتی ہیں۔ ایسے حضرات کا مقصد اصل میں چودہ سو سال سے ثابت شدہ دین کا انکار ہوتا ہے نہ کہ کسی امام یا مجتہد پر طعنہ زنی کرنا۔ لیکن چونکہ یہ لوگ براہِ راست دین کے ثابت شدہ احکام کا انکار کریں گے تو علماء تو علماء، عوام بھی ان کے مخالف ہو جائیں گے۔ اس لئے یہ لوگ اس مخالفت سے بچنے کیلئے براہِ راست تو کسی بات کا انکار نہیں کرتے۔ بلکہ ان ذرائع کا انکار اور ان میں ایسے کیڑے نکالتے ہیں جن کے سبب سے ان ذرائع سے ثابت ہونے والے احکام بھی مجروح ہو جاتے ہیں۔

لہذا یہی طریقہ احمد سعید خان (علیہ ماعلیہ) نے بھی اپنایا کہ یہ شخص براہِ راست تو حدیث کا انکار نہ کرسکا۔ لیکن اس نے حدیث کے راویوں اور ائمہ محدثین کے بارے میں ایسی لغویات بکیں کہ ان کے ذریعہ سے حدیث سے لوگوں کا اعتماد اٹھانے کی کوشش کی، اور یہ اسلئے کہ خواہشاتِ نفسانیہ پر عمل کرنے کیلئے سب سے بڑی رکاوٹ "حدیث شریف" ہے۔ لہذا نفس پرست یہ چاہتے ہیں کہ حدیث کی مضبوط دیوار کو کسی نہ کسی طرح کھوکھلا کر کے اس دیوار کو گرادیا جائے۔ اور پھر جیسے چاہئیں اپنی خواہشات پر عمل کیا جاسکے۔

لیکن اس سارے سلسلہ میں قابل غور امر یہ ہے کہ مثلاً اگر کوئی شخص کسی چودہ سو سالہ مشہور عالم ادارہ کے ساتھ منسلک ہو اور اس ادارہ کے ارکان سابقہ علم وفراست سے عملی جدوجہد اور اخلاص سے پُر ہوں۔ اور جنکی خدمت اور انتھک کوششوں کے بعد اس ادارہ کو چہار دانگ عالم میں شہرت حاصل ہو جائے۔ تو اب درمیان میں کوئی ایک شخص آکر یہ کہے کہ ادارہ کے سابقہ ارکان سب کے سب جاہل تھے۔ قوانین سے ناواقف تھے۔ یا ان میں اخلاص نہیں تھا۔ یا سب کے سب خائن تھے۔ اور ان میں عملی اقدام نہیں تھا۔ لہٰذا اب ادارہ میں قانون وہ جاری ہو جو میں نے بنایا ہے۔ اس ادارہ کی فلاح اسی میں ہے جو میں کہوں۔ فکر صائب صرف وہی

ہے جو میرے دماغ میں آئے۔ اور نظریہ صرف وہی درست ہے جو میں پیش کروں تو یہ بات اس کی دیوانگی کو ظاہر کرتی ہے۔

یہی مثال "احمد سعید خان ملتانی" کی ہے کہ حضور ﷺ کے زمانہ سے لیکر آج تک دین کا مدار دو ہی چیزوں پر رہا ہے۔ (١۔ کتاب اللہ (٢۔ سنت رسول ﷺ

اصل ان ہی دو ستونوں پر دین کی عمارت کھڑی ہے۔ خلفائے راشدین تمام صحابہ کرام ائمہ مجتہدین، ائمہ محدثین کا حدیث کی حجیت پر اجماع ہے۔ ایسے لوگوں کے ناپاک عزائم کا مقصد صرف انکارِ حدیث تک محدود نہیں بلکہ یہ لوگ (علیہم ماعلیہم) اسلام کے سارے نظام کو مخدوش کر کے ہر اَوامر ونواہی سے آزاد رہنا چاہتے ہیں۔

اس کے بعد یہ جاننا چاہیے کہ ہدایت کی دو قسمیں ہیں یعنی ہدایت دو ذریعوں سے آتی ہے۔

١۔اجتہاد ٢۔تقلید۔

کہ خود دین سے پوری واقفیت ہو یا پھر جن کو واقفیت ہو ان سے پوچھ کر دین پر عمل کیا جائے۔

قرآنِ پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْبٌ اَوْ اَلْقَی السَّمْعَ وَهُوَ شَهِیْدٌ"

(سورۃ ق پارہ نمبر٢٦)(آیت نمبر٣٧)

یعنی قرآن پاک سے وہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں یا تو خود وہ صاحب دل، صاحب بصیرت ہوں یا صاحب بصیرت کی بات پوری توجہ سے سننے والے ہوں۔

"لا دریت ولا تلیت" (بخاری شریف، ١٧٨/١)

"کہ تو نے نہ کسی کی بات مانی اور نہ خود تو نے سمجھ بوجھ پیدا کی۔"

انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی صفات سے نوازا ہے لیکن ان کے بنیادی اوصاف دو ہی ہیں، (١۔ نَذِیْر (ڈرانے والا) (٢۔ بَشِیْر (خوشخبری دینے والا)

صفت نذیر میں اللہ نے انبیاء علیہم السلام کے وارث فقہاء بنائے ہیں، چنانچہ "سورۃ توبہ" میں

Scanned by CamScanner

ہے۔لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُم إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِم لَعَلَّهُم يَحْذَرُونَ.

(سورۃ التوبہ آیت نمبر ۱۲۲)

امام سرخسیؒ ''مبسوط'' کے خطبہ میں فرماتے ہیں۔"الحمد الله الذی جعل ولایة الانذار للفقهاء بعد الانبیاء"

اور صفتِ بشیر میں انبیاء کے وارث اولیاء اللہ ہیں۔چنانچہ ''قرآنِ کریم'' میں ہے۔ ،،لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ،، نیز،،حدیث شریف،،میں ہے:،،

لم یبق من النبوۃ الا المبشرات ،،(مسند ابی یعلی)

جسطرح ہدایت کے دو اصول ہیں اسطرح گمراہی کے بھی دو اصول ہیں۔

(ا۔الحاد (۲۔بدعت

(ا۔الحاد: کہتے ہیں دین کے ثابت شدہ مسائل کا انکار کرنا یا تاویلِ باطل کرنا۔ (۲۔بدعت: کہتے ہیں غیرِ دین کو دین سمجھ لینا۔اسلیئے صراطِ مستقیم کے بعد مغضوبین اور ضالین کا ذکر ہے۔

ملحدین کا سارا سرچشمہ حیات چند شبہات ہوتے ہیں۔جن کو وہ تحقیق کے نام پر پھیلاتے ہیں۔کوئی اہل بیت کیخلاف،کوئی فقہاء اور مجتہدین کے خلاف،اور کوئی صوفیاء کرام کیخلاف ہے۔

لہٰذا الحاد کی مثال ایسے کیڑے کی ہے جو فصلوں کو تباہ کرتے ہیں۔بعض کیڑے پھول، پھل وغیرہ کو برباد کرتے ہیں۔جیسے ایصالِ ثواب کے منکر۔اور بعض کیڑے شاخوں کو کاٹتے ہیں۔اور بعض جڑوں کو کھوکھلا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔انہیں میں سے ایک ،،احمد سعید خان ملتانی،،ہے۔

چناچہ علامہ تفتازانیؒ ،،مقاصد جلد نمبر۲،ص نمبر ۲۶۸،،کے خاتمہ نمبر۴ میں گمراہ فرقوں کی اقسام تعریفات اور نام بیان فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں۔

،،کوئی کافر اگر زبان سے اسلام کا اظہار کرے اور اندر سے کافر ہو تو وہ منافق ہے۔اور اگر کوئی مسلمان ہونے کے بعد کفر اختیار کرے تو اس کا نام،،مرتد،،ہے۔اور اگر چند معبودوں کا قائل

ہو تو اس کا نام،،مشرک،،ہے۔اور اگر کسی دوسرے آسمانی مذہب کا پیرو ہو اس کا نام،،کتابی،،ہے۔۔۔۔اور اگر مسلمان کہلوانے کے باوجود مذکورہ عقائد رکھتا ہو تو متفقہ طور پر اس کا نام ،،زندیق،،ہے۔اسی کو باطنی اور ملحد بھی کہتے ہیں۔

علامہ شامیؒ نے بھی،،زندیق،،کی تعریف یوں کی ہے۔،،والملحد هو من مال عن الشرع القويم الى جهة من جهات الكفر ، من الحد فى الدين حار وعدل ،، (۴۰۹/۳ - ۴۱۰) کہ زندیق اپنے کفر پر اسلام کا ملمع کرتا ہے۔اور فاسد عقائد کو ایسی صورت میں پیش کرتا ہے۔اور رواج دیتا ہے کہ وہ سرسری نظر میں صحیح معلوم ہوتے ہیں۔،،ابطانِ کفر،،کا بھی یہی مطلب ہے۔لہٰذا اعلانیہ گمراہی کو اختیار کرنا اور دوسروں کو اس کی طرف دعوت دینا باطنی ہونے کے منافی نہیں ہے۔اور باطنی ہونے کیلیئے ضروری نہیں ہے کہ وہ اپنے کفریہ عقائد اور گمراہی کو لوگوں سے چھپاتا ہو۔بلکہ اسلام میں کفر کو غیر محسوس طریق پر داخل کرنا اور چھپانا ہی باطنی ہونے کے معنی ہیں۔اسی لئے ایسے گمراہ لوگوں کو،،باطنیہ،،کہتے ہیں۔

امام نوویؒ،،شرح منہاج،ص نمبر۱۲۱،،میں زندیقوں کو مرتد کے حکم میں ہونے اور توبہ کے قبول نہ ہونے کی تصریح فرماتے ہیں۔

،،بعض علماء کا قول ہے کہ اگر کوئی مسلمان زندیقوں اور باطنیوں کی طرح کفرِ خفی کی طرف لوٹ جائے اسکی توبہ قابلِ قبول نہیں کی جائے گی۔،،

چنانچہ،،مسند احمد،،میں جلد نمبر۲،ص ۱۰۸ پر،اور،،فتح الباری،،جلد نمبر۱،ص ۱۴۱ میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی ایک روایت ہے۔وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے،،(آئندہ زمانے میں) اس امت میں مسخ ہوگا۔ہوشیار رہنا! یہ مسخ تقدیر کے منکروں اور زندیقوں کے اندر ہوگا۔(خصائص کے مصنف فرماتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے،)

اس تمہید کے بعد یہ بات ذہن نشین رہے کہ ایسے شخص کے بارے میں جو انبیاءِ کرام علیہم السلام کی شان میں ادنی گستاخی کرے اور صحابہ کرامؓ کو برا بھلا کہے۔اس کا ایمان

Scanned by CamScanner

سلامت نہیں رہتا۔اوروہ بالاجماع کافرہوجاتا ہے۔(نصاب الاحتساب،ص ٣٧٨،ج ١)

چنانچہ ''مجمع الانہر'' میں ہے:

،،فقال فی التاتارخانیة: ومن لم یقر ببعض الانبیاء علیهم السلام اوعاب نبیا بشئ اولم یرض بسنة من سنن المرسلین،،فقد کفر،،

فتاوی شامی میں ہے:

،،قال العلامة الحصکفی: وکل مسلم ارتد فتوبته مقبولة الا الکافر بسب النبی من الانبیاء،فانه تقبل حدا ولا تقبل توبة مطلقاً....ومن شک فی عذابه وکفره، کفر .....ومن نقص مقام الرسالة بقوله با ن سبهﷺ، او بفعله بان بغضه بقلبه قتل حدًا .....حکمه کالمرتد،،(الدرالمختار ٤٠١/٣)

وایضًا فیه:وفی رد المحتار، وحاصله انه نقل الاجماع علی کفر الساب، ثم نقل عن مالک..... انه لاتقبل توبة،

فتاوی،،عالمگیری،،میں ہے۔ سئل عمن ینسب الی الانبیاء الفواحشَ کعزمهم علی زنیٰ ونحوه الذی یقوله الحشویة فی یوسفؑ قال یکفر لا نه شتم لهم و استخفاف بهم ,(٢٦٣/٢)

جامع الفصولین میں ہے: ،،لوعاب نبیا بشیءٍ ...کفر،،(٣٠٢/٢)

اسی طرح بہت سے حوالہ جات ہیں جواس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کرنااورصحابہ کرام پرطعن وتشنیع کرنا موجبِ کفر ہے۔

لہٰذاصورتِ مسئولہ میں احمد سعید خان ملتانی نے اپنی کتاب،،قرآن مقدس اور بخاری محدث،، میں مذکورہ جنسی باتیں مثلاً۔نمبر١:حضورﷺ کا نابالغ لڑکیوں سے جنسی کھیل کھیلنا۔نمبر٢:حضورﷺ کا صحابہ کرام کوشہوت رانی کی چھپی اجازت دینا۔ نمبر٣:حضورﷺ کا خیال کا مریض بننا وغیرہ۔جوامام بخاری کی طرف منسوب کی ہیں۔حالانکہ یہ باتیں توامام بخاری کے حاشیہ

خیال میں بھی قطعاً نہیں تھیں۔امام بخاریؒ سے لیکرآج تک یہ خودساختہ غلط مفہوم کسی بھی عقلِ سلیم والے کے وہم وگمان میں بھی نہیں آیا ہوگا۔بلکہ یہ ناپاک الہامات درحقیقت امام بخاریؒ اور بخاری شریف کے بارے میں،،احمد سعید،،کے بغض وعداوت سے بھرے ہوئے خبثِ باطن اورگند ہیں۔جواُس نے اُگلا ہے۔جس سے امام بخاری سوفیصد بری الذمہ ہیں۔امام بخاری اور بخاری شریف کو اللہ تعالی نے جس شان وشوکت اور بلند مرتبے سے نوازا ہے۔الحمدللہ ثم الحمدللہ اس میں احمد سعید خان ملتانی اوراس جیسے لوگوں کی بے ہودہ گوئی سے نہ کوئی فرق آیا ہے۔اور نہ ہی انشاء اللہ دینی اور دنیاوی لحاظ سے بھی کوئی فرق آئے گا۔آسمانِ رشدوہدایت پرامام بخاری اور بخاری شریف کا نام چمکتا دمکتا رہے گا۔البتہ احمد سعید خان ملتانی صحیح احادیث کی غلط تشریحات وتاٴویلات کرنے کی بناء پر،،زندیق،،ہوچکا ہے۔اوراب اسکا نہ اہل السنّت والجماعت سے بلکہ اسلام سے ہی کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔لہٰذا تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ احمد سعید ملتانی سے کسی قسم کا نہ توکوئی تعلق رکھیں۔اور نہ ہی اس کی کتاب کو صحیح سمجھ کرمطالعہ کریں۔اگرایسا کریں گے توان کے ایمان بھی خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔اسی طرح حکومتِ وقت کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ اس قسم کے لوگوں کوسخت سرزنش کرے۔اوراگر وہ بازنہ آئیں توانہیں کڑی سزادے کہ آئندہ اس قسم کے فتنے نہ اُٹھ سکیں۔فقط واللہ اعلم!

کتبہ
سید سہیل علی
متخصص فی الفقہ الاسلامی
جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

الجواب صحیح
محمد عبدالمجید دین پوری عفی عنہ

الجواب صحیح
محمد شفیق عارف

الجواب صحیح
محمد عبدالقادر

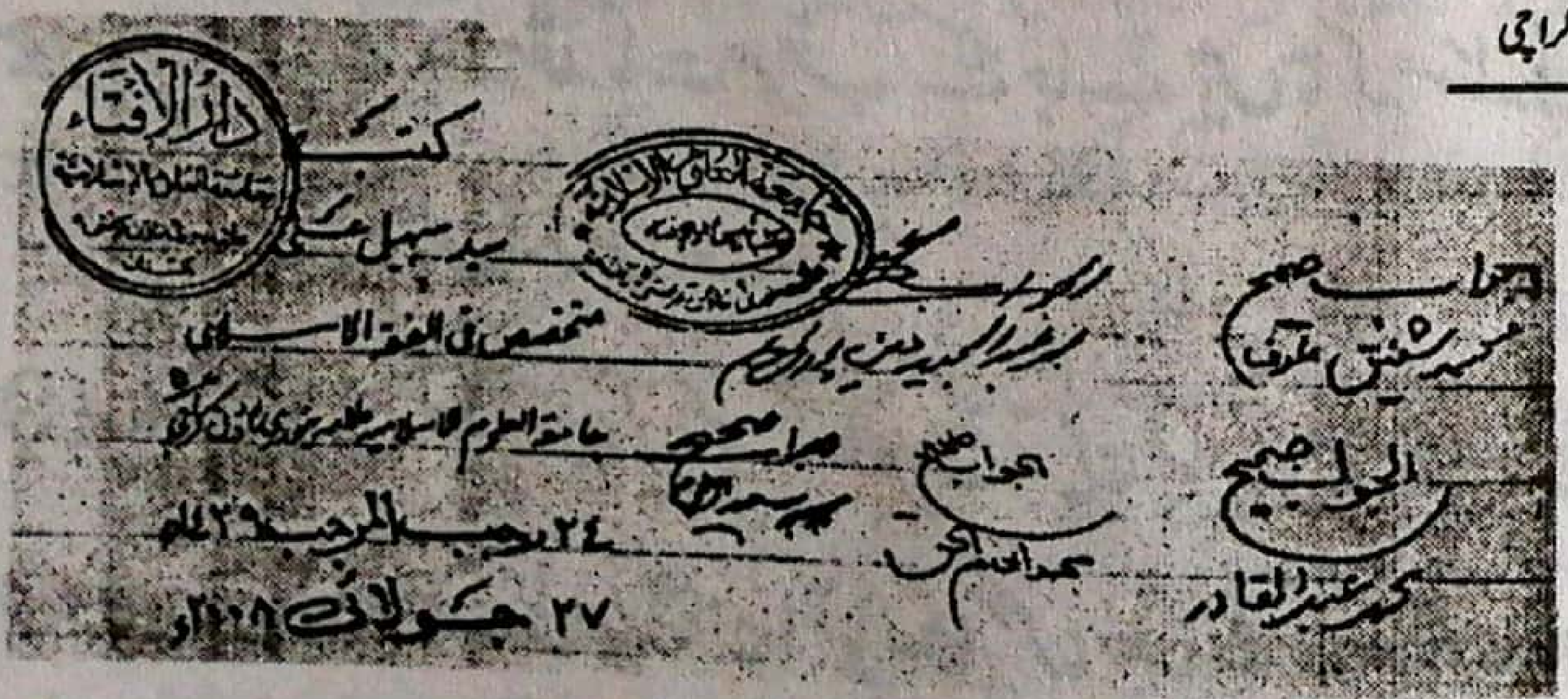

الجواب صحیح
سعید الرحمن

الجواب صحیح
محمد انعام الحق

دارالقرآن پنج پیر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علامہ احمد سعید خان ملتانی صاحب کی کتاب کسی ساتھی کے واسطہ سے مجھے ملی تھی، چند مقامات بھی دیکھ لیا، اور ۲۷ رجب کو یہ استفتاء بھی مل گیا اس سے پہلے مجھے کوئی استفتاء ہاتھ میں نہیں آیا ہے۔ علامہ صاحب نے یہ کتاب لکھ کر کوئی دینی خدمت نہیں کیا ہے۔ خصوصاً جو امام بخاریؒ پر جو ناکردہ گناہوں کا الزام سینہ زوری سے لگایا ہے یہ یقیناً بہت بڑی جسارت ہے۔

اور سلف صالحین کے بارے میں اتنی بے باکی سے اللہ تعالی ہمیں محفوظ فرماویں، اور یہ رسالہ منکرین حدیث کیلئے اچھا سرمایہ ہوگا، اور یہ ان بے دینوں کیلئے تعاون کی پیشکش ہے۔

مولانا سراج الدین

دارالقرآن پنج پیر

یکم شعبان - ۱۴ اگست ۲۰۰۸ء

جامعۃ العلوم الاسلامیہ الفریدیہ

الجواب باسم ملھم الصواب

جواب سے پہلے چند مقدمات مرتب کئے جاتے ہیں تاکہ مسئلہ کی حقیقت اور اسکا شرعی حکم واضح ہونے میں آسانی ہو۔

(۱) باتفاق اہل علم قرآنِ کریم کے بعد صحیح ترین کتاب بخاری شریف ہے۔

(۲) بخاری شریف کی یہ شان امتیازی محض حدیث کی کتاب ہونے کی بناء پر نہیں ملی بلکہ امام بخاریؒ کی طرف سے حدیث لینے کیلئے راویوں کے بارے میں لگائی جانے والی

کڑی شرائط اور اپنی کتاب میں ذخیرہ احادیث میں سے صحیح ترین احادیث کے جمع کرنے کا اہتمام کرنے کی وجہ سے اور پھر انہی شرائط کے مطابق رواۃِ حدیث میں سے معتبر ترین راویوں سے روایت لینے کی بنیاد پر ملی ہے۔

(۳) بغیر کسی مستند ثبوت کے کسی صحیح حدیث کا یا اسکی صحت کا انکار کرنا اگر استہزاء یا تحقیر کے طور پر ہو تو کفر ہے اور اگر کسی اور وجہ سے ہو تو پھر بھی فسق سے خالی نہیں، نیز اگر کسی حدیث متواتر کا انکار کیا جائے تو باتفاقِ فقہاءؒ انکار کرنے والا شخص کافر ہو جاتا ہے۔

(۴) بلاوجہ کسی عالم دین یا سلف صالحینؒ کی تحقیر اور انکے بارے میں سبّ وشتم کرنے والے شخص کے بارے میں فقہائے کرامؒ نے اندیشہ کفر ظاہر کیا ہے۔

ان مقدمات کے بعد اب اصل جواب پیش خدمت ہے۔

(۱) علامہ احمد سعید چتروڑی کا صحیح بخاری پر بے بنیاد اعتراضات کرنا اور اسکے راویوں کے بارے میں انتہائی گھٹیا اور نازیبا زبان استعمال کرنا اور ان راویوں پر جرح کرتے ہوئے ان کیلئے کذاب اور مدلس کے الفاظ استعمال کرنا۔ جنکی روایت کے صحیح ہونے پر اکثر ائمہ جرح وتعدیل کا اتفاق ہے اور امام بخاریؒ نے بھی اپنی کتاب میں روایت لینے کی تمام شرائط پوری ہونے کے بعد ہی ان سے روایت لی ہے، یہ سب یا تو حقیقت سے ناواقفیت کی دلیل ہے یا پھر موصوف اس سلسلے میں تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں ورنہ تو اس سے پہلے بھی (جبکہ بخاری شریف کو لکھے بارہ صدیاں بیت چکی ہیں) بڑے بڑے محدثین اور ائمہ جرح وتعدیل گزرے ہیں لیکن اس میں سے کسی نے بھی رواۃِ بخاری یا روایاتِ بخاری پر اس قسم کے اعتراضات پیش نہیں کئے اور آج ایک طویل عرصہ گزرنے کے بعد موصوف بخاری شریف کو (معاذ اللہ) بے بنیاد، جھوٹ اور بے ہودہ روایات اور لعنتی، بکواسی اور بے حیاہ راویوں سے پاک کرنے چلے ہیں۔ یہ حقیقت آج تک

Scanned by CamScanner

آنکھوں سے اوجل رہی ہے کہ علامہ موصوف کس کی ایماء اور اشاروں پر قرآن کریم کے بعد معتبر اور مستند ترین کتاب پر امت کے مجموعی طبقہ علم کے قائم ہونے والے غیر متزلزل اور مستحکم یقین کی بنیادیں (معاذ اللہ) بے بنیاد، جھوٹی اور بیہودہ روایات کا ڈھونگ رچا کر کھوکھلی کر رہے ہیں۔ نیز ان باتوں سے کونسا طبقہ کتنا فائدہ اٹھا رہا ہے اور امت کے طبقہ اھلِ علم کا اس سلسلے میں کیا نقصان ہو رہا ہے یہ ایک واضح سی بات ہے کہ ایک آدمی خود سمجھ سکتا ہے۔ نیز پہلے مقدمہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اب بھی باتفاقِ اہل علم قرآن کریم کے بعد بخاری شریف ہی معتمد اور صحیح ترین کتاب ہے۔

چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلویؒ صحیح بخاری کے متعلق لکھتے ہیں، صحیح البخاری ولعمری انه نال من الشهرة القبول درجة لاترام فوقه ۔(حجۃ اللہ البالغہ ص ۳۳۵)

اسی طرح مقدمہ مرقاۃ المفاتیح میں صحیح بخاری کے متعلق لکھا ہے کہ: ثم اتفقت العلماء علی تلقی الصحیحین بالقبول وانهما اصح الکتب المؤلّفة ثم الجمهورؒ علی ان صحیح البخاری ارجحهما و اصحهما قیل ولم یوجد عن احد التصریح بنقضه (ص ۸۵/ج ۱)

نیز فتح الملهم کے مقدمہ میں ہے۔

قد ظن اناس انهما (الشیخین) قد التزما ان یخرجا کل ماصح من الحدیث فی کتابهما فقد روی عن البخاری انه قال ما ادخلت فی کتابی الجامع الاماصح و ترکت جملة من الصحاح خشیة ان یطول الکتاب ...۔(ص ۵۹/ج ا طبع محمودیہ)

لہٰذا علامہ موصوف کے بخاری شریف کے رُواۃ اور روایات پر بے بنیاد اعتراضات

سراسر باطل اور مردود ہیں اور انکی کوئی حیثیت نہیں۔

(۲) اسی طرح علامہ موصوف کا یہ کہنا کہ رُواۃ بخاری میں سے فلاں راوی جھوٹا، مدلّس اور غیر ثقہ ہے تو جیسا کہ مقدمہ نمبر ۲ میں بیان ہوا کہ امام بخاریؒ نے اپنی اس کتاب میں روایت لینے میں حد درجہ احتیاط اور راویوں کیلیئے انتہائی کڑی شرائط کے اہتمام کی وجہ سے جو انہوں نے روایت لینے کی لگا رکھی تھیں اس کتاب میں علامہ موصوف کے ذکر کردہ راویوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جسکی روایت ائمہ جرح وتعدیل کے ہاں معتمد اور معتبر نہ ہو۔ لہٰذا علامہ موصوف کا بخاری شریف کے راویوں پر جرح کرنا فنِ جرح و تعدیل سے ناواقفیت کی دلیل ہے اور یہ جرح اہل علم کے ہاں معتبر نہیں اور نہ ہی اسکی کوئی حیثیت ہے۔

(۳) نیز موصوف کا صحیح بخاری کی متعدد صحیح روایات کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ روایات جھوٹی، مردود اور نصوص قطعیہ کیخلاف ہیں وغیرہ۔ اسکا حکم یہ ہے کہ مذکورہ روایات میں سے جو احادیث متواترہ ہیں اور موصوف اُنکا انکار کرتے ہیں تو فقہائے کرامؒ کی عبارات کی روشنی میں علامہ موصوف دائرہ اسلام سے خارج ہو چکے ہیں انکو چاہیے کہ بجائے دوسروں پر لعن طعن کرنے یا دوسروں پر کفر کے فتوے لگانے کے اپنے ایمان کی تجدید کریں اور اپنے کیئے پر تہ دل سے توبہ و استغفار کریں۔ اور مذکورہ روایات میں سے وہ روایات جو صحیح ہیں اور علامہ موصوف باوجود انکی صحت کے ان کا انکار کرتے ہیں تو پھر بھی علامہ موصوف عباراتِ فقہاءؒ کی روشنی میں فاسق وفاجر قرار پائے ہیں۔

چنانچہ شرح فقہ اکبر میں انکارِ حدیث کے حکم کے سلسلے میں لکھا ہے۔

من ردّ حدیثا قال بعض مشائخنا یکفر و قال المتأخرون ان کان متواترا یکفّر اقول هذا هو الصحیح الااذاکان رد حدیث الا حادمن

Scanned by CamScanner

الاخبار علی وجه الا ستخفاف والانکار۔۔۔۔(ص۱۶۶طبع قدیمی)

اسی طرح شرح فقہ اکبر ہی میں ایک مقام پر لکھا ہے۔

ولکن یفسق اذااستخفّ باخبار الاحاد۔۔۔(ص۲۷۰)

نیز فتاوی عالمگیری میں انکار حدیث کی تمام صورتوں کا حکم بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

ومن انکر المتواتر فقد کفرو من انکر المشهور یکفر عند البعض وقال عیسیٰ بن ابان لایکفر و هو الصحیح بل یضلّل ومن انکر خبر الواحد لا یکفر غیر انه اٰثم۔(ص۲۶۳/ج۲)

مندرجہ بالا دلائل شرعیہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ علامہ موصوف کا انکار حدیث کرنا بہر صورت خطرہ سے خالی نہیں ہے۔

(۴) واضح رہے کہ شریعت مطہرہ نے ہر مسلمان کی عموماً اور علماء دین کی خصوصاً تعظیم کرنے کی تاکید کی ہے اور فقہائے کرامؒ نے ایسے شخص کے بارے میں جو محض بغض وعناد کیوجہ سے علمائے دین اور سلف صالحین کی شان میں گستاخی کرتا ہو اور انکو سب وشتم کرتا ہو۔ اندیشہ کفر ظاہر کیا ہے۔ بصورت مسئولہ علامہ موصوف کا جناب نبی کریم ﷺ، صحابہ کرامؓ، امام بخاریؒ اور رواۃِ بخاری کے بارے میں انتہائی گستاخانہ، گھٹیا اور بیہودہ زبان استعمال کرنا شرعاً جرمِ عظیم ہے مثلاً موصوف جناب نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کے متعلق اپنے خبثِ باطن کا اظہار کرتے ہوئے ایک جگہ لکھتے ہیں۔ ''اللہ کریم سے باغیانہ سفارش'' ایک اور جگہ اپنی انتہائی پست سوچ کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ ''خواہ وہ (پیشاب) نبی اللہ کا کیوں نہ ہو پلید ہی رہے گا۔'' اسی طرح ایک اور مقام پر اپنی بد طینتی کو الفاظ کی شکل میں یوں ڈھالتے ہیں ''آپ کا جنسی کھیل کھیلنا نابالغ لڑکیوں کے ساتھ'' (معاذاللہ) اور (معاذاللہ) ''آپ ﷺ نے اپنے اصحابؓ کو شہوت رانی اور چھپی

یاری کیلئے زنا کی اجازت دیدی وغیرذالک۔

صحابہ کرامؓ کے مقدس طبقہ کے متعلق اپنے دلی بغض وعناد کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ ''خالی چبکارے مارتے رہے۔''

موصوف نے رسالت مآب ﷺ اور قدسی صفات صحابہ کرامؓ پر بازاری جملے کسنے پر ہی صرف بس نہیں کی بلکہ محدثین کرامؒ پر بھی جابجا اپنے قلم کے نشتر چلائے ہیں چنانچہ ایک جگہ پر لکھتے ہیں ''امام بخاریؒ کا کفریہ نظریہ صحابیؓ کے ذمے لگانا'' اسی طرح ایک اور جگہ میں تحریر کرتے ہیں۔ ''امام بخاریؒ کا بذریعہ ابوحازم آپ ﷺ پر عیاش عورت سے نکاح کی کوشش ثابت کرنا'' ایک اور مقام پر اپنی گھٹیا سوچ کو ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں کہ ''قرآن پاک کی عبارات سے سخت بے اعتنائی'' اور ''امام بخاریؒ پر عقیدہ بداً کا الزام'' ''امام بخاریؒ کی خیانت'' ایک اور مقام پر رقمطراز ہیں ''پرزور تعصب کا رنگ'' اسی طرح ایک اور جگہ لکھتے ہیں ''کتاب میں لعنتی راویوں کی بھرمار ہوگئی'' امام زہریؒ سے اپنی دشمنی نبھاتے ہوئے لکھتے ہیں ''زہریؒ جیسا کینہ ور'' امام زہریؒ کو بکواسی لکھا ''محدثین کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے لکھتے ہیں'' وہ اپنی منافقانہ روشِ کے ساتھ آپ کو ساتھ نظر آئے یعنی محدثین'' اسی طرح رواۃ بخاری کو بھی ہدفِ تنقید بناتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ''بے حیاء راوی'' بے حیاء ابوحازم کی بکواس ''قرآن کریم سے کورے و بدطن'' صحابہ کرامؓ کی حیثیت عرفیہ داغدار کرنے والے'' پھکڑ باز رفض نواز راوی'' زہریؒ شیعوں میں شیعہ اور سنیوں میں اہلسنت'' امام بخاریؒ پر بھی اپنا غیض وغضب ڈھاتے ہوئے جابجا یوں لکھتے ہیں۔ ''امام بخاری کو متعصب لکھا۔ دونوں (یعنی زہریؒ اور بخاریؒ) نے ملکر آپ ﷺ سے کئی بار کفر کی تیاری کروائی'' اس کی کتاب کو اصح الکتب کہنا سینہ زوری ہے ''امام بخاریؒ نے قرآن پاک کی نص قطعی کیخلاف روایت کی ہے'' امام بخاریؒ قرآنی

بصیرت سے خالی تھے'' امام بخاری پر کفر و شرک کا الزام'' امام زہریؒ پر امام بخاریؒ

عاشق'' بخاری کی شیعہ نوازی وغیرہ ذالک۔ یہ تمام وہ غلیظ اور بیہودہ باتیں ہیں کہ جنکے

تصور اور سوچ سے بھی ایک باغیرت اور ذہنی حمیت سے سرشار مسلمان کی روح کانپ

اٹھتی ہے چہ جائیکہ یہ بکواسات کرنے والا بزعم خود'' علامہ'' گردانا جاتا ہو۔ نیز مندرجہ بالا

گستاخانہ جملے جو موصوف نے استعمال کئے ہیں ان میں واضح طور پر جناب نبی کریم ﷺ

، صحابہ کرامؓ، امام بخاریؒ اور دیگر محدثینؒ پر طعن و تشنیع اور انکو سبّ و شتم کا نشانہ بنایا ہے جس

پر موصوف کا ایمان شدید خطرے میں ہے نیز اس قسم کی صریح گستاخیوں اور سلف صالحین

کے متعلق انتہائی غلط زبان استعمال کرنے کی بناء پر موصوف اور اس قسم کے نظریات

رکھنے والے دیگر افراد فاسق، گمراہ اور اہل السنّت والجماعت سے خارج ہیں اس لیے

انہیں چاہیے کہ اس بدترین گستاخی اور عظیم جرم پر اللہ رب العزت کے حضور توبہ و استغفار

کریں۔ بصورت دیگر اہل علم اور عوام الناس پر لازم ہے کہ موصوف اور اس کے نظریات

کے حامی افراد کا ہر قسم کا بائیکاٹ کریں تا کہ اس قسم کے منکرین حدیث اور غیروں کے

اشارے پر صحابہ کرامؓ اور سلف صالحینؒ پر تبرا بازی کرنے اور ان کی عظمت پر ڈاکہ ڈالنے

والے شر پسند عناصر کی معاشرے میں حوصلہ شکنی کی جاسکے اور وہ اپنے مذموم مقاصد میں

ناکام و نامراد ہو کر معاشرے کیلئے عبرت کی ایک زندہ مثال بن سکیں۔

فی مرقاۃ المفاتیح: قال الحظابی رخص للمسلم ان یغضب علی اخیه

ثلاث لیال لقلته ولا یجوز فوقها الا اذاکان الهجران فی حق من حقوق

الله تعالیٰ فیجوز فوق ذالک و اجمع العلماء علی ان من خاف من

مکالمة احد و صلته مایفسد علیه دینه اویدخل مضرة فی دنیاه یجوزله

مجانبته و بعد فان هجراهل البدع و الا هواء واجبة علی مرالاوقات

مالم یظهر منه التوبة و الرجوع الی الحق۔۔۔۔۔۔ (ص۷۵۹/ج۸)

اور اہلِ علم کی اہانت کے بارے میں فقہائے کرامؒ لکھتے ہیں۔

وفی رد المحتار اهانة اهل العلم کفر علی المختار۔۔۔ (ص۷۲/ج۴ ایم سعید)

وفی البزازیة: الاستخفاف بالعلماء لکونهم علماء استخفاف بالعلم

والعلم صفة الله تعالیٰ ... واستخفافه بهذا یعلم انه الی من یعود ومن

ابغض عالماً من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر (ص۳۳۶/ج۲)

فقظ و الله الموفق للصواب

کتبه

محمد کامران عفی عنه

المتخصص فی علوم القرآن الاسلامی

جامعة العلوم الاسلامیة الفریدیة

ای سیون اسلام آباد

الجواب صحیح

محمود الرحمٰن

الجواب صحیح

الجواب صحیح

[redacted]

الجواب صحیح

الجواب صحیح

عبدالعزیز عفا اللہ عنہ

۱۲/۶/۱۴۳۱ھ

۲۷/۵/۲۰۱۰

الجواب صحیح

مفتی

دارالافتاء

تصدیقات علماء کرام

اکابر علماء چھچھ

(۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا ظہور الحق صاحب مدظلہ، دامان، حضرو

(۲۔ مولانا قاری عزیز الرحمٰن صاحب، دامان، حضرو

(۳۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف شاہ صاحب مدظلہ، مدرسہ فیض القرآن ہارون حضرو

(۴۔ مولانا غلام یحیٰی صاحب مدظلہ، نرتوپہ

(۵۔ حافظ عبد الرحمٰن صاحب نرتوپہ

(۶۔ استاذ القراء قاری محمد الیاس صاحب، دار العلوم ترتیل القرآن تاجک حضرو

(۱) جامعہ عربیہ اشاعت القرآن (حضرو ضلع اٹک)

کے تمام اساتذہ کرام نے علامہ احمد سعید صاحب ملتانی کی کتاب "قرآن مقدس اور بخاری محدث" کے خلاف ملک بھر کے مفتیان کرام کے فتاوی کی جو اس کتاب میں مذکور ہیں تصدیق کی، اور کہا کہ علامہ صاحب کی یہ کتاب تمام غیر مسلموں یہود، نصاری، روافض، قادیانیوں اور منکرین حدیث کیلئے ایک مواد ہے۔

اساتذہ حدیث

(۱۔ حضرت مولانا قاری چمن محمد صاحب (۲۔ حضرت مولانا محمد جان صاحب (۳۔ حضرت مولانا حافظ محمد نعیم صاحب (خطیب جامع مسجد ڈاکٹر والی حضرو) (۴۔ حضرت مولانا فضل داد صاحب (۵۔ حضرت مولانا محمد رضوان صاحب (۶۔ مفتی عنایت الرحمٰن صاحب (۷۔ مفتی محمد ادریس صاحب (۸۔ مولانا عمر فاروق خٹک صاحب (۹۔ قاری نصیر احمد صاحب (۱۰۔ قاری اسماعیل صاحب (۱۱۔

دار العلوم تعلیم الاسلام کاملپور موسیٰ، تحصیل حضرو

(۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا رشید احمد صاحب، مہتمم مدرسہ (۲۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب (۳۔ شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا غلام حبیب صاحب (۴۔ استاذ حدیث عمدۃ المدرسین حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب (۵۔ استاذ حضرت مولانا عبد اللہ صاحب

(۶۔ استاذ حدیث مولانا مفتی احتشام الحق صاحب

دار العلوم تعلیم القرآن ویسہ، حضرو

(۱۔ استاذ حدیث مولانا ڈاکٹر فضل خالق صاحب (۲۔ استاذ حدیث مولانا فضل وہاب صاحب بن شیخ الحدیث مولانا فضل واحد نوّر اللہ مرقدہٗ

جامعہ اظہار العلوم جلالیہ حضرو

(۱۔ استاذ العلماء حضرت مولانا اظہار الحق صاحب مدظلہ (۲۔ مولانا مفتی محمود الحسن صاحب

مدرسہ قدیریہ مؤمن پور، حضرو

(۱۔ حضرت مولانا صاحبزادہ حافظ محمد ادریس صاحب بن شیخ الحدیث مولانا عبد القدیر رحمہ اللہ

(۲۔ مولانا قاری محمد ساجد صاحب، مدرس مؤمن پور

مدرسہ اسلامیہ سعدیہ جلالیہ حضرو

(۱۔ مفتی محمد اسرار صاحب (۲۔ مولانا ضیاء الاسلام بن شیخ المحدثین مولانا عبد الغنیؒ صاحب

جامعہ قاسمیہ انوار القرآن، نرتوپہ حضرو

(۱۔ حضرت مولانا عبد الخالق صاحب، مہتمم وبانی (۲۔ مولانا قاری محمد الیاس صاحب (۳۔ مولانا محمد رفاقت صاحب (۴۔ مولانا قاری نظام الدین صاحب (۵۔ مولانا محمد طاہر صاحب (۶۔ مولانا محمد زبیر صاحب (۷۔ مفتی محمد قاسم صاحب

مدرسہ تحفیظ القرآن مغربی بانڈہ نرتوپہ

مولانا محمد افتخار صاحب

مدرسہ توحیدیہ نرتوپہ حضرو

مولانا محمود الحسن توحیدی صاحب

مدرسہ سیدنا امیر معاویہؓ غورغشتی حضرو

(۱۔ مولانا حافظ محمد نعیم صاحب (۲۔ مولانا حافظ عبد الکریم صاحب

مدرسہ تحفیظ القرآن، ابراهیم آباد، ملھو حضرو

(۱۔ مولانا قاری اظہار الحق صاحب (۲۔ مولانا غلام مرتضٰی صاحب (۳۔ مولانا لقمان صاحب

Scanned by CamScanner

مدرسه تعلیم القرآن غورغشتی حضرو

مولانا حافظ داؤد صاحب

مدرسه فیض القرآن یاسین حضرو

مولانا معظم صاحب

دارالعلوم نصیریه غورغشتی حضرو

(۱۔صاحبزادہ محمد ابرہیم صاحب بن شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتوی رحمہ اللہ

(۲۔صاحبزادہ مولانا حافظ محمد زبیر صاحب، ناظم اعلیٰ

مدرسه جواهرالقرآن بره زئی حضرو

(۱۔مولانا محمد فاروق صاحب (۲۔قاری محمد اسماعیل صاحب (۳۔مولانا منصف صاحب

مدرسه جابر بن عبداللهؓ نرتوپه حضرو

(۱۔شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمتین صاحب، بانی ومہتمم (۲۔مولانا محمد اکرم صاحب

مدرسه تعلیم القرآن کالو کلاں

مولانا قاری شوکت صاحب

مسجد امیر حمزهؓ حضرو

مولانا محمد زبیر صاحب

مدرسه ربانیه بهبودی حضرو

مولانا حافظ محمد زاهد صاحب، بانی ومہتمم

مدرسه تعلیم القرآن ملک مالا حضرو

(۱۔مولانا حافظ غلام مرتضیٰ صاحب (۲۔مولانا سعید الرحمٰن صاحب (۳۔مولانا محمد ارشد صاحب (۴۔مولانا محمد راشد صاحب

مدرسه تعلیم القرآن خگوانی حضرو

مولانا حافظ محمد یعقوب صاحب

مدرسه عثمانیه تعلیم القرآن کاملپور موسیٰ حضرو

قاری محمد ریاض صاحب ملک

مدرسه تعلیم القرآن حمید حضرو

(۱۔مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب (۲۔مولانا غفران صاحب

مدرسه سیدنا امیر معاویهؓ حمید حضرو

مولانا قاری فریدون صاحب

مدرسه حمادیه حمید حضرو

(۱۔قاری محمد ارشد صاحب (۲۔قاری محمد سعید صاحب

جامع مسجد مَلا کلاں

(۱۔مولانا عبدالتواب صاحب (۲۔مولانا تاج الرحمٰن صاحب

مدرسه تعلیم القرآن رنگو تاجک

قاری احمد خان صاحب

مدرسه خدیجة الکبریٰؓ (للبنات) کاملپور موسیٰ حضرو

قاری منظور الحق صاحب

مدرسه البنات شمس آباد حضرو

مولانا قاری مصباح الحق صاحب

مدرسه اشاعت القرآن ساماں حضرو

(۱۔مولانا محمد ناظم صاحب (۲۔مولانا محمد صالح صاحب

دارالعلوم خدام الدین سلیم خان حضرو

(۱۔مولانا حافظ ہارون الرشید صاحب (۲۔مولانا محمد زبیر صاحب (۳۔مولانا محمد اسحاق صاحب (۴۔مولانا مفتی محمود صاحب (۵۔مولانا قاری محمد اسماعیل صاحب (۶۔مولانا حافظ محمد صدیق صاحب

مدرسه تعلیم القرآن بانڈه سلیم خان حضرو

Scanned by CamScanner

(۱۔مولانا محمد احسن صاحب (۲۔مولانا حافظ محمد اجمل صاحب

مدرسہ حدیق العلوم بھبودی حضرو

مفتی محمد قیصر صاحب

جامعۃ العلوم الاسلامیہ بھبودی

مولانا عبید الرحمٰن صاحب

مدرسہ تعلیم القرآن عدلزئی حضرو

مولانا قاری ریاض شاہ صاحب

مدرسہ امام ابوحنیفہؒ بھادر خان حضرو

مولانا عبید الرحمٰن صاحب، بانی ومہتمم

مدرسہ ام حبیبہؓ (للبنات)سروانہ حضرو

مولانا بنیامین صاحب، بانی ومہتمم

مدرسۃ البنات جامعہ فاطمۃ الزہراءؓ کامرہ کلاں اٹک

استاذ حدیث مولانا حبیب الرحمٰن صاحب

جامعہ للبنات کامرہ کلاں ،اٹک

(۱۔مولانا عبدالغفار صاحب (۲۔مولانا محمد فرمان صاحب

مدرسہ تعلیم القرآن ڈھوک کسراں کامرہ کلاں

(۱۔قاری محمد قاسم صاحب (۲۔مولوی ثناء الرحمٰن صاحب

جامعہ اشاعت الاسلام اٹک

(بانی شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان نوّراللہ مرقدہٗ)

(۱۔مولانا مفتی انعام اللہ صاحب، مہتمم (۲۔مولانا حافظ محمد سلیمان صاحب (۳۔مفتی محمد اعجاز صاحب

مدرسہ التوحید اٹک شہر

مولانا حافظ محمد یعقوب صاحب

دارالعلوم حسینیّہ مرزا اٹک

(۱۔مولانا قاری عبدالرشید صاحب، مہتمم (۲۔قاری عطاء الرحمٰن صاحب

مدرسہ تعلیم القرآن مہر پور اٹک

مولانا قاری بدر عالم صاحب، مدرّس

مدرسہ تحفیظ القرآن اٹک

مولانا قاری فتح محمد صاحب

مدرسہ تعلیم القرآن برھان

مولانا قاری محمد بشیر صاحب، بانی ومدرس

مدرسہ تعلیم القرآن خالو غازی

(۱۔مولانا شعیب صاحب (۲۔مولانا نعیم معاویہ صاحب (۳۔مولانا محمد صدیق صاحب

مدرسہ تعلیم القرآن کٹھڑا،غازی

قاری لقمان صاحب

دارالعلوم معارف القرآن حسن ابدال

شیخ الحدیث مولانا ظہور الحق صاحب، بانی ومہتمم (۲۔شیخ الحدیث مولانا فضل الٰہی صاحب (۳۔ مولانا محمد اسد صاحب

مدرسۃ البنات حسن ابدال

مولانا حافظ محمد زاہد صاحب، بانی ومہتمم

جامعہ اشاعت الاسلام موڑہ چوک حسن ابدال

(۱۔مولانا مفتی تاج الدین صاحب (۲۔مولانا مفتی محمد خلیل صاحب

مدرسہ فاروق اعظمؓ جھامرہ، حسن ابدال

مولانا شبیر احمد صاحب

جامعہ تدریس القرآن لالہ رخ واہ کینٹ

شیخ الحدیث مولانا محمد امتیاز خان صاحب (۲۔مولانا محمد اسحاق صاحب

Scanned by CamScanner

جامعہ صدیقیہ لالہ رخ واہ کینٹ

(۱۔مولانا قاری فتح محمد صاحب،صدر مدرس (۲۔مولانا شفیق الرحمٰن صاحب (۳۔مولانا محمد سلیم صاحب (۴۔مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب (۵۔استاذ القراء مولانا قاری عبدالجلیل صاحب (۶۔مولانا محمد عزیر صاحب

مکی جامع مسجد ۲۲ ایریا واہ کینٹ

مولانا قاری ضیاء الحق صاحب بن شیخ الحدیث مولانا محمد صابر نور اللہ مرقدہٗ

مدرسہ تعلیم القرآن گدوال واہ کینٹ

مولانا قاری مظہر الحق صاحب حقانی، بانی ومہتمم

جامعہ محمدیہ A-C واہ

مولانا قاری محمد طیب مدنی صاحب، بانی ومہتمم (۲۔مولانا عطاء الرحمٰن صاحب

مدرسہ فاروقیہ احمد نگر واہ کینٹ

(۱۔مولانا محمد عثمان صاحب (۲۔مولانا اسد الاسلام صاحب (۳۔قاری محمد اشفاق صاحب
(۴۔قاری مطیع الرحمٰن صاحب (۵۔مولانا ضیاء الاسلام صاحب

جامعہ مدنیہ ،لائق علی چوک واہ کینٹ

(۱۔مولانا حافظ محمد صدیق صاحب (۲۔مولانا خرم صاحب

مدرسۃ البنات جامع مسجد الکوثر واہ کینٹ

مولانا عبدالرؤف صدیقی صاحب

مدرسہ صدیقیہ براہمہ واہ

مولانا قاری عمر فاروق صدیقی صاحب

مدرسہ فاروقیہ ٹیکسلا

(۱۔مولوی قمر الاسلام صاحب، ناظم (۲۔قاری محمد اشفاق صاحب (۳۔قاری عبدالوہاب صاحب

مدرسہ انوار القرآن رہبر کالونی ٹیکسلا

(۱۔مولانا قاضی عبدالرحمٰن صاحب (۲۔مولانا سید نور حسین شاہ صاحب

مدرسہ فاروقیہ ڈھوک الٰہی بخش راولپنڈی

(۱۔قاری نذر الاسلام معاویہ صاحب (۲۔مولانا حفظ الرحمٰن صاحب

مدرسہ اصحاب صفہ فیصل کالونی راولپنڈی

(۱۔مولانا عبدالقہار قریشی صاحب (۲۔مولانا عبداللہ خان قریشی صاحب

علمائے کرام ہری پور

(۱۔مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب (۲۔مولانا قاضی عبدالحلیم صاحب (۳۔شیخ الحدیث مولانا فضل مولیٰ صاحب

مدرسہ تعلیم القرآن اسلام کوٹ حسن ابدال

شیخ التفسیر مولانا محمد اعظم صاحب

مدرسہ احمد المدارس سکندر پور

مولانا محمد سعید صاحب

جامعہ فاروقیہ انوار القرآن ڈڈیال آزاد کشمیر

(۱۔مفتی عبدالواحد صاحب، ڈڈیال (۲۔قاری محمد طارق صاحب

مکی مسجد ڈڈیال

قاری محمد سلیمان صاحب

مدرسہ اشاعت القرآن والسنۃ بڈھر تلہ گنگ

مناظر اسلام مولانا حضر حیات صاحب

ڈاکٹر قاری عتیق الرحمٰن صاحب (حال جنرل سیکرٹری جمعیت علماء اسلام پنجاب)

Scanned by CamScanner

تصدیق علماء انگلینڈ

(۱۔ مولانا حافظ محمد بشیر صاحب "برمنگھم"
(۲۔ مولانا محمد زمان صاحب "برمنگھم"
(۳۔ مولانا محمد عادل صاحب "برمنگھم"
(۴۔ مولانا قاری قمر الزمان صاحب "برمنگھم"
(۵۔ مولانا گل زمان صاحب "برمنگھم"
(۶۔ مولانا محمد حسن صاحب "برمنگھم"
(۷۔ مولانا قاری عبدالرشید صاحب "اولڈم"
(۸۔ مولانا محمد احسن صاحب "اولڈم"
(۹۔ مولانا قاری محمد ابراہیم صاحب "برڈفورڈ"
(۱۰۔ مولانا عبدالباری صاحب "برڈفورڈ"
(۱۱۔ مولانا محمد عمران صاحب "برڈفورڈ"
(۱۲۔ مولانا حافظ حسین احمد صاحب "لندن"

جمعیت اشاعت التوحید والسنۃ کے اکابر کا

علامہ احمد سعید ملتانی

سے اعلان برأت

(۱)۔ شیخ الحدیث والتفسیر مولانا قاضی عصمت اللہ صاحب مدظلہ

(۲)۔ جانشین شیخ القرآن اشرف علی صاحب مدظلہ

(۳)۔ مولانا حسین علی توحیدی صاحب، خیابان سرسید راولپنڈی

(پسر مجاہد ملت مولانا عبدالستار توحیدیؒ)

(۴) مولانا عبدالغفار توحیدی صاحب، اتحاد کالونی راولپنڈی

(۵) مولانا ابوبکر توحیدی صاحب،

(۶) مولانا عمر فاروق توحیدی صاحب

(۷) مولانا سردار علی توحیدی صاحب، راولپنڈی

(روزنامہ اسلام

Scanned by CamScanner

ادارہ تحریر جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو کی تصنیفی خدمات

شیخ الحدیث مولانا محمد صابرؒ، شیخ الحدیث مولانا عبد السلام صاحب مدظلہ اور شیخ الحدیث مولانا محمد امتیاز خان صاحب مدظلہ کی تصنیفات

۱) انصاف ۲) تحریک آزادی پاکستان اور مولوی احمد رضا خان

۳) اسلام اور بعض جدید مذاہب باطلہ کا مختصر تعارف

۴) دیوبندی بریلوی اختلاف اور اس کا حل

۵) فاتحہ خلف الامام، از مناظر اسلام حضرت مولانا قاری چن محمد صاحب

۶) صوت الضمیر شرح نحومیر، استاذ الصرف والنحو مولانا فضل داد صاحب

۷) ائمہ ثلاثہ احنافؒ کا دفاع مع آئینہ غیر مقلدیت، مولوی محمد طاہر

۱) دعا بعد الجنازۃ کے متعلق تحقیقی چارٹ ۲) نماز کا مسنون طریقہ ۳) تعداد تراویح کے متعلق ایک تحقیقی چارٹ، از مناظر اسلام حضرت مولانا قاری چن محمد صاحب

مکمل علم النحو صرف ایک صفحہ پر نقشہ کی صورت میں

☆ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبد السلام صاحب مدظلہ کا

مکمل دورہ تفسیر

☆ مناظر اسلام حضرت مولانا قاری چن محمد صاحب مدظلہ کے مناظرے اور اکابر علماء دیوبند پر اعتراضات کے جوابات کیسٹ اور سی ڈیز میں دستیاب ہیں۔

Scanned by CamScanner

ملنے کا پتہ

مکتبہ ختم نبوت

غنی پلازہ محلہ جنگی، پشاور

قیمت -/400 روپے

Scanned by CamScanner